ایضاح الحجة
للعمرة والحجة

طبع فی مطبع مفید عام
الواقع فی آکبراباد فی
١٣٠١
سنة الهجریة
القدسیة

فہرس مضامین کتاب انجاح الحجہ

فہرس مضامین کتاب طراز الحجہ

ايضاح الحجة للعمرة والحجة

طبع في مطبع مفيد عام الواقع
في اكبرآباد في سنة ١٣٠١
الهجرية القدسية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لربہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ وآلہ وصحبہ وحزبہ

اما بعد حدیث متفق علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بنیاد اسلام کی پانچ چیزون پر ہے ایک گواہی
دینا اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین محمد صلعم اوسکے بندے و
رسول ہین دوسرے نماز پڑہنا تیسرے زکوۃ دینا چوتہے حج کرنا پانچوین
روزہ رکہنا اس حدیث مین ان پانچون چیزون کو فرضیت مین برابر رکہا
ہے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بہی انہین سے باوجود قدرت کے ترک ہو گی
تو پہر گہر مین گویا گہوس لگی جو کوئی ایک چیز کو انہین سے چہوڑ دیتا ہے تو پہر
اوسپر چہوڑ دینا دوسری تیسری چوتہی پانچوین چیز کا آسان ہوجاتا ہے مثلاً
جسنے نماز نہ پڑہی تو پہر وہ زکوۃ بہی نہ دیگا جو زکوۃ نہین دیتا ہے وہ حج کیون
کرنے لگا اوسکو روزہ رکہنے سے کیا کام غرضکہ کلمۂ شہادت بمنزلہ زمین مکان
کے ہے جب کسیکو یہ زمین ملگئی تو اب اوسپر محلہ گہر دوزین سکتا ہے کہری چہت

بدون چار دیوار کے نہین ہوسکتی سو یہہ چارون رکن گویا مکان اسلام کے لئے بمنزلہ چار دیوار کے ہین انہین سے اگر ایک دیوار بہی گر جاویگی تو پہر کچہہ حفاظت اوس گہر کی نہین رہ سکتی چوٹے اوٹہائی گیرے اوباش بدمعاش اوس گہر مین موقع پاکر گہس سکتے ہین گہر مین جو کچہہ تہوڑا بہت سامان ہے وہ سب اوسکو لیجا سکتے ہین جب گہر کی دیوار ہر طرف سے مضبوط ہی اوس گہر کا مال متاع البتہ محفوظ رہ سکتا ہے اسیطرح حال خانۂ اسلام کا ہے کہ جب کسی نے سچے دل سے کلمۂ طیبہ کا اقرار کیا تو وہ مومن ٹہیرا بدولت اس اقرار کے ایک جگہہ دین کے گہر بنانے کی اوسکو ہاتہہ لگی پہر جب اسنے نماز پڑہی تو ایک دیوار گہر کی بنالی جب زکوٰۃ دی تو گویا دوسری دیوار طیار ہوئی حج کیا تو تیسری دیوار بنگئی روزہ رکہا تو پوری چار دیواری قائم ہوگئی اب یہہ شخص چین سے اس گہر مین بے خوف ہوکر رہ سکتا ہے کیونکہ اسنے بنیاد گہر کی ہر طرف سے دیوارین بناکر اچہی طرح مضبوط کرلی ہے اگر کسی طرف سے بہی کچہہ خلل کسی دیوار مین رہ جاتا تو ہر وقت اسکو اندیشہ گہس آنے چور اچکّے کا رہتا جب آمد و رفت انکی رہتی تو پہر چین کہان آرام کجا اسیطرح جب کسی ایک رکن مین بہی ان چارون رکن سے بعد اقرار کلمۂ طیبہ کے کچہہ بہی خلل آجاتا ہے خواہ وہ پورا خلل ہو جیسے گہر کی ایک دیوار گرجاوے یا تہوڑا خلل جیسے دیوار گرے تو نہین مگر پہٹ جاوے تو پہر حفاظت اس خانۂ اسلام کی باقی نہین رہتی شرک و بدعت کے رہزن گناہون کے اچکّے وسوسہ کے اوٹہائی گیرے اسکے گہر مین گہسنے لگتے ہین ہر طرف سے لٹّس ہوجاتی ہے اگر کسی نے اوس جگہہ کوئی آڑ ٹٹی وغیرہ کر بہی لے تو یہہ دزد و غارتگر نہین ہوتی ذرا اسکی آنکہہ بچی چور دن اوٹہائی گیرے مین

اپنا کام کیا یہہ دیکھتا رہگیا نہ اس سے اونکا پیچھا ہو سکا نہ یہہ اونکو پکڑ سکا وہ اسکی ساری
جمع پونجی سلے دیکر چلپڑے یہہ ہاتہ ملتا رہگیا اسیطرح جو مسلمان کلمہ گو ہوکر نماز نہین پڑہتے
یا پڑہتے ہین مگر بے وقت پڑہتے ہین یا کبہی پڑہی تو کبہی اوڑائی یا نماز پڑہی تو روزہ
نہ رکہا یا رکہا تو جہوٹ غیبت مین سارا دن گزرانا ادہر ادہر کی باتون مین وقت بسر کیا
تجہسے مجہسے جہنجہلاتے رہے تیرے میرے اوپر غصہ کیا گالی بکی یا گانا سنکر دن کاٹا یا سارے
دن سوتے رہے یا روزہ رکہا مگر زکوۃ نہ دی یا دی تو پوری نہ دی یا ایسے کو دی جسکے دینے
کا حکم نہ تہا یا مال حرام سے دی یا نماز بہی پڑہی روزہ بہی رکہا زکوۃ بہی دی لکن حج
نکیا کون تکلیف سفر دریا اوٹہاوے جان جوکہون مین ڈالے بدؤن کے ہاتہہ سے
ایذا پاوے کسکا سر پہرا ہے کہ جہاز مین بیٹہکر اپنا سر گہماوے قے کیا کرے ایسے کلمہ گو مدعی
اسلام حقیقت مین نام کے مسلمان ہین کام کے نہین جب تک یہہ چارون رکن بعد حصول
قدرت کے ادا نہین ہوتے کوئی انکے کرنے سے مانع بہی نہین ہے تب تک یہہ مسلمان
مسلمان نہین ہوسکتا ہے ان سب رکن کا شریعت حقہ مین ایک ہی حکم ہے یعنی نماز کے عمداً
ترک کرنے سے مسلمان کافر ہوجاتا ہے اسیطرح جس رکن کو ان ارکان مین سے دیدہ
و دانستہ ترک کریگا اوسپر وہی حکم کفر کا آجاویگا یہہ تفرقہ جو بعض اہل علم نے درمیان
نماز و روزہ وغیرہ کے نکالا ہے کہ تارک نماز کافر ہے تارک صوم وغیرہ فاسق بے دلیل
ہے جابر نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے بین العبد و بین الکفر ترک الصلوۃ
رواہ مسلم یعنی بندے و کفر کے بیچ مین یہی نماز چہوڑنے کا فرق ہے جس نے عمداً نماز
چہوڑ دی ایک وقت کی ہو یا دو یا تین یا چار یا پانچون وقت کی وہ کافر ہوگیا محدثین
کا یہی مذہب ہے اگر توبہ نکریگا تو مرتد تشہیر کر فی الفور لائق قتل ہوگا مسلمانون کے
مقابر مین دفن نکیا جاویگا اسطرح کی اور بہی بہت حدیثین آئی ہین جنسے کفر تارک
عمد صلوۃ کا ثابت ہوتا ہے پہر اوسکا کیا ذکر ہے جو سرے ہی سے منکر فرضیت صلوۃ کا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے عری الاسلام وقواعد الدین ثلثة علیهن اسس الاسلام من ترك واحدة منهن فهو بها كافر حلال الدم شهادة ان لا اله الا الله والصلوٰة المكتوبة وصوم رمضان رواہ ابو یعلی باسناد حسن دوسری روایت مین اس لفظ سے آیا ہے من ترك منهن واحدة فهو بالله كافر ولا يقبل منه صرف ولا عدل وقد حل دمه وماله یعنی اسلام کی رسی دین کے قاعدے تین چیزین ہین جنپر اسلام کی بنیاد ہے جسنے ایک کو بھی اونمین سے ترک کیا چھوڑ دیا بجا نہ لایا وہ کافر ہوگیا اوسکا خون حلال ہے ایک شہادت توحید کی دوسری نماز فرض تیسرے روزہ رمضان کا دوسرے لفظ کا ترجمہ یہہ ہے کہ قبول نہین ایسے شخص سے کوئی فرض نہ نفل بلکہ اوسکا خون ومال دونون حلال ہین دیکھو اس حدیث مین نماز و روزہ کا ایک ہی حکم رکھا ہے دونون کے ترک کو کفر فرمایا ہے پس ایک دن کے روزے ایک وقت کی نماز کے ترک کرنے کا ویسا ہی حکم ہے جیسے سارے مہینے کے روزے پانچون وقت کی نماز ترک کرنے کا حکم ہے پھر جو کوئی منکر انکی فرضیت کا ہے تو اوسکے کفر وارتداد مین کچھہ بھی شک باقی نہین رہتا حدیث مسروق مین آیا ہے کہ ابن مسعود نے کہا لاوی صدقہ ملعون ہے زبان محمد صلعم پر دن قیامت کے رواہ ابن خزیمة فی صحیحه واحمد وابو یعلی وابن حبان عن الحارث الاعور عن ابن مسعود لاوی صدقہ وہ ہے جو زکوٰۃ نہین دیتا یا اوسکے دینے مین دیر لگاتا ہے ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے تین آدمی جو سب سے پہلے جہنم مین جاوینگے ایک امیر مسلط ہے دوسرا صاحب ثروت جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہین دیتا تیسرا فقیر فخور رواہ ابن خزیمة فی صحیحه وابن حبان امیر مسلط وہ شخص ہے جو متصف بصفات امامت نہ تھا محض زور تلوار سے کسی ملک کا حاکم یا رئیس یا امیر یا والی بنگیا ہے صاحب ثروت وہ ہے جسکے پاس مال بقدر

نصاب زکوٰۃ کے موجود ہے مگروہ بخل وخسّت وطمع ومحبت دنیا کے سبب سے زکوٰۃ اوس
مال کی نہین نکالتا زکوٰۃ دینے سے کمی مال کی خیال کرتا ہے فقیہ مغرور وہ ہے جس نے
فقہ کی کتابین پڑہین جائز ناجائز کے لئے حیل نکالے ایسے چالاک ہوگئے کہ جسطرح
کا فتوی کہو لکہدین پہر اسپر اوسکو فخر ہے یعنی یہہ سمجہتا ہے کہ ہماری برابر کوئی محقق
مذہب مدقق مشرب نہین ہے جو تفقہ ہم کر سکتے ہین وہ ان بچارے اہلسنت کو کہان
آتا ہے ابن مسعود کی حدیث مین ہے ہمکو حکم کیا گیا ہے نماز پڑہنے زکوٰۃ دینے کا جسنے
زکوٰۃ ندی اوسکی نماز نہوئی رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد صحیح اصفہانی کی روایت
مین یون آیا ہے جسنے نماز پڑہی زکوٰۃ نہ دی وہ مسلمان نہین ہے کوئی عمل بہی اوسکے
کچہہ کام نہ آویگا وعن عمارۃ بن حزم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم
اربع فرضهن اللہ فی الاسلام فمن جاء بثلاث لم یغنین عنہ شیئا حتی یأتی
بهن جمیعاً الصلوٰۃ والزکوٰۃ وصیام رمضان وحج البیت رواہ احمد یعنی یہہ
چار چیزین ہین جنکو اللہ نے اسلام مین فرض کیا ہے جس نے اونمین سے تین ادا
کین وہ کچہہ کام نہین آتین جب تک سبکو بجا نہ لائے نماز زکوٰۃ روزہ حج اس حدیث
سے صاف یہہ معلوم ہوا کہ ان چارون رکن کا ایک ہی حکم ہے انمین باہم کچہہ بہی تفرقہ
نہین ہے کرنے والا انکا مسلمان ہوتا ہے نکرنے والا کافر ٹہیر جاتا ہے جب رسول خدا
صلعم نے ہی تفرقہ نہ کیا یکسان رکہا تو پہر وہ دوسرا کون ایسا ہے جسکے تفرقہ کو ہم مانین
اوسکی بات توسنین پیغمبر صلعم کی بات پر کان نرکہین یہہ حدیثین دلیل ہین اس بات
کی کہ جسنے نماز پڑہی اچہی طرح پڑہی مگر روزہ نرکہا زکوٰۃ نہ دی حج نکیا گو فرضیت
کا قائل ہے تو ایسا شخص مسلمان نہین ہے اسیطرح اگر زکوٰۃ دی حج کیا روزہ رکہا
مگر نماز نہین پڑہتا ہے بہت پڑہی تو جمعہ یا عید کو پڑہلی یا رمضان کے نماز یون
مین ملگیا تو ایسا آدمی بہی اسلام سے خارج ہے یا حج کیا مگر روزے زکوٰۃ کو چہوڑا

یا روزہ زکوۃ بجالایا مگر حج نہ کیا تو یہ شخص کافر ہوگیا مسلمان باقی نہین رہا حدیث علی مرتضے رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے من ملک زاداً وراحلۃً تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیاً او نصرانیاً وذلک ان اللہ یقول وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی والبیہقی من روایۃ الحارث عن علی وقال الترمذی حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ ورواہ البیہقی ایضا عن عبد الرحمن بن سابط عن ابی امامۃ عن النبی صلعم من لم تحبسہ حاجۃ ظاہرۃ او مرض حابس او سلطان جائر ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیاً وان شاء نصرانیاً یعنی جسکے پاس خرچ وسواری موجود ہے جو اوسکو اللہ کے گہر تک پہنچا دے سکتی ہے پہر ایسا آدمی حج نکرے تو اوسکا مرنا ایسا ہوتا ہے جیسے مرنا کسی یہودی یا نصرانی کا دوسرا لفظ یہہ ہے کہ جسکو کسی حاجت ظاہری یا کسی بیماری یا کسی بادشاہ ظالم نے نہین روکا اور اوسنے حج نہ کیا تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ ترک کرنا حج کا باوجود امکان وعدم مانع وعذر کے کفر ہے تارک اوسکا کافر ہے پس جب یہہ بات ثابت ہوچکی کہ سب مسلمانون پر یہہ چارون چیزین فرض عین ہین ہر چیز کا وہی حکم ہے جو دوسری چیز کا حکم ہے کسی طرح کا فرق شرعی درمیان ان چیزون کے نہین ہے تو معلوم ہوا کہ آدمی جبہی مسلمان ہوتا ہے کہ ان چارون چیزون کو بعد اقرار توحید کے بجالائے نہین تو ایک دو یا دو تین چیز کے بجالانے سے ہرگز مسلمان نہین ہوسکتا ہے اکثر جاہل یہی سمجھتے ہین کہ نماز پڑہ لینا کافی ہے زکوۃ دی یا نہ دی کچھ ڈر نہین بعضے نماز نہین پڑہتے فقط رمضان کے روزے سب یا بعض رکھ لیتے ہین اسیکو مسلمانی جانتے ہین بعض حج کو باوجود مقدور کے نہین جاتے کسی اور ہی کو بلا عذر اپنی طرف سے حج کرنے کو بہیجتے ہین بعض زکوۃ فرض نہین دیتے

فقط روزہ نماز کرنے سے آپکو مسلمان لائق مغفرت وجنت سمجھ لیتے ہین سو یہہ سب
شیطان کا دہوکا ہے اس قسم کے لوگ گو آپکو ہزار بار مسلمان سمجھین یا لاکھہ مولوی لوگ
اونکو مسلمان کہین مگر حقیقت مین نام کے مسلمان ہین کام کے نہین مسلمان کافر ہونا
کسی کا قرآن وحدیث کی گواہی سے معلوم ہوتا ہے نہ زید وعمرو کے کہدینے لکھدینے
سے سو جو کوئی اللہ ورسول پر ایمان رکہتا ہے آخرت پر یقین لایا ہے اوسپر یہہ بات
فرض ہے کہ اگر اپنی نجات چاہتا ہے تو ان چارون رکن کو پورا پورا بجا لائے پہر
اوسوقت اگر آپکو مسلمان کہے مومن سمجھے تو ہو سکتا ہے ورنہ جب تک ایک رکن مین
بہی کچھہ خلل ہے بلا وجہ بلا عذر اوسکو چہوڑ رکہا ہے تب تک یہہ آدمی مسلمان نہین ہے
اسلام سے بے گہر در ہے جس گہر کی ایک یا دو یا تین یا چارون ہی دیوارین شکست
ہو رہی ہین ایسے گہر مین امن کیونکر ہو سکتا ہے ایسا گہر تو دشمن رہزن ڈاکو قزاق
چور اچکے کی شکارگاہ ہے اگر ہاتھہ سے ایک دشمن کے بچگیا تو دوسرے سے تو
کسیطرح بہی بچ نہین سکتا یہہ آدمی اور وہ آدمی جو دشمن کے قبضے یا محلے یا شہر
مین مقہور ہو کر رہتا ہے برابر ہین دونون کا حال ڈانواں ڈول ہے اسیلئے رسول
خدا صلعم نے ایسے مسلمان کو جو عمداً تارک نماز یا روزہ یا زکوۃ یا حج ہے برابر کافر
کے رکہا ہے بس چلے تو ان دونون کا مال وجان دونون حلال ہے بے تکلف
اونمین تصرف کرے بس نہ چلے تو وہ اور بات ہے غرضکہ اس جگہہ جب یہہ بات
معلوم ہو چکی کہ حج کرنا بہی ہر مسلمان پر ویسا ہی فرض عین ہے جیسے نماز روزہ
زکوۃ تو ہم اس رسالے مین طریقہ حج کرنے کا موافق سنت صحیحہ کے بیان کرتے ہین
جسکو یہہ بات منظور ہو کہ وہ ایسا حج ادا کرے جیسا رسول خدا صلعم نے آخر عمر مین
ہمراہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار آدمی کے حج کیا تہا تو اس رسالے کو اپنے ہمراہ مکہ معظمہ لیجاوے
ہر منسک کا حکم ترتیب وار اسمین سے دیکہکر بجا لاوے جو بات اس رسالے مین لکہی گئی

اوسکو ثابت وضروری سمجھے جو بات اسمین نہین لکھی ہے اوسکے نکرنے سے غالباً کوئی فساد
حج مین نہین آتا ہے ہندوستان کے اہل فقہ نے اگرچہ متعدد رسالے اس بیان مین
لکھے ہین وہ جابجا میسر بہی آتے ہین لکن بوجہ تقلید مذہب خالی تقیید مشرب خشک وتر
سے نہین ہین اس رسالے مین وہی ضروری بچی ہوئی بات لکھی گئی ہے جو خاص دلیل
حدیث نص قرآن شریف سے ثابت ہوئی ہے اگرچہ کہین کہین مذاہب ائمۂ اربعہ رحمہم اللہ
تعالےٰ کا بہی بیان کردیا گیا ہے اس رسالے کی قدر وہی شخص خوب سمجھیگا جسکو اتباع
کتاب وسنت کا نشہ چڑہا ہے خدا اور رسول کی محبت کا ذائقہ ملا ہے والذین امنوا
اشد حباً للہ ایمان والے اللہ کی محبت مین سب سے زیادہ چکنا چور رہین جو محبت
انکو اپنے معبود برحق سے ہے وہ کسیکو بہی کسی سے نہین ہے باپ ہو یا مان اولاد
ہو یا استاد پیر ہو یا فقیر رشتہ دار ہو یا شہر یار قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ تو کہہ تم اگر دوست رکہتے ہو اللہ کو تو پیروی کرو میری دوست رکہیگا
تمکو اللہ رسول خدا نے فرمایا ہے تم مین کا کوئی شخص بہی مومن نہین ہوتا جب تک کہ
مین اوسکو باپ اولاد سارے لوگون سے زیادہ دوست تر نہون دوسری روایت
مین یون ہے کہ جب تک اوسکی ہوا تابع نہو اوس چیز کی جو مین لایا ہون سو رسول خدا
صلعم کی پیروی بدون اسکے ممکن نہین ہے کہ جو قرآن مین آیا ہے اوسپر چلے جو حدیثون
مین فرمایا ہے اوسکو بجالاوے جب یہہ نہ کیا بلکہ اورون کی بات مانی اونکے کہنے پہ چلے
تو پہر یہہ کچہہ پیروی نہوئی بلکہ صریح مخالفت ہوئی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین
لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا
اس آیت شریف مین یہہ فرمایا ہے کہ انجام مخالفت وضد رسول کا جہنم ہے مومنین سے
مراد اس جگہہ صحابہ ہین اسلئے کہ وقت نزول آیت کے یہی مومن تھے نہ اور کوئی سو جو
کوئی برخلاف انکی راہ کے چلے خدا ورسول سے ضد کرے جسطرح آجکل کے اکثر جاہل

قرآن وحدیث کے نام سے ضد کرتے ہین تو ایسے شخص کی جگہہ وہی دوزخ ہے یہ فتوی
کچہہ ہمارے جی کا نہین ہے کہ کوئی برا مانے اور ناک مونہہ چڑہائے تہیہ تو خاص ترجمہ آیت قرآن
کا ہے دوسری آیت مین یون ارشاد کیا ہے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما قسم ہے تیرے رب
کی انکا ایمان ہرگز درست نہوگا جب تک کہ یہہ رسول خدا صلعم کو اپنے جہگڑون تنازعون
مین منصف وحاکم نہ ٹہیراوین پہر اونکے حکم سے کچہہ بہی اپنے دل مین تنگی نہ لاوین بلکہ
دل کہول کر اوس حکم کو مان لیوین اس جگہہ سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ جب کسی مسئلے مین
دو یا تین یا چار دن اماموں کے الگ الگ قول ہون تو اوس وقت مسلمان کو اگر
خود عالم ہی ہے چاہئے کہ اون اقوال مین سے جسکا قول موافق ظاہر قرآن صریح حدیث
سید انس وجان صلعم کے ہو اوسکو مانے باقی قولون کو چہوڑ دے اور جو خود عالم
نہین ہے بلکہ دوسرون کے بتانے کا محتاج ہے تو جو شخص قرآن وحدیث کو جانتا ہے تیہ
اوس سے دریافت کرے کہ اس مسئلے مین قول خدا ورسول کا کیا ہے فاسئلوا اہل
الذکر ان کنتم لا تعلمون اس جگہہ لفظ ذکر نام قرآن کا ہے پہر جب حکم خدا ورسول
کا معلوم ہوجاوے تو موافق اوسکے عمل کرے خاص وعام سلف صلحاء کا یہی طریقہ تہا
اسی طریقے کی تعریف خدا نے قرآن مین فرمائی ہے فبشر عبادی الذین یستمعون
القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ہداہم اللہ واولئک ہم اولوا
الالباب یعنی خوشخبری دے میرے اون بندون کو جو سبکی باتین سنتے ہین پہر
اچہی سی اچہی بات پر چلتے ہین انہین لوگون کو خدا نے راہ دکہائی ہے یہی بندے عقل
والے ہین معلوم ہوا کہ جو لوگ مجتہدین وفقہاء مقلدین کے اقوال ومذاہب سنکر
اونمین سے قول احسن کی پیروی نہین کرتے بلکہ کسی ایک امام یا مجتہد یا فقیہ یا مفتی
کے قول یا راے پر جم جاتے ہین انکو خدا نے سرے ہی سے کچہہ ہدایت نہین کی ہے

وہ عقلمند دل مین نہین ہین بلکہ عقلمند وہین ہین قول احسن وہ قول ہے جو
موافق قرآن وحدیث کے ہے قرآن کا ترجمہ اردو مین ہو کر بار بار شائع ہو چکا ہے
خصوصاً موضح القرآن جسکا نظیر ہی پیدا نہین ہے رہا علم حدیث سو اسکا بہی ترجمہ
ہو چکا اور ہوتا رہتا ہے ترمذی و ابوداؤد و نسائی و موطا کا ترجمہ ہو گیا بخاری
ومسلم و ابن ماجہ کا ترجمہ کر رہے ہین فقہ حدیث مین قطع نظر کتب عربی و فارسی کے
اردو مین ایک تو فتح المغیث اہم رسالہ مختصر اپنے باب مین بے مثل و مثال ہے جسکا
ہر مطلب منصوص ہے کسی آیت کا یا کسی حدیث اصح الصحیح کا عقائد مین رسالہ اعتقاد کافی
ہے اسکے بعد اگر زیادہ شوق ہو تو تنقیح مقبول ترغیب جہاد یکی بنیان مرصوص موجود
ہے زیادہ حرص دین کی ہو تو روضہ ندیہ نیل الاوطار سبیل جرار حاضر ہے اگر تفسیر
کی خواہش دامنگیر ہو تو تفسیر ابن کثیر تفسیر فتح القدیر تفسیر فتح البیان میسر آسکتی ہے
جتنے ابواب شریعت کے ہین بحمدہ تعالیٰ ہر ایک باب مین ایک ایک رسالہ یا چند رسالے
موافق سنت مطابق کتاب میسر آسکتے ہین اس زمانہ آخر مین باوجود کثرت فتن جابجا
ہو چکے ہین ہندوستان سے زیادہ تر رواج ایسی کتب کا ملک عرب مین ہے مگر سب سے
زیادہ اشاعت اونکی ممالک عجم مین ہے لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت
علی نفسک یہہ بات اور ہے کہ بعض اہل تعصب ارباب نفسانیت درپے اطفاء نور
خدا و رسول ہون ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ المشرکون آخر یہہ بہی
تو قرآن شریف ہی مین آیا ہے نہ کسی دوسرے کی کتاب مین کہ وما یؤمن اکثرہم
باللہ الا وہم مشرکون معلوم ہوا کہ کبہی ایمان ظاہری ساتہہ شرک باطنی کے بہی
جمع ہو جاتا ہے مشرک بہی آپکو مومن سمجھتے ہین جسطرح منافق ظاہر مین مسلمان کہلاتے
ہین لیکن سچے مسلمانون مین اور انمین وہی فرق ہے جو فرق درمیان کفر و ایمان
اور درمیان اخلاص و نفاق کے ہے اللہم غفرا ۞

مقدمۃ الرسالۃ

اس سے پہلے کہ ہم مناسک حج کا بیان کرین کچھ باتین متعلق مکان و زمان اس عبادت عالیشان کے ذکر کرنا مناسب ہے یہ ایسی باتین ہونگی جس سے دل ہر مسلمان مخلص کا خوش ہوگا ہر مومن کا ایمان تازہ و زیادہ ہوگا اسلئے کہ اللہ تعالے و رسول خدا صلعم کا یہ طریقہ ہے کہ ہر ڈر کے ساتھ خوشی بہی سناتے ہین ہر خوف کے ساتھ امن کا رستہ بھی دکہاتے ہین ایمان درمیان خوف و رجا کے ہے اسلام کا دارمدار اسی ترہیب و ترغیب پر ہے رسول خدا صلعم کو بشیر و نذیر کا خطاب اسی جگہہ سے ملا ہے صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وحزبہ ومتبعیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ۔

باب بیان مین فضائل مکہ معظمہ وغیرہ کے

اس باب مین چند فائدے ہین

ف بیان مین فضیلت مکہ معظمہ کے قال اللہ تعالے ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی العالمین فیہ ایات بینات مقام ابراھیم ومن دخلہ کان امنا تحقیق پہلا گہر جو ٹھیرا لوگون کیواسطے یہی ہے جو مکے مین ہے برکت والا نیک راہ جہان کے لوگون کو اسمین نشانیان ہین کہلی ہوئی جگہہ کہڑے ہونے ابراہیم کی جو اسکے اندر آیا اوسکو امن ملا اسکے بعد یہہ فرمایا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی اللہ کا حق ہے لوگون پر حج کرنا اس گہر کا جو کوئی پاوے اوس تک راہ اور جو کوئی منکر ہو تو اللہ پروا نہین رکہتا جہان کے لوگون کی یہہ آیت دلیل ہے فرضیت حج پر اسمین اشارہ ہے طرف کفر تارک و منکر حج کے مسلم کی حدیث مین آیا ہے یاایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے سو تم حج کیا کرو یہہ

حدیث دلیل ہے فرضیت حج پر حق مین سب لوگون کے اسمین مرد وعورت سب داخل ہین انہین دو دلیلون کی بنیاد پر امت نے بہی اجماع کیا ہے اس بات پر کہ جس آدمی زاد آزاد عاقل بالغ مکلّف قادر کے پاس زاد و راحلہ موجود ہے راہ مین بہی امن ہے اوسپر حج فرض ہے دریا کا سفر غالباً با امن ہوتا ہے گو راہ مین قرنطینہ ہو یا جدہ مین محصول سائر لیا جاوے اسی لئے اہل ہند سے حکم فرضیت حج کا مرفوع نہین ہو سکتا ہے مگر اوسوقت کہ حکام ورؤسا ہند کسیکو جانے نہ دین زبردستی براہ ظلم وجور روک رکہین کہ اس صورت مین وہ آدمی معذور ہوگا وقال تعالےٰ انما امرت ان اعبد رب هذه البلدة الذی حرمها مجھکو تو یہی حکم ہے کہ مین بندگی کرون اس شہر کے مالک کی جس نے رکہا اسکو ادب کا گہر وله کل شیئ وامرت ان اکون من المسلمین اور اوسی کی ہے ہر چیز مجھکو حکم ہے کہ رہون مین اوسکے حکم بردارون مین اس آیت سے حرمت والا ہونا اس شہر کا ثابت ہوا اسیطرح حکم توحید عبادت و مسلمان ہونے کا بہی معلوم ہوا وقال تعالےٰ اولم نمکن لهم حرما امنا یجبی الیه ثمرات کل شیئ رزقا من لدنا ولکن اکثرهم لا یعلمون کیا ہم نے جگہہ نہین دی اونکو ادب کے مکان پناہ کی جگہہ مین کہچے آتے ہین اوسطرف میوے ہر چیز کی روزی ہے ہماری طرف سے پر بہت اونہین سمجھ نہین رکہتے اس آیت سے معلوم ہوا کہ حرم محترم جاے امن ہے یہان ہر طرح کا رزق ملتا ہے اگرچہ خود کوئی چیز اس جگہہ پیدا نہین ہوتی یہہ وصف سواے حرم شریف کے کسی اور جگہہ مین نہین ہے وقال تعالےٰ اولم یروا انا جعلنا حرما امنا ویتخطف الناس من حولهم افبالباطل یؤمنون وبنعمة الله یکفرون کیا نہین دیکہتے کہ ہم نے رکہدی ہے پناہ کی جگہہ امن کی جگہہ اور لوگ اوچکے جاتے ہین اونکے آس پاس سے کیا جہوٹ پر یقین رکہتے ہین اور اللہ کا احسان نہین مانتے یعنی مکے کے لوگ اللہ کے گہر کے

طفیل مین دشمنون سے پناہ مین تھے باقی سارے ملک عرب مین فساد تھا بتون کا
جھوٹا احسان مانتے اللہ کا سچا احسان نہین مانتے حرم کو جو جاے امن فرمایا ہے
اسکا مطلب یہ ہے کہ جو حرم مین آوے تم اوسکو پناہ دو اگرچہ وہ مجرم ہی کیون
نہو مگر اب برخلاف اس حکم کے اہل توحید و سنت کو وہان امن نہین ہے انکا رہنا
حرم مین گویا حرام شمار ہو گیا ہے اللہ تعالی نے بلدۃ طیبۃ و رب غفور
ویسی ہی ستھرا ہے گناہ بخشنا اسکو بعض اہل علم نے حق مین مکہ کے قرار دیا ہے
مگر سباق وسیاق آیت کا حق مین ملک سبا بلقیس ملکہ یمن کی ہے یہی از سیاق معلوم
ہوتا ہے معہذا یہ وصف کئے ہین بروجہ کمال وتمام موجود تھا اور ایسا ہی موجود ہے
گو بوجہ جہل وظلم عام طور پر مشہود نہو وقال تعالی والمسجد الحرام الذی جعلناہ
للناس سواء العاکف فیہ والباد ادب والی مسجد جو بنائی ہمنے سب لوگون کے
لئے برابر ہے اوسمین لگا رہنے والا اور باہر کا اس آیت مین دلیل ہے اس بات
پر کہ یہ مسجد سب مسلمانون کیواسطے یکسان حکم رکھتی ہے خواہ کوئی مکے خاص کا رہنے
والا وہان کا مجاور معتکف ہو یا کوئی باہر کا آنے والا آفاقی وہان قیام کرے مگر جب
سے اس فتنۂ آخر زمان نے سر اوٹھایا ہے کہ باہم مسلمانون کے مذہب حق مین اتفاق
نہین رہا ہر جی ہر مذہب ہو گیا حرم مین بھی چار مصلے الگ الگ بنگئے الگ الگ جماعت
نماز ہونے لگی گویا مختلف ادیان کے لوگ جمع ہو کر آئے ہین تب سے حکم اس آیت کا بھی
یارون نے منسوخ سا کر دیا ہے جس مسلمان کو سنتے دیکھتے ہین کہ یہ موحد و متبع
سنت ہے مذہب فقہ کا مقلد نہین اوسکو نہ شہر مین رہنے دین نہ مسجد مین گھسنے
دین خیر تم جو چاہو کرو مگر اسکی سزا بھی تمکو ضرور ہی ملیگی کیونکہ اس آیت کے بعد یہ
بھی فرمایا ہے ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم جو کوئی چاہے کہ
اوسمین ٹھیرے راہ شرارت سے ہم چکھا دینگے اوسکو ایک دکھ کی مار موضح القرآن مین

اس آیت کے نیچے لکھا ہے یعنی جنہوں نے لوگوں کا وہان جانا بند کیا وہ سزا پاوینگے انتہیٰ افسوس ہے ایران کے رافضی کہ یہیں ہا وین روفات ین رکھے دن پہنچ جح کرین اونکو کوئی منع نہین کرتا شہر سے نہین نکالتا حرم شریف مین انسے سے نہین روکتا مگر جس مسلمان کو سن لیتے ہین کہ یہہ خوش عقیدہ موحد متبع ہے اوسکو پہلے اس سے کہ وہ کوئی دخل در معقولات کرے بلا وجہ محض کسی دشمن دین یا دنیا کی مخبری پر مواخذہ کرتے ہین اگر وہ مفلس یا نادار ہے تو فی الفور گرفتار ہوتا ہے یا نکالا جاتا ہے سردار و مالدار ہے تو کوئی بھی کہین بھی کچھ دم نہین مارتا ہے مکہ ہو یا مدینہ یا سندیہ تفرقہ بھی دن قیامت کے ضرور ہے سبب ذوق عذاب کا ہوگا ۵

زر پرستی میکند دل را سیاه		آخر این مصر ابو دامیشد

وقال تعالےٰ واذ بوأنا لابراھیم مکان البیت ان لاتشرک بی شیئا وطھر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود جب ٹھیک کر دیا ہم نے ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نکر میرے ساتھ کسیکو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنے والون کے لئے کھڑے رہنے والون کے لئے رکوع وسجدہ کرنے والو نکے لئے اس آیت مین اللہ تعالےٰ نے خانہ کعبہ کو اپنا گھر فرمایا ہے یہہ شرف مکان ونعم شرف لکین اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ گھر سبکے لئے ہے جو کوئی اسکے طواف قیام رکوع سجدے کے لئے آوے کچھ خاص واسطے مذہب حنفی شافعی وغیرہا کی نہین ہے کہ سوا انکے کوئی موحد متبع یہان بہ نیت ہجرت یا مجاورت بھی ٹھیرنے نہ پاوے وقال تعالےٰ وکذلک اوحینا الیک قرآنا عربیا لتنذر ام القری ومن حولھا وتنذر یوم الجمع لاریب فیہ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر اسیطرح اوتارا ہم نے تجہپر قرآن عربی زبان کا کہ تو ڈرسنا دے بڑے گاؤن کو اور اوسکے آس پاس والون کو اور خبر سنا دے جمع ہونے کے دن کی اوسمین دھوکا نہین ایک فرقہ

بہشت مین ہے ایک فرقہ آگ مین موضح القرآن مین لکھا ہے بڑا گاؤن فرمایا مکے
کو سارے عرب کا مجمع وہان ہوتا ہے ساری دنیا مین گھر اللہ کا وہان ہے
آس پاس اوسکے اول عرب بعد اوسکے ساری دنیا ہے انتہے معلوم ہوا کہ تمام
روے زمین کی بستیون کی جڑ یہی زمین مکہ ہے یہہ ساری اقالیم کی مان ہے سارے
شہر قصبے گاؤن کھیڑے پرے وغیرہ اوسکے بچے ہین یہہ بزرگی مکہ معظمہ کی کچھہ
کم نہین ہے یہہ ایسی فضیلت ہے جسمین کوئی دوسری بستی اسکے شریک نہین ہوسکتی
سچ کہے جسے پیا چاہے وہی سہاگن بھذا البلد وھذا البلد الامین سے یہی
مکہ مراد ہے اللہ نے اس شہر مبارک کے قرآن پاک مین قسم کھائی ہے نہ سب حالات
ونیہ حلف یہہ سب آیات کریمات اسی مکہ مشرفہ کے حق مین اوتری ہین کسی اور
شہر کے لئے ایسی آیتین نہین آئین حدیث عبد اللہ بن عدی مین آیا ہے رسول خدا
نے مکے کو خطاب کرکے فرمایا ہے انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی ولولا
انی اخرجت ما خرجت منک توساری زمین خدا سے بہتر اور دوست تر ہے
طرف میری مجھکو اگر نہ نکالتے تو مین یہان سے نہ نکلتا اسکو احمد و حاکم و ترمذی و
نسائی و ابن ماجہ و سعید بن منصور و ابن حبان نے روایت کیا ہے ترمذی نے
اسکو حدیث حسن صحیح کہا ہے حدیث عمرو بن احوص جو قصہ حجۃ الوداع مین آئی ہے
اوسمین مسلمانون کے خون و مال و آبرو کی مثال روز عرفہ شہر مکے کی حرمت کے
ساتھہ دی ہے اخرجہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ کہو جبکہ مسلمان کا مال
خون آبرو مکے کیطرح ٹھیرا تو اب کسی مسلمان خدا دوست موحد متبع کا وہان سے
نکالنا اوسکی بے آبروئی کرنا ہے یا نہین اسی حدیث کے آخر مین یہہ بھی فرمایا ہے کہ
شیطان اس بات سے ناامید ہوگیا ہے کہ اس شہر مین اوسکی پوجا ہو لیکن یہہ امر
قریب ہے کہ حقیر کامون مین اوسکی اطاعت کیجاویگی چنانچہ مصداق اس حدیث کا آجکل

نقشہ مکہ مکرمہ
باب السلام
صفا
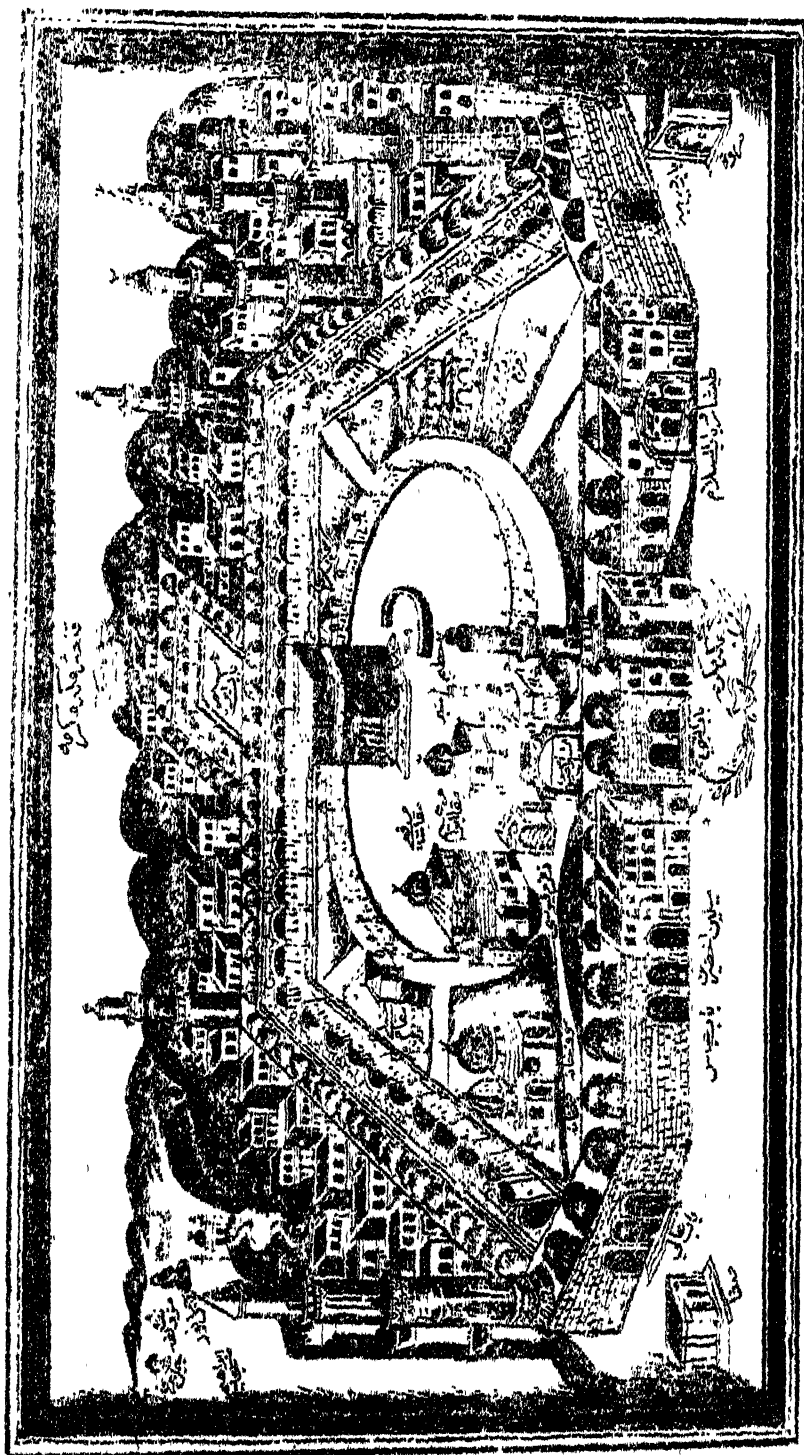
مکہ معظمہ مین بخوبی موجود ہے صد ہا رسوم بدعت امور معصیت جاری ہین مظالم بہی
پائے جاتے ہین مگر ان سب اعمال کو حقیر سمجھ رکہا ہے جاہل خیال کرتے ہین کہ کچہہ ہی
کرو جہان طواف کیا سارے گناہ مٹ گئے یہہ نہین جانتے کہ گناہ تو سب جگہہ برا ہے
مگر یہان اور بہی بدتر ہے بلکہ بعض اہل علم کے نزدیک جسطرح یہ یہان نیکی بڑہتی ہے
اوسیطرح یہان ایک گناہ کے لاکہہ گناہ بہی بنجاتے ہین اسی خوف سے ابن عباس
رضی اللہ عنہما طائف مین جا رہے وہین رہا کرتے تہے مکہ مین نہ بستے آنہون نے
روایت کیا ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا اللہ نے اس شہر کو
حرام کیا ہے اوس دن سے جس دن سارے آسمان زمین بنائے ہین اسکی حرمت
قیامت کے دن تک اللہ تعالے کے حرام کرنے سے قائم رہیگی یہان قتال کسی کے
لئے درست نہین ہوا مگر مجہکو گہڑی بہر کے لئے یہانکا کانٹا نہ توڑین شکار نہ بہگا دین
لقطہ نہ اوٹہا دین مگر پہنچوانیکو مگر اذخر جو بہٹی و گہرون و قبرون مین کام آتی ہے یہہ
حدیث متفق علیہ ہے مسلم کی حدیث مین جابر سے آیا ہے کہ یہان کسیکو ہتہیار اوٹہانا
درست نہین ہے ابن عمر موسم حج مین ہتہیار باندہنے سے منع کرتے حسن بصری نے کہا
زمین کے پردے پر کوئی شہر ایسا نہین ہے جہان ایک نیکی کی لاکہہ نیکیان ہون اور
وہان بہشت کی خوشبو اوترا کرے مگر یہی مکہ یہہ خدا کا گہر ہے رسول و صحابہ کا شہر ہے مومنون
کا امن ہے **ف** جسطرح خدا و رسول و قرآن شریف کے بہت سے نام ہین اسیطرح مکہ
معظمہ کے بہی بہت نام ہین بعض قرآن شریف مین بعض حدیث مین بعض کتب تاریخ
مین آئے ہین نامون کا بہت ہونا دلیل ہے صاحب نام کی بزرگی پر عقد ثمین مین
۳۹ نام مع وجہ تسمیہ کے ذکر کئے ہین ان نامون کے سوا القاب بہی ہین یہہ بہی
ایک دلیل مزید شرافت کی ہے **ف** حرم کی حد طرف مدینے کے تنعیم کا رستہ چہوڑ کر
مکے سے تین میل تک ہے یمن کیطرف مکے سے سات میل تک ہے طائف کی طرف عرفات

ہوکر بطن نمرہ سے تین میل تک ہے عراق کے رستے پر کوہ قطع کے موڑ سے سات میل
تک ہے جعرانہ وشعب آل عبد اللہ بن خالد کے رستے سے نو میل تک ہے جدہ کیطرف
دس میل تک ہے یہی قول جمہور کا صحیح تر ہے ف مکے کے پہاڑ بھی بہت ہین ان پہاڑون
مین سونے چاندی جواہر کی کانین ہین بلکہ خود سونے چاندی کے پہاڑ ہین کبھی
کسیکو نظر پڑ جاتے ہین مورخین مکے نے اسکا ذکر کیا ہے مگر کسی حدیث صحیح مین ذکر
اسکا نہین آیا ایک پہاڑ کا نام ابو قبیس ہے یہہ صفا کے اوپر ہے دوسرا احمر ہے
رملات مکے مین یہہ مکے سے تین میل پر ہے اسکے مقابل کوہ ثبیر ہے جسکو جبل نور
کہتے ہین چوتھا پہاڑ ثور ہے اسفل مکے مین یہہ بھی مکے سے تین میل پر ہے پانچوان
وہ پہاڑ ہے جو پشت مسجد خیف پر ہے ف عوام ان پہاڑون کی زیارت کیا کرتے ہین مگر
یہہ زیارت نہ سنت ہے نہ سنت سے ثابت ہے ف تجارت کہ بعض اہل علم کے نزدیک
سنت ہے بعض کے نزدیک مکروہ ہے [illegible] وہان حرمت استطح
سکی [illegible] تابعی مکے مین بیچے حرمت جنھنے مکروہ کہا اسلیے کہا کہ وہان کا ادب تمام
رکھنا مشکل ہے ورنہ وہانکی [illegible] بہت ابھی ہے ابن جوزی نے حاطب بن ابی بلتعہ سے
مرفوعا روایت کیا ہے من مات فی احد الحرمین بعث یوم القیامۃ من الآمنین
جو مرا ایک حرمین مین وہ قیامت کے دن امن والون مین اٹھیگا ابن زبیر
عبد الرحمن برادر عائشہ خدیجہ کبری قاسم بن رسول خدا صلعم کا مدفن یہی [illegible]
مکہ ہے ابن عمر بھی یہین دفن ہین ابو قحافہ والد ابی بکر ابو محذورہ موذن رسول
خدا صلعم نے بھی اسی جگہہ وفات پائی ہے ان بزرگون کا مکے مین دفن ہونا یقینی ہے
مگر قبر کسی ایک کی بھی متعین نہین قرامطہ نے جب مکے پر غلبہ پایا سارا کارخانہ موت و
حیات زیر و زبر کر ڈالا کوئی نشان باقی نہین رکھا جسکو نہین بگاڑا جبکہ حجر اسود دو
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تو پھر دوسرے آثار کی کیا ہستی رہی بیس برس کے بعد

خداخدا کرکے پھر واپس ملا اہل بدعت بابت محو قبور مسلے ناحق نام اہل نجد کا بدنام
کرتے ہین متواضع قبور تو پہلے ہی سے معمور کردیئے گئے تھے فرضاً اگر دہا بیہ نے
قبور پختہ کو خام کردیا تو یہہ کچہہ فعل قرامطہ سے بڑہکر کام نہوا حدیث صحیح مین آیا ہے
کہ علی مرتضے نے ابی الہیاج اسدی سے کہا مین تجھکو ایسے کام پر بہیجتا ہون جس کام
کیلئے مجھکو رسول خدا صلعم نے بہیجا تہا وہ کام یہہ ہے کہ جو قبر بلند ہو اوسکو برابر
کردے جو مورت نظر آوے اوسکو مٹا ڈال معہذا بعد قرامطہ وغیرہ کے اب پہر بارینون
نے پختہ قبور بنالئے ہین ہر قبر پر کسی ایک کا نام مقرر کردیا ہے زیارت ہونے لگی ہجوم
عورتون کا ہر وقت رہنے لگا حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہے لعن اللہ زوّارات
القبور اللہ لعنت کرے قبر کی زیارت کرنے والیون پر **ف** حدیث شریف مین آیا ہے
یہہ امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک تعظیم حرمت مکے کی پوری پوری کرتی رہیگی جب
اوسکو ضائع کریگی تو ہلاک ہوجاویگی اسکو ابن ماجہ نے عیاش بن ربیعہ سے روایت
کیا ہے اسیلئے منجملہ آداب مجاورت مکے کی ایک یہ بات ہے کہ جو کوئی اس جگہہ کا مجاور
بنے اوسکو چاہیئے کہ آپکو حاضر بارگاہ عالم پناہ شاہنشاہ آسمان و زمین سمجھکر اس
زمین کا نہایت ہی ادب بجالاوے حتی الامکان دلمین کسی گناہ کا خطرہ آنے نہ دیوے
یہہ ادب تو زمین مکے کا ہے پہر جو کوئی خاص مسجد الحرام کے اندر ہے اوسکو تو اور
بہی زیادہ ادب درکار ہے خصوصاً اوس شخص کو جو طواف کررہا ہے یا نماز پڑہ رہا
ہے اوسکے دلمین تو خطرات و وسوسون کا آنا جانا بہت ہی برا ہے جس سے یہہ
آداب ادا نہوسکین اوسکو مکے مین رہنا ہی کچہہ ضرور نہین ہے **ع**

گرچہ جان بے تو ملب نزدیک ست		دور بودن بادب نزدیک ست

اسی احتیاط سے ابن عباس رضی اللہ عنہما مکے مین نرہے طائف جابسے امام مالک
نے مجاورت مکے کو مکروہ کہا ہے فرمایا یہان گناہ بہی مثل نیکی کے المضاعف ہوتے

ہین خطری پر کچھ ہوتی ہے مگر ٹھیک بات یہہ ہے کہ حدیث نفس اس امت سے معاف ہی
گو ایسی جاے متبرک مین گناہ کرنا گنہگار ہونا نسبت اور جگہون کے بے شبہہ بہت
سخت و بد ہے دوسرا ادب یہہ ہے کہ یہان رہکر مال حلال کہاوے یا کوئی پیشہ
حلال اختیار کیے جیسے کتابت کرنا کپڑا سینا کپڑا اچھا کپڑا دہونا کتب فروشی کرنا سر
بیچنا مگر اس ادب کو کچھ خصوصیت مکے سے نہین ہے ہر شہر و دیار مین یہی چاہیے کہ
کسب طیب کرے جہان کہین رہے مال حلال کہاوے مال حرام سے بچے تیسرا
ادب یہہ ہے کہ جب تک مکے مین رہے گھر بار وطن و سکن کو زیادہ یاد نکرے خدا
کے دربار مین حاضر ہو کر غیر خدا کو یاد کرنا صریح دلیل غفلت کی ہے چوتھا ادب یہہ ہی
کہ مکے مین بہت عمدہ عمدہ کپڑے پوشاک اچھی اچھی عطر خوشبو کا استعمال نکرے
کیونکہ یہہ جگہہ اظہار زینت و تفاخر کی نہین ہے محل عاجزی و مسکینی کا ہے پانچوان
ادب یہہ ہے کہ بھوکے کو کہلاوے ننگے کو پہناوے فقیر کو کچھ دیوے کسیکو برا بھلا
نہ کہے آپ کو کسی سے بہتر نہ سمجھے اپنی عبادت پر غرہ نکرے کم کہاوے کم سووے طواف
بہت کرے جب حج ہو چکتا جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ درہ لیکر حاجیون کو
نکالتے کہتے اے یمن والو یمن کو جاؤ اے شام والو شام کو جاؤ اے عراق والو
عراق کو جاؤ کہ ایسا نہو کہ حرمت خانۂ خدا کی تمہارے دلمین زیادہ باقی رہیگی یہہ بہی جانا
تہا کہ کسیکو زیادہ طواف کرنے ندین اسلیے کہ اسمین کعبے کی ہیبت عظمت جلالت گہٹتی
ہے **ف** مکے مین سواے مسجد الحرام کے پندرہ سولہ مسجدین اور بہی ہین گھر ابوبکر
و خدیجہ و فاطمہ و مولد نبی صلعم کا بہی ہے مگر ان مساجد و مواضع مین جانا نہ فرض ہی
نہ سنت نہ مستحب اسیطرح اوس زمین پہ چلنا جہان رسول خدا صلعم چلے تہے جب
بہتر ہے کہ تبیع رسول ہی ہو ورنہ نری آثار پرستی سے کچھ کام نہین چلتا **س**

بگرد کار مردان گرد رستی	تو تا کے گور مردان را پرستی

ایک بزرگ نے خوب کہا ہے کہ لیس الاعتبار بالخرقة انما الاعتبار بالحرقة
ف جب کعبے پر نظر پڑے چاہیے کہ دل مین اوسکی عظمت وجلالت سما جاوے روایت
مین آیا ہے دیکھنا طرف بیت الحرام کے عبادت ہے ابن عباس نے کہا بلکہ محض ایمان
ہے ابن مسیب نے کہا جسنے ایمان وتصدیق کی راہ سے اوسکی طرف دیکھا وہ خطاؤن
سے ایسا پاک ہوا جیسے کہ گویا آج اوسکی مان نے اوسکو جنا ہے اہل دل کعبے کو
دیکھکر سمٹ جاتے انکے دل ہل جاتے انوار کعبہ نظر آنے لگتے گھر دیکھکر گھر والے کو
یاد کرتے ایک بی بی عابدہ جب مکے مین پہنچین کہنے لگین میرے رب کا گھر کہان ہے
تیرے رب کا گھر کہان ہے یہہ کہکر دوڑین دوڑکر دیوار کعبے سے اپنا ماتھا
چپکایا پھر مرکر جدا ہوئین ہ

گر نثار قدم یار گرامی نکنم | گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

ف حرم شریف مکہ مکرمہ مین ایسے محلات ہین جہان دعا قبول ہوتی ہے حسن بصری
نے کہا یہہ پندرہ جگہہ ہین بعض نے کہا زیادہ ہین طواف مین ملتزم مین آدھی
رات کو نیچے میزاب کے اندر کعبے کے دوپہر کو پاس زمزم کے وقت غروب کے مقام ابراہیم
کے پیچھے صفا پر مروہ پر سعی مین عرفات مین مزدلفہ مین منی مین تینون جمرات کے نزدیک
حجر اسود کے پاس دوپہر کو وقت دیکھنے کعبے کے حطیم مین پشت کعبہ کیطرف بیچ مین رکن
ومقام کے موقف نبوی مین بمقام عرفات نزدیک مشعر حرام کے باب بنی شیبہ باب
ابراہیم باب نبی باب صفا پر انکے سوا اور بہت مکانات بتائے ہین جن سبکی گنتی ۵۵
جگہہ ہے منجملہ انکے بعض قبور کو بھی لکھا ہے مگر دعا نزدیک قبور کے ماثور نہین بلکہ محظور
ومحذور ہے یون تو سارا مکہ ہی مبارک تمام حرم ہی طیب ہے مگر دعا وہین مانگے جہان
مانگنا دعا کا سنت نبویہ مین آیا ہے قبر کے پاس اگر دعا قبول ہوتی تو مقابر انبیا ر
سب سے زیادہ مستحق تھے حالانکہ باتفاق مسلمین دعا کرنا نزدیک قبر سید المرسلین صلعم کے

جائز نہین ہے پھر وہ دوسرا ایسا کون ہے جسکی قبر کے پاس خدا سے دعا مانگی جاوے
اور اگر کہین خود اوس مقبور ہی سے دعا مانگے تو پھر یہ مرتبہ شرک ہوا ایمان جاتا رہا
نعوذ باللہ منہ ف مکہ معظمہ مین خدا کی بہت نشانیان ہین ایک حجر اسود ہے جو بہشت سے
آیا ہے بنیاد کعبہ ہے جو ابتک بدستور باقی ہے پھر حبشہ کے زمانے تک باقی رہیگی
کعبے کو جو کوئی شخص دیکھتا ہے یا تو ہنس پڑتا ہے یا رو دیتا ہے دلمین اوسکے ہیبت
آجاتی ہے خود بخود توقیر کرنے لگتا ہے پیشتر جنگل مین ہے مگر سارے جہان کے پہل یان
آتے ہین یہانکے درخت جانور سبکو امن حاصل ہے مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جسپر خلیل
علیہ السلام نے کھڑے ہوکر دیوار کعبہ چنی تھی انبیا علیہم السلام کی نشانیون مین ایک
یہی نشانی ابتک باقی ہے ہزارون برس گزر گئے بیحد دشمن رہے مگر خدا نے اسکو
بچا رکھا کعبے کی چھت پر کبوتر نہین اوڑتے ادہر اودہر کو ہٹ جاتے ہین جسکی زبان
مین ثقل ہو اوسکے موہنہ مین اگر کعبے کی کنجی رکھدین تو وہ بولنے لگتا ہے حرم مین
ہرن گتے ایک جگہہ جمع ہوجاتے ہین حرم سے باہر ہوکر الگ ہوجاتے ہین شکار
جب حل سے حرم مین آجاتا ہے تو پھر شکاری جانور اوسکا پیچھا نہین کرتا کعبے کے
اندر کتنے ہی بہت لوگ داخل ہون کعبہ سبکو سما لیتا ہے یون تو اندر کعبہ کے ہزار
آدمی گھس سکتے ہین مگر موسم مین ہزارون داخل ہوجاتے ہین جمرات پر لاکھون
کنکریان ماری جاتی ہین پھر نہین معلوم انکا ڈھیر کہان جاتا ہے منی کے پہاڑ وغیرہ
گوشت قربانی کا بچا کر سکھاتے ہین کیا ذکر ہے کہ اوسپر چیل کوا گرے یا کھانے پر
مکھی آبیٹھے آدھی رات کو عید کے دن نماز کے وقت سے پہلے کعبہ لنبا چوڑا ہوجاتا تا عرفہ کے
دن اگر کوئی کعبہ کی چھت پر چڑھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سارے عالم کے اوپر
ہے مکے مین خوشبو سب آفاق سے زیادہ تر پاکیزہ ہوجاتی ہے یہان کے ٹیلے سارے
ٹیلون سے پاکیزہ تر ہین حجر اسود پانی مین نہین ڈوبتا ہے جب ڈالو اوپر ہی رہیگا

آگ سے گرم ہی نہین ہوتا جلنے کا کیا ذکر ہے یہہ وہ نشانیان ہین جو تجربے سے اہلِ علم کو معلوم ہوئی ہین کوئی انمین سے شرع مین بھی آئی ہے اسطرح کی اور صدہا برکات ہین جنکا حصر اسجگہہ نہین ہوسکتا جسکا دل جتنا صاف ہے جسکا ایمان جسقدر پاک ہے اوسکو ایسے حالات زیادہ تر معلوم ہوجاتے ہین ورنہ منکرین کو تو انوار ظاہر بھی نظر نہین آتے حرم شریف مسجد الحرام کعبہ مکرمہ کی کون چیز کون بات ایسی ہے جسمین عجائب مقدور بار پیتعالے کا ظہور نہو ہر جگہہ ہر موقع ہر محل اپنی ہی طرف کھینچتا ہے

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم	کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

باب بیان مین فضیلت حج و عمرہ و طواف وغیرہ کے

اسمین بھی چند فائدے ہین

ف یہہ عبادت حج وعمرہ ساری عبادتون سے ایک طرح کی فضیلت جداگانہ رکھتی ہے کیونکہ اسمین صرف مال و بدن دونون کا ہے دنیا و آخرت دونون کے منافع ہین زمخشری نے کہا ہے جب تک امام ابوحنیفہ نے حج نہ کیا تھا عبادتون مین ایک کو دوسرے پر تفاضل دیتے تھے جب حج کیا تو حج کو سب پر ترجیح دی انتہی قرآن مین ہے جو کوئی اپنے گھر سے نکلا اللہ ورسول کیطرف ہجرت کرکے پھر اوسکو موت آگئی تو اوسکا اجر اللہ پر ثابت ہوا اس سے معلوم ہوا کہ جو حج کی راہ مین مرجاتا ہے اوسکو ثواب حج کا ملتا ہے گو حج نہین ملا اسیطرح رسول خدا صلعم نے بھی ارشاد کیا ہے کہ جو کوئی گھر سے حج یا عمرہ یا غزا کرنے کو نکلا پھر وہ رستے مین مرگیا تو اللہ تعالے اوسکے لئے اجر غازی حاجی معتمر کا لکھتا ہے رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یہہ بھی رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حج جہاد ہے ہر ضعیف کا رواہ ابن ماجۃ عن ام سلمۃ یعنی بجا اجر قوی آدمی کو جہاد کرنے سے

ملتا ہے وہ اجر ضعیف شخص کو فقط حج بجالانے سے حاصل ہوتا ہے یہہ بہت بڑی
بشارت ہے اللہ کی اپنے بندون پر رحمت ہے کہ کام کرین تھوڑا اجر پاوین بہت
عمران نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے حج وعمرہ دونون کیا کرو ان دونون کا
کرنا عمر و رزق کو بڑہاتا ہے گناہون سے ایسا پاک کرتا ہے جیسے بھٹی آگ کی لوہے
کے میل کچیل کو دور کرتی ہے اخرجہ ابن ابی خیثمۃ وابن الجوزی ابی ہریرہ
کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے اللہ کے مہمان تین شخص ہین ایک غازی دوسرا
حاجی تیسرا عمرہ کرنے والا اسکو نسائی وابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے شرط
مسلم پر صحیح کہا ہے دوسری روایت مین ہے ابوہریرہ سے کہ رسول خدا نے فرمایا
ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک بیچ کے گناہون کا کفارہ ہے پاک حج کی کچھ جزا سوا جنت
کے نہین ہے رواہ مالک والشیخان وغیرھم یعنی حج کرنے سے کچھ یہہ گناہ ہی
نہین مٹتے بلکہ یہہ حج حاجی کو بہشت تک پہنچا کر رہتا ہے حج مبرور وہ حج ہے جسمین
کوئی چھوٹا موٹا گناہ نہو پچھلی حالت اگلی حالت سے اچھی ہو جاوے ورنہ پھر وہ
حج نہوا بلکہ نقصان مایہ شماتت ہمسایہ ہوا ابی ہریرہ نے سنا کہ رسول خدا نے
فرمایا جسنے حج کیا پھر کوئی کام بے شرمی وفسق کا نہ کیا وہ حج سے ایسا پھرا جیسے آج
ہی اوسکی مان نے اوسکو جنا ہو یہہ حدیث صحیحین ونسائی وغیرہ مین ہے عائشہ
نے کہا مین نے پوچھا کہ جہاد افضل اعمال ہے کیا ہم جہاد نکرین فرمایا افضل جہاد
حج مبرور ہے پھر گھر مین بیٹھ رہنا اخرجہ النسائی واصلہ عند البخاری دوسری
روایت مین ہے مینے پوچھا کیا عورتون پر بھی جہاد فرض ہے فرمایا ہان انپر بھی جہاد
ہے مگر ایسا جسمین لڑنا بھڑنا نہین ہے وہ جہاد انکا حج وعمرہ ہے رواہ احمد وابن
ماجۃ واسنادہ صحیح حج مبرور کو رسول خدا صلعم نے حدیث متفق علیہ مین بعد ایمان
وجہاد کے افضل اعمال فرمایا ہے یہہ وہی حج ہوتا ہے جسمین گناہ و دکھانا سنانا نہو

مال حلال سے ادا کیا ہو حدیث سہل بن سعد مین مرفوعًا آیا ہے جب مسلمان لبیک
کہتا ہے تو سارے پتھر و درخت و ڈھیلے بھی داہنے بائین سے لبیک کہتے ہین یہانتک
کہ ادہر ادہر سے زمین پوری ہو جاوے رواہ الترمذی ابن عباس نے کہا
رسول خدا نے فرمایا ہے جسنے پچاس طواف اس گہر کے کئے وہ گناہون سے ایسا نکل گیا
جیسے اوسکی مان نے اوسکو جنا تہا اخرجہ الترمذی مراد پورے پچاس عدد
طواف ہین نہ چکر ایک طواف کی مسجد بیت المقدس سے حج یا عمرہ کا احرام باندہکر
مسجد الحرام کو آنا موجب ہے مغفرت گناہان اول و آخر کو ایک لفظ مین یون آیا
ہے کہ موجب جنت ہے اخرجہ ابو داؤد و ابن ماجہ عن ام سلمۃ حدیث ابو ہریرہ
مین مرفوعًا روایت ہے کہ جہاد صغیر و کبیر و ضعیف و عورت کا یہی حج و عمرہ ہے اخرجہ
النسائی حج و عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہین دعا کرین تو قبول ہو مغفرت
چاہین تو بخشے جاوین رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ مرفوعًا ابن عمر کہتے ہین
کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب حاجی سے ملاقات ہو تو اوسکو سلام کر اوس سے
مصافحہ کر اوس سے دعاے مغفرت مانگ گہر مین داخل ہونے سے پہلے اسلئے کہ وہ مغفور ہو چکا ہے
رواہ احمد **ف** مکے مین رمضان کر نار مضان مین عمرہ لانا بڑی فضیلت ہے
حدیث متفق علیہ ابن عباس مین آیا ہے عمرہ کرنا رمضان مین برابر حج کے ہے یعنی
ثواب مین مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ عمرہ رمضان مین ایسا ہے جیسے کسی نے میرے ساتھ
حج کیا ایک بی بی نے کہا مین نے طیاری حج کی کرلی تہی مگر جانا نہو سکا فرمایا تو رمضان
مین عمرہ کر یہہ عمرہ تجہکو برابر حج کے ہوگا اخرجہ مالک و ابو داؤد عن ابی بکر
بن عبد الرحمن **ف** جسنے ایک ہفتے تک طواف کیا کوئی لغو کام نہ کیا تو یہہ برابر
آزاد کرنے ایک گردن کے ہوا رواہ الطبرانی عن محمد بن المنکدر عن ابیہ
اسکے راوی اچہے ہین ۔ دوسری حدیث مین بروایت ابن عباس آیا ہے کہ اہل

مسجد الحرام پر رات دن مین ایک سو بیس رحمتین نازل ہوتی ہین ساٹھہ طواف کرنے
والون کے لئے چالیس نماز پڑہنے والون کے لئے بیس دیکھنے والون کے لیے
اسکو طبرانی بیہقی حاکم نے باسناد حسن روایت کیا ہے دوسری حدیث مین ا
آیا ہے کہ طواف گرد کعبہ کے نماز ہے رواہ الترمذی واللفظ لہ وابن حبان
فی صحیحہ جسنے طواف کیا دو رکعت نماز طواف پڑہی اوسنے گویا ایک بردہ آزاد
کیا اسکو ابن ماجہ وابن خزیمہ نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے انہین سے
دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ ایک ہفتہ کے طواف مین ہر قدم رکھنے اور
اوٹھانے پر ایک خطا معاف ہوتی ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے ایک درجہ بلند کیا
جاتا ہے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ وابن حبان واللفظ لہ ف اللہ تعالے
قیامت کے دن حجر اسود کو اوٹھاویگا وہ دو آنکھون سے دیکھے گا زبان سے
بولیگا جسنے اوسکو حق سمجھکر چوما ہے اوسکے لئے گواہی دیگا اخرجہ الترمذی عن
ابن عباس وحسنہ ابو حاتم دوسرے لفظ مین یہہ ہے کہ یہہ شافع مشفع ہوگا اسکی
سند بہی حسن ہے یہہ قیامت مین کوہ ابو قبیس سے بہی زیادہ بڑا ہوگا جب آیا تہا
برف سے بہی زیادہ سفید تہا اہل شرک کی خطاؤن نے اسکو کالا کردیا اگر یہہ بات
نہوتی تو جو آفت رسیدہ اوسکو چہوتا شفا پاتا رواہ احمد والحاکم عن ابن عمرو
وسندہ حسن حجر اسود و رکن یمانی کا ہاتہہ سے چہوتا گناہونکو خوب ہی جہاڑ دیتا
ہے رواہ احمد وابن حبان والترمذی عن ابن عمر اس سے ہاتہہ ملانا ایسا ہے
جیسے رحمٰن کے ہاتہہ سے مصافحہ کیا اخرجہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ ابن
عباس کی روایت مین یون ہے یہہ دہنا ہاتہہ ہے اللہ کا زمین مین جس سے
اللہ تعالے مصافحہ کرتا ہے اپنے بندون سے جسطرح تم کسی اپنے بہائی سے
مصافحہ کرتے ہو اخرجہ الازرقی رکن و مقام کے بیچ مین ملتزم ہے جو آفت رسیدہ

وہان دعا کرے صحت پاوے رواہ الطبرانی عن ابن عباس مرفوعاً ف
صفا ومروہ کے بیچ مین طواف کرنا ایسا ہے جیسے ستر بردے آزاد کیئے رواہ
الطبرانی فی الکبیر والبزار عن ابن عمر یرفعہ جو کوئی ان دونون کے درمیان
مین سعی کرتا ہے قیامت کو اوسکے پاؤن پل صراط پر ثابت رہینگے اخرجہ صاحب
المسالک عنہ رضی اللہ عنہ ف زمزم کا پانی جس مطلب کے لیئے پیا جاوے
وہی مدعا حاصل ہو شفا کے لئے پیو تو شفا ہو پناہ کے لئے پیو تو پناہ ملے پیاس
جانے کے لیئے پیو تو پیاس نہ ہے رواہ القرشی عن ابن عباس مرفوعاً جابر نے
کہا رسول خدا نے فرمایا ہے ماء زمزم لما شرب لہ اخرجہ احمد وابن
ماجہ والبیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تو یہہ دعا کرتے
کہ اے اللہ مین تجھسے علم نفع دینے والا رزق گنجایش کرنے والا شفا
ہر بیماری سے مانگتا ہون ابن العربی نے کہا یہہ تینون باتین قیامت تک
اوسمین موجود ہین مگر نیت اچھی چاہیئے یہہ نہ کرے کہ اوسکو جھٹلاوے یا امتحاناً
پیوے کیونکہ اللہ تعالے اونکے ساتھ ہے جو اوسپر بھروسا کرتے ہین انتہے
یہی دعا ابن عباس والی مینے بھی وقت شرب زمزم کے کی تھی اللہ تعالے سے
امید قبول ہے بلکہ اللہ پاک نے اس دعا کو مجھسے قبول فرمایا ہر بیماری سے
مجھکو شفا بخشی بحساب رزق دیا علم سے بہت نفع ملا وللہ الحمد اس پانی کو
رسول خدا صلعم نے مبارک اور بجائے طعام اور شفا ءسقم فرمایا ہے جیسے حضرت
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث مسلم وغیرہ مین آیا ہے ابن مبارک رح
نے پانی لیکر قبلہ رو ہو کر یہہ کہا اے اللہ ابوالموالی نے محمد بن منکدر سے
اونہون نے جابر سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے ماء
زمزم لما شرب لہ سو مین اس آب زمزم کو اسلیئے پیتا ہون کہ قیامت کے دن

مجھکو پیاس نہ لگے اس کا پینا کہو دمیاطی نے بسند صحیح روایت کیا ہے مین نے
بھی بار ہا اسکے پینے مین بھی آرزو کی ہے انشاء اللہ مجھکو بھی ابن مبارک کیطرح مبارک
کرے ابو ذر رضی اللہ عنہ جب ابتدا مکے مین آئے ایک مہینا بھر تک کچہہ کہانا
اس تہا ناچار یہی پانی پیکر بیٹہہ رہتے ایسے موٹے ہوئے کہ پیٹ مین کئی شکن
پڑ گئے اُنکو بھوک نہ لگتی ایک حدیث مین یہہ بھی آیا ہے کہ تپ جہنم کی بھاپ ہے
تم اسکو آب زمزم سے بجھاؤ رواہ احمد وابن ابی شیبۃ وابن حبان فی
صحیحہ آنحضرت صلعم کا سینا جب چیرا گیا تہا تو اسی پانی سے اسکو دہویا تہا
رواہ الحاکم ہی آروئے زمین پر اس سے بہتر کوئی کنوان نہین ہے یہہ لفظ
حدیث مرفوع کا ہے جسکو ابن حبان وطبری نے بسند حسن ابن عباس سے روایت
کیا ہے حضرت صلعم جب کسیکو کوئی تحفہ دیا چاہتے تو زمزم کا پانی پلاتے مومن و
منافق مین یہہ فرق ہے کہ منافق لوگ اس پانی کو تن کر نہین پیتے مومن خوب
تن کر کہینچکر پیتے ہین نہ سے کوکہین بہر جاتی ہین یہہ مضمون بھی حدیث کا ہے بہر حال
آب زمزم سارے جہان کے پانیون سے بہت نافع تر ہے مگر وہ پانی جو رسول
خدا صلعم کی انگلیون کے بیچ سے نکلا تہا کہ وہ اس سے بہتر ہے زمزم جبرئیل
علیہ السلام کا چشمہ اسمعیل علیہ السلام کا سقایہ ہے اسیلیے اسکے نام بھی بہت ہین
رحلۃ الصدیق مین ۴۴ نام گنکر بتائے ہین ف مسجد مدینہ کی نماز کا ثواب برابر
ہزار نماز کے ہے مسجد الحرام کی نماز کا ثواب برابر لاکہہ نماز کے ہے مراد اس مسجد
سے سارا حرم ہے یا خاص مسجد الحرام یہہ قول کہ نماز مسجد نبوی مین افضل ہے مسجد الحرام
سے فقط امام مالک کا مذہب ہے طبری نے کہا نماز پر کچہہ موقوف نہین ہر نیکی کے
بیت مین برابر لاکہہ نیکی کے ہوتی ہے لیکن مسجد الحرام مخصوص تر ہے ساتھ اس تضعیف
کے بعض اہل علم نے کہا ہے مسجد مدینہ مین جو ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہوتی

سو ہر نماز ایک حسنہ ہے ہر حسنہ دس گنا ہوتا ہے اس حساب سے ایک نماز وہان کی
برابر دس ہزار نماز کے ہوئی مسجد الحرام کی لاکھہ نمازین برابر ایک کروڑ نماز کے
ہوئین ابو بکر نقاش نے کہا مین نے حساب جوڑا تو معلوم ہوا کہ ایک نماز مسجد الحرام
کی ۵۵ برس چہہ ماہ بیس رات کی عمر کے برابر ہوتی ہے رہی نماز ایک دن ایک رات
کی یعنی پانچون نمازین سو یہہ برابر عمر دو سو ستتر سال نو ماہ دس رات کے ہوتی
ہین اب دیکھو کہ یہہ ثواب فقط ایک نماز کا ہے جو بطور نفل کے پڑہی ہے پہر جماعت
کی نماز کا کیا ٹہکانا کہ وہ اکیلی نماز سے پچیس یا ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے
مگر اتنی بات ہے کہ دو آدمی نماز پڑہنے کو کہڑے ہوتے ہین ایک جی لگا کر دلکو
حاضر لاکر پڑہتا ہے اوسکی نماز لکہی جاتی ہے دوسرا غافل رہتا ہے اوسکے لیے
وہ نماز نہین لکہی جاتی سو اس بنیاد پر مضاعفت اجر کے مختلف باختلاف احوال
نمازیان ہوگی واللہ اعلم **ف** جو کوئی گرمی مکے پہ ایک گہڑی بہر صبر کرتا ہے آگ
دوزخ اوس سے ایک سال کی راہ پر دور ہوجاتی ہے اسکو حسن بصری نے رسول
خدا صلعم سے روایت کیا ہے دوسری روایت مین ہے جو کوئی تم مین احد الحرمین
یعنی مکے یا مدینے مین مرسکے تو وہان مرے کہ مین پہلے اونہین کی شفاعت کرونگا
یہہ بہی آیا ہے کہ مکے مین رہنا نیک بختی ہے مکے سے نکلنا بدبختی ہے آنحضرت نے
مکے سے فرمایا میری قوم اگر مجہکو نہ نکالتی تو مین سوا تیرے کسی جگہہ نہ رہتا رواہ الترمذی
اب بہی جن لوگون کو اہل مکہ موحد متبع سمجہکر نکالدیتے ہین باوجود ہجرت کے اونکو وہان
ٹہیرنے نہین دیتے انکا حال گویا نمونہ ہے حال آنحضرت صلعم کا سچ ہے اشد
الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل *

باب بیان مین آداب سفر حج کے

وقت سفر کرنے کے پہلے دوستون سے رخصت ہووے پہر کسیقدر بہروسا اوسکا
ہو سلوک سے رہے اور مشورہ سفر کا دیندار سے کرے استخارہ کرے کہ یہ دونون امر
سنت ہین جب چلنا مقرر ہو تو توبہ کرے قرض ادا کرے مظالم واپس دے
جنکا نفقہ اوسپر واجب ہے اونکا بندوبست کر دیوے کسی کی امانت ہو تو اوسکو
دیجاوے سب اپنے ساتھ چلنے والون سے اپنا کہا سنا معاف کرالے وصیت
لکہکر گواہی کراکر دیدیوے راہ مین نماز پنجگانہ عین اوقات معینہ پر ادا کرے
اگر نماز نہ پڑہیگا تو پہر یہان سے گویا ہاتہ دہوئے اس سے سفر مین [illegible]
ہوتا اچہا ہے کہ مال حلال طیب صرف ہمراہ لے کہ آنے جانے کو کافی ہو سکے راہ
مین غربا و فقیر مسکین کو بہی کچہ اونہین سے دے سکے گو تہوڑا ہی کیون نہ ہو
کیونکہ مال حرام سے ادا کیا جاتا ہے وہ قبول نہین ہوتا گو نزدیک ائمہ ثلثہ کے
حج ادا ہو نزدیک امام احمد کے غیر صحیح ہے بعض روایات مین آیا ہے کہ جب مال
حرام سے حج کیا لبیک اللہم لبیک کہا تو اوسکے جواب مین یہ ندا ہوتی ہے
کہ لا لبیک و لا سعدیک تیرا زاد حرام تیرا راحلہ حرام تیرا جامہ حرام تو گناہ
لیکر پہر جا تجہکو کچہہ بہی اجر نہین ہے اکثر فساق فجار حج کو جاتے ہین اونکا مال
غالبا کسب حرام ہوتا ہے جب مال حرام کا ہوا صورت بہی فساق کی سی ہوئی تو پہر حج
کرنے سے بجز زیر باری حیرانی کے اور کیا حاصل ہوگا یہہ حج نہوا سیر سپاٹا ہوا
[illegible] محنت کرتے تہکتے یہہ بہی دیکہا ہے کہ مکے مین رہکر بہی نماز نہین
پڑہتے دروازہ حرم پہ ٹہیرے ہوئے ہین کرایہ مکان کا دیتے ہین مگر مسجد الحرام
کے اندر نہین جاتے بہت ہوا تو اوسی گہر مین دو چار ٹکرین لگا لین جو مال صدقہ
کا کسی نے انکے ہاتہ بہیجا ہے اوسکی رسید لکہوا لائے سب آپ ہضم کر لیا اس سفر
مین رفیق صالح دوست صادق محب خیر طلب کا ہمراہ ہونا بہی بہت ضرور ہے

رسول خدا صلعم نے مطلق سفر مین تنہا جانے سے منع فرمایا ہے ایک آدمی کو ایک
شیطان دو کو دو شیطان تین کو رکب ٹھہرایا ہے اسلیئے تین چار آدمی ملکر
ہمراہ ہوون پھر انمین ایک کو امیر بنا دین اگر بہت ہی آدمی ساتھ ہمراہ ہون تو پھر اور بہت
اور کیا زیادہ بہتر ہے مگر بسبب باعث فاسق فاجر مرد و زن عورت وغیرہ کی شرم
نمازی پرہیزگار لوگ ہون اسلیئے کہ اچھا صحبت کا اثر ہے ہر جگہ پر واجب ہے خصوصاً
اس سفر مبارک مین اسلیئے اپنے اختیار سے ایسے لوگون کو ہمراہ نہ لے جو بدعقیدہ
بدعتی مشرک فاسق بے نماز ہین مجبوری کی بات اور ہے کہ نوکر چاکر خدا ترس خواہ
نہین ملتے اور حفظ راہ ضرور ہے چار ناچار مستور الحال کو ساتھ لینا پڑتا ہے
ایسے لوگون کے ہمراہ ہونے سے اندیشہ ہے کہ کہین ریل نہ جلا دے سمندر
نہ ڈبا دے حج منہ پر واپس نہ مارا جاوے **ف** وقت سفر کے کوئی رسالہ مناسک
حج مسائل عمرہ کا بھی ہمراہ رکھ لے اسلیئے کہ سارے احکام اس عبادت کے ہر شخص
ہر عالم کو بھی نوک زبان یاد نہین ہوتے ہین جب جاہل کا کیا ذکر ہے اگر
پاس ہوگی تو خود اسکو دیکھ سکتا ہے اگر عالم یا خواندہ ہے ورنہ دوسرے
سے پڑھوا کر مسئلہ معلوم کر سکتا ہے ہندیون کے لیئے اردو رسالے علماء کے
لیئے عربی فارسی کتابین مناسب ترہین خصوصاً وہ کتاب جو موافق کتاب و سنت
کے ہو رائے و قیاس و بدعت سے جدا ہو **ف** جب گھر سے نکلے تو گھر مین سے دو
رکعت نماز پڑھکر باہر آوے یہہ مضمون حدیث مین آیا ہے ایسا نکلنا برائی سے
بچاتا ہے نووی نے کہا پہلی رکعت مین قل یا ایہا الکافرون دوسری رکعت مین
قل ہو اللہ احد پڑھے سلام پھیر کر آیۃ الکرسی تلاوت کرے گھر سے نکل کر جب تک
گھر مین واپس آویگا کوئی مکروہ اسکو نہ پہنچیگا جمعرات کے دن صبح کے وقت یہہ سفر
کرے اسلیئے کہ آنحضرت نے اسوقت کے لیئے دعاء برکت کی ہے مگر خود بعد نماز ظہر

مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے سو اس سنت کا اتباع اور نہ کچہ مزار کہتا ہے
چلتے وقت اپنے بیگانے ہمسایہ وغیرہ کو رخصت کرے اونسے دعا چاہے وہ یہہ
کہین استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک یہ الفاظ حدیث کے ہین
ایک شخص نے وقت سفر کے آنحضرت صلعم سے دعا چاہی تھی اوسکو یہہ دعا دی
زودک اللہ التقوی وغفر ذنبک ویسر لک الخیر حیثما کنت رواہما
الترمذی وحسنہما ف جب سوار ہو یہہ دعا پڑہے سبحان الذی
سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسألک
فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا
واطوعنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم
انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل
یہہ سب الفاظ سنت سطرہ مین آئے ہین جو دعا بن سکے اوسکو کہے سب نہ سہی بعض
ہی سہی راہ مین اونچی جگہہ تکبیر نیچی جگہہ تسبیح کہے جس جگہہ منزل کرے وہان یہہ دعائے
نزول پڑہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اخرجہ مسلم وغیرہ
اللہ چاہیگا تو کوئی آفت اسکو اوس منزل مین نہ پہونچے گی سواری پر زیادہ
بوجہ نہ لادے اوسکو آرام دے کبہی اوسپر سے صبح شام اوتر بہی پڑا کرے یہہ سفر
اگر ارادہ تجارت سے خالی ہو تو پہر کیا پوچہنا اللہ تعالے اوسی عمل کو قبول کرتا ہے
جو خالص اوسکی ذات پاک کے واسطے ہوتا ہے کیسطرح کا لگاؤ دنیا کا نہین رکہتا
اس سفر مین جو کچہ تکلیف ومصیبت وبے آرامی وایذا پیش آوے اوسپر صابر شاکر
رہنا خوشدل رہنا دلیل ہے قبول حج وعمرہ کی اس صبر کا ثواب بہی کچہ جہاد سے کم
نہین ہے راہ مین جو محصول سائر وغیرہ لیا جاتا ہے جہانتک ممکن ہو وجاہت ظاہری
یا کسی حیلہ حوالہ سے اگر نہ دیوے تو بہت اچہا ہے کیونکہ یہہ مکس ہے حقیقت جزیہ لیتا ہے

مسلمانون سے یہہ بالکل حرام ہے کسیطرح درست نہین الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
سخت مصیبت ہے کہ آجکل بدون دینے ٹیکس کے کوئی مکے تک پہونچ نہین سکتا ہے دیتے
ہین تو اعانت ظلم ہے نہین دیتے ہین تو جدہ کے منہہ پر سے پہیرے جاتے ہین کسکا
حج کہان کا عمرہ آفت تو یہہ ہے کہ اگر دے دلاکر وہان تک پہونچ بہی گئے تو پہر وہانکی
رسوم محدثہ کیا کم ہین آونٹ بچنا اس سے بہی زیادہ مشکل ہو گیا ہے جسطرح اس
تیرہ صدی مین دین لہو و لعب ٹھہر گیا ہے نام کے مولوی لوگ بلکہ پارسی و راجپوت
و ترسا و ہنود وغیرہم مسائل دین اسلام مین کمیٹی کرتے ہین پنچایت ہوتی ہے ٹہاکر
لوگ حکم بنتے ہین اسیطرح مجمع حج بہی میلے کی شکل باقی رہگیا ہے شامی مصری قافلے
کے لوگ ہتہیار لگائے ہوئے سلے سلائے کپڑے پہنے ہوئے عرفات کو جاتے ہین
نہ کوئی لبیک کہتا ہے نہ ازار و ردا احرام مین نظر آتا ہے شب کو منی مین گولہ باری
کا زور آتشبازی کا شور عجیب ہنگامہ لہو و لعب برپا کرتا ہے ع

چلا ہے روز قیامت برابری کرنے		تو کوئی کہیل تماشا ہولی ہاری ہے

انا للہ و انا الیہ راجعون یہہ قصہ سنہ ۱۲۸۵ھ کا دیکہا ہوا لکہا گیا ہے اس مدت مین
خدا جانے اب اور کیا ایجادین ہوئی ہونگی اللہم غفرا ف جو لوگ اس سفر مین
ہمراہ ہون اونسے باخلاق تمام پیش آتا رہے حتی المقدور اونکی خبر گیری کرے خصوصا
مدینے کی راہ مین پیاسے کو پانی پلاوے بہوکے کو کہانا کہلاوے جو موجود ہو اوسکو
صرف کرے کسی نے رسول خدا صلعم سے پوچہا نشانی حج کی کیا ہے فرمایا کہانا کہلانا نرم
بات کرنا زبان و اعضا کو روکنا مگر خیر و معروف سے فریادی کی مدد کرنا جفا کرنیوالے
کی جفا اوٹہانا موذی کی ایذا سہنا لطیفہ بہی آیا ہے کہ جب ایک گروہ طیاری حج کی کرتا
ہے تو ابلیس بہی اپنے رفقا لیکر طیار ہو جاتا ہے راہ مین اونکو طرف شر کے بلاتا ہے
خیر سے بہگاتا ہے وہ بڑا سعادتمند ہے جو اسکے پہندے سے بچگیا حسن خلق بہی نہین ہے

کہ ایذا رسانی سے باز رہے بلکہ یہہ ہے کہ ایذا اوٹھا وے تحمل کرے بدی کا جواب نیکی سے
دے ادفع بالتی ھی احسن ۵

بدی را بدی سہل باشد جزا		اگر مردے احسن الے من اسا

فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ **ف** اس سفر مین رفث و فسوق و جدال نکرے
ہر بات لغو و بے شرمی و فحش کی داخل رفث ہے عورتون سے ہنسی ٹھٹا کرنا ملنے جلنے
کا ذکر کرنا وصل و فراق کی کہانی کہنا یہہ سب رفث ہے اسیطرح جو کام ایسا ہے کہ اوسمین
حکم شرع سے باہر نکلنا ہوتا ہے حرام ہو یا مکروہ وہ سب داخل فسوق ہے کچھہ نری گالی
دینے ہی پر موقوف نہین ہمراہیون سے ہر بات پر اولجھنا جھگڑنا چیخنا چلانا داخل جدال
ہے یہہ تینون کام اگرچہ ہر جگہہ ہر وقت ممنوع ہین مگر سفر حج مین اور بہی زیادہ بدتر
ہوجاتے ہین کوئی ایسا برا کام نہین ہے جو ان تینون لفظ سے باہر ہوجاوے یہہ نہایت
بلاغت ہے قرآن کریم کی اچھا حاجی وہ ہے جو ان تینون کامون سے بچے نہ وہ شخص
جو ایک دو چیز سے بچا سب سے نہ بچا جو جس امر مین ان امور مین سے پہنسگیا اوتنا ہی نقصان
اوسکے حج مین باقی رہگیا اسلئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان منکرات سے بچنے مین نہایت
کوشش کرے **ف** ہر مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے اسلئے جو کوئی سفر حج مین ہو اوسکو
چاہیے کہ اپنے لئے اپنے اہل وعیال وغیرہم کے لئے دعاے خیر کرتا رہے حاجی کی پیشوائی
کرنا چاہیے ایک لڑکا حج کو چلا آنحضرت صلعم نے اوسکو کچھہ دور تک پہونچا دیا اوسکے لئے
دعا کی جب حج پہر کر آیا پہر دعا دی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے اللھم اغفر للحاج ولمن استغفر
لہ الحاج رواہ البیھقی والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم اپنے گہر سے احرام باندہکر
چلنا گویا حج کا پورا کرنا ہے اس سفر مین اونٹنی پہ بیٹھنا نسبت اور سواریون کے بہتر
ہے رسول خدا صلعم جب اونٹنی پہ سوار ہوئے تہے اوسپر ایک پرانا میلا پالان تہا
جسکی قیمت چار درہم تہی یہہ محمل جو آجکل نکلے ہین انکو حجاج بن یوسف نے ایجاد کیا تہا

علمار نے اوسیوقت اوسپر انکار کیا مگر کون سنتا ہے ابن عمر جب ان ہودجونکو
دیکھتے کہتے حاجی تو کم ہین سواریان بہت ہین ایک مسکین آدمی کو دیکہا پہٹے پُرانے
کپڑے پہنے ہوئے ٹوٹی پہوٹی خرجی لئے ہوئے کہا حاجی یہہ ہے سفر السعادۃ مین
لکہا ہے رسول خدا صلعم کی سواری پر نہ شغدف تہا نہ محمل نہ ہودہ نہ محفہ نہ شبری
انتہےٰ اس راہ مین جتنا میلا کچیلا کم حیثیت غبار آلودہ شکستہ حال غریب وضع
مسکین صورت ہوگا اوتنا ہی اچہا ہے ورنہ ٹیم ٹام بناؤ سنوار کے ساتہہ رہنے مین
یہہ ہوگا کہ نام اسکا دفتر متکبرین ومسرفین مین لکہہ لیا جاویگا عبادت سے اور
اس ٹہاٹہہ سے تمہین کہو کیا واسطہ ہے وہان گناہ بخشوانے توبہ کرنے کے لئے
جانا ہوتا ہے یا اسلئے کہ اپنی امیری آسودگی شخصیت دکہلائی جاوے حدیث مین
آیا ہے انما الحاج الشعث التفل یقول اللہ تعالےٰ انظروا الی زوار بیتی قد
جاؤا شعثاً غبراً من کل فج عمیق یعنی حاجی وہی ہے جو میلا کچیلا گرد آلودہ ہو اللہ
تعالےٰ فرماتا ہے میرے گہر کی زیارت کرنے والون کو دیکہو کیسے پریشان بال چرک
آلودہ ہر راہ دور و دراز سے چلے آتے ہین قرآن پاک مین بہی اس صورت
شکل کیطرف اشارہ فرمایا ہے لیقضوا تفثہم تفث کے معنی وہی ہین جو شعث و
اغبرار کے معنی ہین تفث کا قضا کرنا یہہ ہے کہ سرمنڈائین موچہین کترائین ناخن
دور کرین صاف ستہرے بنین ف رسول خدا صلعم جسطرح ہر سفر مین چار رکعت کو
کم کرکے دو رکعت پڑہتے تہے نرے فرائض پر قصر کرتے تہے نوافل نہ پڑہتے تہے مگر
سنت فجر اور وتر اسیطرح اس سفر مین بہی قصر نماز فرماتے تہے مگر سنت فجر و وتر کو نچہوڑتے
جب دوپہر ڈہلے چلتے تو نماز ظہر و عصر ایک ساتہہ پڑہتے دوپہر سے پہلے چلتے تو ظہر کو
عصر کے ساتہہ ادا کرتے اسیطرح مغرب و عشا کو جمع فرماتے نماز نفل و سنت سواری
پر بہی پڑہ لیتے ف فرض ہونا حج کا ہر مسلمان آزاد مکلف مستطیع پہ قرآن و حدیث دونو

سے ثابت ہے جو انکار کرے وہ کافر ہے جو ترک کرے وہ فاسق ہے اکثر علما نے
یون ہی کہا ہے مگر ظاہر سنت سے کفر تارک بے عذر کا معلوم ہوتا ہے یہی ٹھیک ہے
اسلیے کہ حکم ان چارون فرائض کا جنپر بنیاد اسلام کی قائم کیگئی ہے ایک ہی ہے
شارع نے ان سبکو ایک ہی لڑی مین پرو دیا ہے ایک ہی رسّی سے باندھا ہے ہر ایک
کو انمین بنیاد اسلام فرمایا ہے پھر یہہ تفرقہ کیا ورنہ تارک نماز بھی فاسق ہوگا
نہ کافر ہوگا اگر حاجی راہ مین نماز نہ پڑھیگا تو بھی حاجی ہوجاویگا حالانکہ ایسا حج جسمین
نماز ترک ہو کفر صریح ہے یعنی حج کا ہیکو ہوا خدا کا قہر ہوا بہرحال حج تمام عمر مین ایکبار
فرض ہے اسی پر ائمہ کا اتفاق امت کا اجماع ہے جنکے نزدیک عمرہ واجب ہے وہ
عمرہ کو بھی ایک ہی بار واجب بتلاتا ہے یہہ بات اور ہے کہ کوئی نذر مانے کہ مین دو
یا چار عمرے بجالاؤنگا تو پھر وہ تعداد اوسکے گلے بندہ جاتی ہے جسطرح ساری نذرون
شئون شرعیہ کا حکم ہے ابی رزین نے کہا میرا باپ بوڑھا ہے حج وعمرہ نہین کرسکتا سواری
پر نہین بیٹھ سکتا فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کر رواہ الخمسۃ وصححہ الترمذی
اس حدیث سے وجوب عمرہ کا نکلتا ہے یہی مذہب ہے امام احمد وغیرہ ایک جماعت صحابہ و
تابعین و علماء محدثین کا مالکیہ حنفیہ کے نزدیک واجب نہین ہے مشروع ہونے مین سبکا
اتفاق ہے کسی کا اختلاف نہین حج پہلے ہجرت کے فرض ہوا یا بعد اوسکے پہلا قول
قوی ہے سنہ چھ یا پانچ یا نو یا دس مین ابن القیم نے سنہ دس کو راجح کہا ہے آنحضرت
صلعم نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین یہہ سال دہم مین
ہوا تھا ہجرت سے پہلے دو حج کیے تھے کسی نے کہا تین چار مگر محفوظ نہین قرآن پاک
مین جو حکم حج وعمرے کے تمام کرنیکا فرمایا ہے مراد اوس سے یہہ ہے کہ جب شروع
کیا تو اب پورا کرو یہہ مطلب نہین کہ حج وعمرہ فرض ہین ف ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جلدی کرو حج کرنے مین تم مین کوئی نہین

جانتا کہ کیا اوسکو پیش آویگا رواہ احمد یہہ حدیث اوپر گزر چکی ہے کہ جو کوئی باوجود
زاد وراحلہ کے حج نکریگا اوسکی موت مثل یہود یا نصاریٰ کے ہوگی مانا کہ یہہ حدیث
ضعیف ہے ایک راوی اسکا مجہول ہے مگر آمین دلیل ہے تعجیل حج پر اثر عمر بن خطاب
اسکی تائید کرتا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ کچھہ لوگ ان شہرون مین بھیجون دیکھین
جسکو مقدور ہے اور اوسنے حج نہین کیا اوسپر جزیہ لگائین یہہ مسلمان نہین ہین
رواہ البیہقی وغیرہ ایسی بات کوئی اپنی عقل سے نہین کہہ سکتا ہے جب تک
شارع سے معلوم نکرے معلوم ہوا کہ ترک حج کفر ہے نہ فسق آسودہ حال کو ہرگز
نہ چاہیے کہ پانچ برس گزر جاوین اور وہ حج نکرے یہہ مضمون ایک حدیث قدسی مین
بھی آیا ہے فرمایا اللہ تعالےٰ کہتا ہے مین نے بندے کو تندرستی دی اوسکے عیش
کو وسعت بخشی پانچ برس گزر گئے وہ میرے گھر تک نہ آیا وہ محروم ہے رواہ ابن
حبان والبیہقی عن ابی سعید الخدری ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ حج
فی الفور واجب ہے امام احمد وابو حنیفہ ومالک رح کا مذہب بھی یہی ہے شافعی
ومحمد وابو یوسف کے نزدیک البتہ دیر کرنا جائز ہے مگر نہ اتنا کہ گمان مرجانیکا ہو
بعض تابعین کہتے تھے جسنے آسودہ ہوکر حج نہ کیا ہم اوسپر نماز جنازہ نہ پڑھین گے
ف قرآن پاک مین فرضیت حج کو استطاعت راہ پر موقوف رکہا ہے حدیث مین
تفسیر اس استطاعت کی زاد وراحلہ آئی ہے یعنی خرچ وسواری کا مقدور رہو یہہ بات
اور ہے کہ کوئی پیادہ پا بھی جاسکتا ہے محتاج سواری کا نہین ہے یاتوک رجالا
مگر سواری کا ہونا افضل ہے رسول خدا صلعم سوار ہی ہوکر تشریف لیگئے تھے یہہ حدیث
اگرچہ ضعیف ہے مگر کثرت طرق سے قوی ہوگئی ہے اکثر علماء نے کہا ہے زاد کا ہونا
واجب ہے یعنی اتنا کہ اسکو کفایت کرے اہل وعیال کو دیجاوے اس سے معلوم
ہوا کہ جو لوگ قرض دام کرکے حج کو جاتے ہین یا گھر والون کو فاقہ کشی مین چھوڑ جاتے

ہین یا خود بہیک مانگتے ہوئے چلے جاتے ہین اُنپر ہرگز حج فرض نہین ہے نہ خدا و رسول
نے یہہ مصیبت و ذلت انپر ڈالی ہے انکی وہ مثل ہے عاملۃ ناصبۃ یعنی محنت کرتے
تہکتے ایک گروہ نے اسیطرح کیا تہا کہا ہم خدا کے بہروسے پر نکلتے ہین زاد و راحلہ ضرور
نہین اوسپر یہہ آیت اوتری تہی وتزودوا فان خیر الزاد التقوی تم خرچ لیکر نکلو
بہتر خرچ اللہ سے ڈرنا ہے یعنی جو خدا سے ڈرتا ہے وہ خلاف حکم خدا کے کوئی کام نہین
کرتا سو خدا کا حکم یہہ ہے کہ حج اوسپر فرض ہے جو مستطیع ہو مستطیع وہ ہے جسکے پاس
خرچ راہ و کرایہ سواری کا بندوبست ہے نہ وہ جو گدائی کرتا ہوا لوگون کو اپنے سوال
کرنے سے تنگ کرتا ہو یا کسی پر بار خاطر ہو کر حج کرنے کو نکلتا ہے غرضکہ ایسے حج کا گناہ
حج کے ثواب سے بہت زیادہ ہے اہل علم نے زاد و راحلہ دونون کو شرط وجوب بتلایا
ہے تندرستی بہی داخل استطاعت ہے امن راہ بہی درکار ہے سفر دریا مین غالب
امن ہی ہوتا ہے **ف** ابن عمر نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے دریا پر نہ چڑہے مگر
حاجی یا معتمر یا غازی راہ خدا مین کیونکہ دریا کے نیچے آگ ہے آگ کے نیچے پہر پانی ہے
رواہ ابو داؤد وغیرہ خطابی نے کہا اسکی سند ضعیف ہے دوسری روایت مین
رکوب دریا سے وقت اضطراب و طوفان کے منع فرمایا ہے شوکانی رحنے کہا نہایت
یہہ ہے کہ شکار و تجارت کے لئے سفر دریا کرنا عموم مفہوم حدیث مذکور سے جبکہ
حدیث صالح احتجاج ٹہیری تو مخصوص ہوا انتہے قرآن پاک مین کئی جگہہ ذکر دریا کشتی
موج کا آیا ہے جب سوار ہو کہے بسم اللہ مجریہا و مرسہا ان ربی لغفور رحیم وما
قدروا اللہ حق قدرہ اس کہنے سے امت کو غرق سے امان ملتی ہے رواہ ابن
السنی عن حسین بن علی علیہما السلام **ف** بچے کا حج صحیح ہے مگر فرض ادا نہین ہوتا
نفل ہوتا ہے جب جوان ہو پہر حج فرض کرے تمیز دار بچہ اپنے ولی سے پوچہکر احرام
باندہے نا تمیز کی طرف سے خود ولی احرام باندہ سکتا ہے گویا اپنی طرف سے بہی محرم

کیون نہو جو کام بچے سے نہو سکے وہ ولی کر دے غلام مالک سے پوچھکر احرام
باندہے بے اذن سید کے اوسکا احرام نہو سکے گا **ف** دوسرے کیطرف سے حج
کرنا مردہ ہو یا زندہ جب درست ہے کہ وہ دوسرا کوئی اسکا رشتہ دار ہو اجنبی
نہو اسلیے کہ جتنی حدیثین اس باب مین آئی ہین اونمین ذکر قریب کا آیا ہے غیر محض
کا ذکر نہین آیا ہے ایک مرد و عورت نے اپنے باپ کیطرف سے حج کرنیکو پوچھا تھا
فرمایا کرو اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اوسکو ادا نکرتا کہا ہان ادا کرتا
فرمایا اللہ کا قرض احق تر ہے یہہ سوال وجواب قبول وصحت حج سے تہا نہ وجوب
حج سے حدیث شبرمہ مین بہی ذکر قریب ہی کا آیا ہے وہ اوسکا بہائی یا اور کوئی
عزیز تہا جسکی طرف سے حج کرنے کو آیا تہا حضرت نے فرمایا پہلے تو اپنا حج کر پہر طرف
سے شبرمہ کے حج کرنا معلوم ہوا جسکے ذمے پر حج فرض ہے وہ اول اپنا حج ادا کرے
پہر دوسرے قریب کیطرف سے احرام باندہے یہہ جو لوگ اغیار کو روپیہ دیکر طرف سے
اموات کے حج کراتے ہین اور اس حج کو موجب سقوط فرض ذمہ مردے سے سمجھتے ہین
یا بعض اشخاص خرچ حج نکالکر رکھدیتے ہین کہ جب وہ مر جاوین تو کسی کو دیکر اونکی
طرف سے حج ادا کرا دیا جاوے اسپر کوئی دلیل صحیح صریح قرآن وحدیث مین موجود
نہین ہے مجرد اجتہاد بعض فقہاء واہل راے کا ہے انکی وہ مثل ہوتی ہے کہ ترائی
کی ترائی دے اور بانس کہائے مال تو خرچ ہوا گر فرض بدستور سابق گلے بندہا رہا
ف حج تین طرح پر ہے ایک اکیلا حج جسکو افراد کہتے ہین یہہ یون ہوتا ہے کہ کوئی
آفاقی یعنی مسافر میقات سے احرام باندہکر مکے مین آوے آنے کا طواف کرے اسکو
طواف قدوم کہتے ہین اس طواف مین رمل کرے صفا و مروہ کے بیچ مین دوڑے
پہر یہانتک احرام باندہے رہے کہ عرفات مین جاکر کہڑا ہو رمی کرے سر منڈائے طواف
زیارت کرے اس طواف مین نہ رمل ہے نہ سعی اور اگر یہہ مسافر نہین ہے بلکہ حاضرین

مکے مین سے ہے تو مکے سے احرام باندہکر عرفات مین آوے تیسرے پہرسے غروب تک
وہان کہڑا رہے پہر بعد غروب کے وہان سے چلکر مزدلفہ مین رات گزرانی سورج
نکلنے سے پہلے چلکر منی مین آوے عقبۂ کبری کو کنکریان مارے اگر ہدی ہو تو اوسکو
ذبح کرے سر منڈلے یا بال کترائے پہر مکے مین طواف کرنے کو آئے اسکو طواف زیارت
و طواف افاضہ کہتے ہین جیہ ایام منی مین کیا جاتا ہے یہان آکر صفا مروہ کے بیچ
مین سعی بہی کرے اسکے جائز ہونے مین کچہہ خلاف نہین مفرد پر دم لازم نہین آتا
ہے یہہ بات اور ہے کہ وہ بطور تطوع کچہہ ذبح کرے دوسری قسم حج کی یہہ ہے
کہ حج و عمرے کو ملاوے آفاقی دونون کا احرام اکٹہا باندہے اسکو قران کہتے ہین
بکسر قاف پہر مکے مین آکر اپنے احرام پر باقی رہے یہانتک کہ سارے کام حج کے پورے
کرلے اسکو ایک ہی طواف ایک ہی سعی کرنا کافی ہے یہی مذہب ہے اہل مدینہ و شافعی
و اہل حدیث کا حنفیہ ناحق دو طواف دو سعی اوسکے گلے باندہتے ہین پہر اگر ہدی
ہمراہ ہو تو اوسکو ذبح کرین جب مکے سے کوچ کرے طواف وداع بجا لائے یہہ سبکے
نزدیک جائز ہے قارن پر ایک بکری حلال کرنا لازم ہے مگر اہل مکے پر نہین تیسری
قسم حج کی یہہ ہے کہ عمرہ کا احرام الگ حج کا احرام الگ باندہے اسکو تمتع کہتے ہین جیہ
اسطرح پر ہوتا ہے کہ آفاقی حج کے مہینون مین احرام عمرے کا باندہکر مکے مین داخل
ہو عمرہ پورا کرکے احرام کہولڈالے پہر لے احرام پڑا پہرا کرے یہانتک کہ آٹہوین ذیحجہ
کو مکے سے پہر دوسرا احرام باندہکر اعمال حج بجا لائے اسپر ذبح کرنا ہدی کا واجب ہے
تمتع خاص اسی صورت کا نام نشان ہے نووی نے کہا یہہ تینون قسم باجماع جائز ہین
ف حدیث متفق علیہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ جب ہم ہمراہ رسول خدا
صلعم حج کو نکلے تہے تو فرمایا جسکا جی چاہے وہ حج و عمرے کا اہلال کرے جو کوئی چاہے نرا
حج کرے یا نرا عمرہ گویا تینون قسم حج کا اذن دیدیا تہا رہی یہہ بات کہ کون قسم فضل ہے

سو ہر طرف ایک جماعت اہل علم کے گئی ہے بعض نے کہا فضیلت مین تینون برابر ہین
مگر آنحضرت صلعم نے جو حج کیا تہا وہ قران تہا معہذا یہہ فرمایا کہ اگر پہلے سے مین جانتا
تو ہدی نہ لاتا عمرہ کرتا یہہ حدیث متفق علیہ ہے اس سے فضیلت تمتع کی نکلتی تہی اصول
فقہ مین قول کو فعل پر مقدم رکہتے ہین مگر اسمین ہی کچہہ شک نہین کہ یہہ دونون بحث
کہ آنحضرت صلعم نے کس قسم کا حج کیا کون قسم افضل ہے مشکلات مسائل سے ہین قول
قوی نزدیک اکثر محققین و محدثین کے یہی ہے کہ تمتع افضل ہے ف حج کو فسخ کرکے
عمرہ کرڈالنا جائز ہے جسنے یہہ کہا کہ یہہ حکم مختص بصحابہ تہا یا منسوخ ہوگیا ہے اوسکی
بات کچہہ مضبوط نہین ہے چودہ صحابی سے زیادہ احادیث جواز فسخ کے راوی ہین حج
کا لوٹ پہیر ساری امت کو جائز ہے ہرگز ممنوع نہین خود رسول خدا صلعم نے یہہ فتوی
دیا ہے بلکہ اس حکم کے بجا نہ لانے پر غصہ فرمایا ہے پہر وہ دوسرا ایسا کون ہے جسکی
بات سنی جاوے اوسکے مقابلے مین حضرت صلعم کا حکم نہ مانا جاوے ابن القیم نے
تو اس فسخ کو واجب کہا ہے نہ جائز شوکانی حہ نے کیا اچہی بات فرمائی ہے کہ پہلے ہی
سے حج تمتع یا قران کی نیت کرلی افراد حج کی اینچ کہینچ مین ناحق کیون پڑے کہ پیچہے سے
توڑ پہوڑ ہوتی پہرے اور اگر پڑ گیا ہے تو پہر سنت ہی کا اتباع کرے یعنی حج توڑ کر
عمرہ بجا لاوے متمتع بنجاوے ف میقات یعنی جس جگہہ سے احرام باندہا جاتا ہے
وہ چند مکان ہین الگ الگ رستے پہ جو لوگ غیر ملکون سے طرف مکہ معظمہ کے آتے
جاتے ہین اونکے لئے مقرر کئے گئے ہین سو اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اہل
شام کے لئے جحفہ اہل نجد کے لئے قرن منازل اہل یمن و ہند کے لئے یلملم ہے
جسکا گزر اُنپر ہو خواہ وہ اسی جگہہ کا رہنے والا ہو یا اور کہین کا جبکہ وہ اوس طرف
سے حج یا عمرہ کے لئے آتا ہے تو وہ یہان سے احرام باندہہ سکے کو آوے بے احرام
نہ آوے رہنے کے والے سو مکے سے ہی احرام باندہ لین یہہ مضمون حدیث

متفق علیہ مین آیا ہے **ذوالحلیفہ** مدینہ شریف سے چھہ میل پر ہے سب سے زیادہ دور
مکے سے یہی ایک میقات ہے یہان ایک ویران مسجد ہے ایک کنوان ہے جسکو علی مرتضے
کا کنوان کہتے ہین تیہہ بات جھوٹ ہے کہ اس جگہہ اون سے اور جنات سے لڑائی
ہوئی جن سے تو کسی صحابی کی بہی کبھی لڑائی نہین ہوئی چہ جائے علی رضی اللہ عنہ
کی تولا مین کی بہی یہ حقیقت ہے کہ وہ انکے سامنے ٹھیر سکے لڑنا بھڑنا کیسا اس
چاہ کی کچھہ بہی فضیلت نہین ہے اسمین پتھر پہینکنا ایک دوسرا ڈہل قافیہ ہے اس جگہہ
تو جہان یہہ کنوان و مسجد ہے وادی عقیق کہتے ہین ٥

فدائے خاصیت وادی عقیق شوم		کہ کرد ریگ روانش علاج تشنہ لبی

جحفہ یہہ ایک ویران گاؤن ہے تین یا پانچ یا چہہ منزل پر مکے سے قاموس مین
اسکو بیاسی میل لکھا ہے نہایہ مین غدیر خم کو اسی جگہہ بتایا ہے اسکو مہیعہ بہی کہتے
ہین اب لوگ رابغ سے احرام باندہتے ہین مصر و شام و مغرب والون کا میقات جبکہ
اسطرف سے آوین یہی جگہہ ہے مگر غضب تو یہہ ہے کہ جو قافلہ مدینہ منورہ ہوکر آتا ہے
وہ بہی اسی رابغ سے محرم بنتا ہے تیہہ کسیطرح درست نہین ہے انکو چاہیے تہا کہ ذوالحلیفہ
سے احرام باندہتے **قرن المنازل** بسکون را مشرق کیطرف مکے سے دو مرحلہ پر
ہے سب سے زیادہ قریب مکے سے یہی میقات ہے **یلملم** ایک پہاڑ ہے تہامہ کا مکے سے دو
مرحلہ پر ہے جسکے تیس میل ہوتے ہین تیہہ اہل یمن کا میقات ہے جو لوگ ہندسے جاتے
ہین وہ بہی اسی پہاڑ کے مقابل سے اندر جہاز کے احرام باندہتے ہین ہند والے سمجھین
تو یہہ ایک بڑی سعادت ہے کہ یہہ لوگ ہم میقات اہل یمن ہوئے یمن وہ ملک ہے جسکے
حق مین قرآن اور قریب اتحادیث آئے یمن کے ایمان و حکمت و فقہ کی ترجیح خود رسول خدا
صلعم نے فرمائی ہے ایسی تعریف شرع مین کسی شہر و گاؤن اور وہان کے لوگون کی
نہین آئی ٥

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا | بلبل ہمین کہ قافیۂ گل شود بس ست

الحمد للہ کہ وہ اہل یمن ہین تو ہم بھی بطفیل اس اضافت کے اہل یمن ہین الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان رواہ مسلم **ذات عرق** یہہ عراق والونکا میقات ہے کسی نے کہا عمر بن خطاب نے اسکو مقرر کیا ہے مگر بعض روایات عائشہ سے اسکا مرفوع ہونا پایا جاتا ہے اہل مکے کا میقات خود جوف مکہ ہے **فائدہ** اس توقیت کا یہہ ہے کہ یہان سے بے احرام کے آگے نہ بڑہے ائمہ اربعہ کے نزدیک یہہ توقیت واجب ہے اسکے ترک سے آثم ہوتا ہے دم لازم آتا ہے گو حج صحیح کیون نہو جیاوے یہہ بعض کے نزدیک ہے دم نہیں آتا ہے حج بھی تحقیق نہیں ہوتا ہے یہہ حکم احرام باندہنے کا خاص اونکے لیے ہے جو واسطے حج وعمرہ کے آوے نہ اوسکے لئے جو کسی اور کام کیواسطے اوسطرف سے مکے پر گزر کرے جبتک رسول خدا صلعم نے مکہ فتح کیا تہا سر مبارک پر عمامہ سیاہ تہا عصر نبوت مین لوگ باگ ہمیشہ کام کاج سکو مکے آتے جاتے کسی کو آپنے حکم احرام باندہکر آنے جانیکا نہیں دیا اس سے ثابت ہوا کہ یہہ وجوب ہر کسی کے لئے نہین ہے خاص حاجی معتمر ہی کے لئے ہے **ف** عمرہ کا میقات حل ہے یعنی حرم سے باہر نکلکر احرام باندہکر پہر مکے مین آوے یہہ تین جگہین ہین جعرانہ تنعیم حدیبیہ افضلیت کی بہی یہی ترتیب ہے مگر فتاوی عالمگیری مین تنعیم کو افضل لکہا ہے عہد نبوت عصر صحابہ مین کوئی شخص واسطے احرام عمرہ کے مکے سے نکلکر باہر نہ جاتا تہا نہ رمضان مین نہ غیر رمضان مین یہہ بات اور ہے کہ کوئی عذر ہو جن صحابہ نے حضرت کے ساتہہ حج کیا تہا اونمین ایسے بہی تہے جنہون نے بعد حج کے خود مکے ہی سے عمرہ کیا تہا باہر نہ گئے تہے مگر عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول خدا صلعم نے انکے جی خوش کرنے کو انہین ہمراہ انکے بہائی عبد الرحمن کے طرف تنعیم کے بہیجدیا تہا سو یہہ کچہہ ایسی دلیل نہین ہے اسلئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ نے لکہا ہے

کہ یہہ کام خلفاء راشدین نے نہین کیا ابن القیم نے ایک اور حاشیہ اسپر لگایا کہ
سارے عمر مین ایک عمرہ بھی رسول خدا صلعم نے مکے سے باہر نکلکر نہ کیا بلکہ سارے عمرے
مکے کے اندر ہی سے گئے ہین بعد وحی کے تیرہ برس تک رہے کبھی باہر نکلنا
آپکا مکے سے واسطے عمرے کے منقول نہین ہوا انتہی مگر یہل خاطر شوکانی فرمان
مذہب جمہور کے ہے میرے نزدیک بھی یہہ بات ہے کہ جو امر مستحب ہے آسان ہو وہ
کرے اس تانتے مین کہین یہہ نہو کہ بالکل عمرہ بجا لانے سے محروم رہجاوے بشرط
امن راہ وحصول رفقہ تنعیم تک جاوے کیا ڈر ہے ورنہ مکے ہی مین سے احرام
باندہکر معتمر ہجاوے ما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراہیم ہو
سماکم المسلمین من قبل **ف** حج کے مہینون سے پہلے احرام باندہنا مکروہ ہے
قرآن مین فرمایا ہے الحج اشہر معلومات حدیث بخاری مین ابن عباس سے آیا
ہے سنت یہہ ہے کہ احرام حج کا نہ باندہے مگر اشہر حج مین انتہی حج کے مہینے شوال
ذی قعدہ عشرہ ذی حجہ ہین یوم النحر بھی اسمین داخل ہے لیکن اگر کسی نے ان
مہینون سے پہلے احرام باندہ لیا ہے تو شافعی کے نزدیک اوسکا حج نہوگا بلکہ عمرہ
ہوگا ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ احرام بندہ جاویگا بہرحال قبل اشہر حج کے باندہنا
احرام کا سنت نہین ہے بلکہ مکروہ ہے نہ عمرہ سو سارے برس جائز ہے گو رسول
خدا صلعم نے عمر بھر مین تین ہی عمرے کئے ہین دو ذیقعدہ مین ایک شوال مین اسکی
فضیلت عمرہ کی اشہر حج مین ثابت ہوئی اگرچہ کرنا عمرہ کا سال تمام بلا کلام درست ہے
جب چاہے کرے جتنے چاہے بجا لائے کوئی مانع نہین ومن زاد زاد اللہ فی حسناتہ
عمرہ رمضان کو حدیث شریف مین برابر حج کے قرار دیا ہے اخرجہ الجماعۃ عن ابن
عباس الا الترمذی **فصل** حاجی وقت ارادہ احرام کے اگر قارن ہے تو یون کہے
لبیک عمرۃ وحجا اگر متمتع ہے تو یون کہے لبیک عمرۃ اگر مفرد ہے تو یون کہے لبیک بحجۃ

اسکے سوا اور بھی عبارتین ہین مگر یہہ عبارت مختصر و آسان ہے حدیث شریف مین کوئی
خاص عبارت نہین آئی ہے بلکہ کسی عبارت کا کہنا بھی کچھ واجب نہین ہے جب لبیک
بقصد احرام کہا احرام ہوگیا بلکہ جب ضباعہ بنت زبیر کو حکم اشتراط کا دیا تھا تو انہون
نے کہا تھا کیونکر کہون فرمایا کہہ لبیک اللهم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی رواہ
اهل السنن اور خود جناب رسالت اپنی تلبیہ مین یون کہتے لبیک عمرة وحجة اگر
احرام باندھا اور کچھ نہ کہا کہ کون قسم ہے بلکہ مطلق حج کا ارادہ کیا تو بھی جائز ہے
یا یون کہا کہ جو احرام فلان شخص کا ہے وہی احرام میرا ہے تو بھی درست ہے مطلق
احرام کو جو مہم چاہے پھیر دے تذنیب جمہور کا یہی ہے اہل کوفہ اسکو ناجائز کہتے
ہین بخاری کا میل خاطر بھی اسیطرف معلوم ہوتا ہے مگر قوی پہلی ہی بات ہے اسلیے
کہ کوئی دلیل تخصیص کے ساتھ اوسوقت کی معلوم نہین ہوتی علی مرتضے یمن سے آئے
تھے کہا اهللت باهلال النبی صلعم فرمایا اگر مین ہدی نہ لایا ہوتا تو احرام کھولڈالتا
یہہ حدیث متفق علیہ ہے اسیطرح ابوموسے نے کہا اهللت بما اهل النبی صلعم فرمایا ہدی
لایا ہے کہا نہین فرمایا طواف کرکے کا پھر صفا مروہ کا پھر حلال ہوجا یہہ بھی متفق علیہ ہے جسنے
اپنے احرام مین کوئی شرط لگائے پھر اوسکو ایسی بات پیش آئے جسنے اوسکو حج سے روکدیا
تو درست ہے کہ وہ احرام سے باہر ہوجاوے ہدی لایا ہو تو اوسکو جائے حصر مین
ذبح کردے اسکو حلال ہونا کہتے ہین ہان اگر شرط نہین کی ہے تو پھر حلال ہونا بھی
جائز نہین ہے **ف** جو کوئی لنگڑا ہوگیا یا کوئی عضو اوسکا ٹوٹ گیا تو حلال ہوجاوے
پھر دوبارہ حج کرے اسکو فوات و احصار کہتے ہین شوکانی نے کہا احصار کچھ کسر و
عرج ہی مین منحصر نہین ہے بلکہ ہر عذر کا یہی حکم ہے جیسے کسی کے پاس خرچ
باقی نرہے یا راہ بھول جاوے یا ناو بہکجاوے اگر ہدی لایا ہے تو اوسکو
ذبح کردے جسطرح آنحضرت صلعم نے حدیبیہ مین کیا تھا حصر کرنا احصار کا مرض یا

خوف یا دشمن مین گہر گیا ہو شرط نہین ہے جہان پر محصور ہوا ہے حل ہو یا حرم وہین ذبح
ہدی کافی ہے حج فرض ہو یا نفل عمرہ پہ قضا اوسکے نزدیک حنفیہ کے واجب ہے
شافعی کے نزدیک نہین عمرۃ القضا کا نام قضا اسلیئے نہین ہے کہ اوس عمرہ کی
قضا واجب کیگئی تھی بلکہ اسلئے ہے کہ قریش سے اور رسول خدا صلعم سے صلح
ہو گئی تھی مقاضاۃ صلح کو کہتے ہین اوس سے عمرۃ القضا نام ٹہیرا ف ہدی کا ذکر
قرآن شریف مین آیا ہے ہدی کو بہیمۃ الانعام کہا ہے بدن کو شعائر الہی ٹہیرایا
ہے فرمایا ہے تم کہاؤ اور قانع و معتر یعنی صابر و بیقرار کو کہلاؤ گوشت حاجی شکر
عمرہ کرنے والے کیلئے [illegible] ہدی [illegible] تمتع و قران [illegible] واجب ہے اسیطرح اوپر
جسپر بدلا عدوان کا یعنی حالت احرام مین ہوا ہے واجب ہے علما کا اجماع ہے کہ ہدی
نفل و قربانی کا کہانا سنت ہے [illegible] حیوان عدوان کو تو صدقہ ہی
کر دے شوکانی نے کہا دلیل [illegible] ہدی کا کہانا درست ہے تطوع ہو یا فرض
اسلیئے کہ آیہ کلوا منہا عام ہے اسمین کچہ تفصیل نہین کی قیاس اسکا زکوۃ پر لائق
تخصیص عموم کے نہین ہوسکتا ہے ہدی کی تقلید اشعار آوریہ سنت ہے ابو حنیفہ
نے اشعار کو جو مکروہ کہا ہے اسلئے کہا ہے کہ اونکو حدیث نہین پہونچی مگر ابو یوسف
و محمد اشعار کو جائز رکہتے ہین انکا مذہب موافق مذہب اہلسنت ہے اشعار یہ ہے
کہ بدنہ کے بدن کو سینگ کو ہان کیطرف سے کو چیر دین کہال پہٹ کر خون بہنے لگے
پہر خون کو پونچہ ڈالین تو یہ علامت ہوئی اس بات کی کہ یہ جانور ہدی ہے تقلید
کہتے ہین گلے مین پٹہ وغیرہ ڈالنے کو بکری وغیرہ کی گردن مین ایک یا دو جوتی لٹکا دیتے
تہے اسکو تقلید کہتے ہین یہ تقلید حیوان اب بہی مستحب ہے وہ تقلید انسان اور
جو مذہب مین کیجاتی ہے وہ نہ واجب ہے نہ مستحب بلکہ یا شرک ہے یا بدعت اور یہین
تو نہایت بے ادبی ہے ساتہ ائمہ دین کے بلکہ ساتہ رسول خدا صلعم کے اس سے

زیادہ بہی کوئی استخفاف پیغمبر علیہ السلام کا ہوسکتا ہے کہ اونکی بات پر دوسرے
کے بات کو مقدم کیا جاوے اونکی حدیث صحیح کے مقابلے مین حکم راے وقیاس
پر فتوی دیا جاوے انا للہ ہماری کیا ہستی وحقیقت ہے کہ ہم اپنے عمل کا پٹہ
ائمہ کے گلون مین ڈالین خصوصاً اوس حال مین کہ وہ ہمکو اسطرح کی پیروی سے
منع کر گئے ہون ہمارا ادب تو یہی ہے کہ ہم اونکے کہنے پر چلین اونکے ارشاد برحق
کا پٹہ اپنے گلے مین ڈالین مقلد بکسر لام نہون بلکہ مقلد بفتح لام بنین وہ ہمکو اپنی
اور دوسرون کی تقلید سے منع کر گئے ہین اسلیے سچے حنفی وہ ہین جو مقلد نہین ہین
غرضکہ ہمکو یہہ چاہیے کہ ہم خلاف اونکی نہی کے کوئی کام نکرین مگر عوام کسکی سنتے ہین
ف ہدی نفل اگر راہ مین ہلاک ہونے لگے تو اوسکو ذبح کرکے چھوڑ جاوے اوسکا
گوشت نہ کہاوے یہہ مذہب ابو حنیفہؒ کا ہے اگر واجب ہے تو اوسکی جگہہ دوسرا
بہم پہونچائے شافعیؒ کے نزدیک کہاوے کہلاوے اگر تطوع ہے ورنہ نہ یہہ کہاوے
نہ اسکے رفیق کہاوین محتاج ہون یا غنی بلکہ نعل کو خون مین بہر کر صفحۂ سنام پر مارکر
چھوڑ جاوین تاکہ گزرنے والے معلوم کرلین کہ یہہ ہدی ہے جو محتاج ہوگا وہ اوسکو
کہالیگا غیر محتاج نہ کہاویگا صحابہ مدینے سے ہدی بہیجتے جسکا جی چاہتا وہ محرم ہوتا
جسکا جی نہ چاہتا وہ نہوتا ہدی کا بیچنا اسلیے کہ ویسے یا اوس سے بہتر بدل لین
درست نہین ہے آنحضرت صلعم ہدی مین بکری اونٹ دونون بہیجتے تہے بی بیون
کیطرف سے گاے بہی بہیجی تہی جب حج کو گئے ہدی اپنے ساتھہ لیگئے عمرے مین بہی ہدی
ہمراہ تہی اونٹ گاے مین سات حصے کرتے ہدی عمرہ کو پاس مروہ کے ہدی حج کو منی
مین حلال کرتے بعد نماز عید کے نماز سے پہلے کبہی نحر نہین کیا ہدی کا گوشت وقتاً
فوقتاً تقسیم کرتے نہ کہ دیتے جسکو گوشت درکار ہو وہ خود کاٹ کرلیجاوے اس سے بعض
اہل علم نے جواز انتہاب ونثار پر استدلال کیا ہے مگر بہتر یہہ ہے کہ مقصور علی المورد

رکھین تھا۔ اضطرار مین ہدی پر سوار ہونا درست ہے واجب ہو یا نفل کسی نے کہا
مگر بے ضرورت نچڑھے ہدی پر بار رکھنا نزدیک مالک کے منع نزدیک جمہور کے
درست ہے اپنا سامان ہو یا غیر کا مگر کرایہ سے نہ دے تو وہ بھی اوسکا نہ پئے اگر
پی لیا تو کچھ تاوان لازم نہین آتا ف محرم کو پہننا کرتی ٹوپی پاجامی پگڑی زعفرانی
کپڑے کا یا بسکو ورس سے رنگا ہوا ور موزون کا درست نہین ہان اگر نعلین
نہ ملین تو موزون کو کاٹ کر ٹخنے سے نیچے کرلے اسیطرح جو لباس ان اشیا کے
حکم مین ہو وہ بھی نہ پہنے جیسے عرق چین تنبان جبہ النخالق قبا عبا وغیرہ سر کھلا رکھے
مگر سردی بیماری کی ضرورت سے بقدر حاجت اگر چاہے چھپالے شلا ہوا کپڑا جو معتاد
وضع پر نہو اوسکو چادر کرسکتا ہے سوتے وقت کپڑا اوڑھ لے مگر سر کھلا رکھے اسی
طرح محرم میت کا سر بھی نہ چھپاوے حدیث کے موافق یہی ہے یہہ احرام تو مرد کا ہوا
رہی عورت سو وہ نہ نقاب ڈالے نہ دستانے پہنے نہ ورس و زعفران کا کپڑا
استعمال کرے حدیث مین اسیطرح آیا ہے حنفیہ ڈالنا نقاب کا جائز رکھتے ہین یہہ
خلاف حدیث کے ہے برقع کا حکم نقاب کا حکم ہے آنحضرت صلعم کی بی بیان مونہہ پہ
گھونگٹ ڈالتی تہین اس سے منع نہین کیا عورت جو کپڑے احرام سے پہلے پہنتی ہے
احرام مین بھی وہی پہنے گی صرف اتنی بات ہے کہ رنگین کپڑے نہ پہنے کرتی انگیہ
پاجامہ وغیرہ پہنے رہے ہاتہ مونہہ نہ چھپاوے اگر رنگا کپڑا پہنے گی فدیہ دینا پڑیگا
محرم کو مرد ہو یا عورت ملنا عطر کا کپڑے و بدن پہ نہ چاہئے جو خوشبو پہلے سے لگی
ہے اوسکا باقی رہنا کچھ مضائقہ نہین سر مین ڈاڑہی مین عورت مرد تیل نہ ڈالین
بال دور نکرین کنگھی نہ پھیرین بدن کھجلانے ٹوٹے ناخون کے جدا کرنے کا کچھ
ڈر نہین ضرورت کے لئے حجامت و فصد بھی روا ہے نہانا بھی درست ہے خواہ
جنابت سے نہاوے یا بے جنابت سر پر سایہ کرسکتا ہے خواہ درخت کا سایہ ہو

یا کپڑے کا یا چھت یا خیمے کا کہ مین ہتھیار لئے پھرنا ضرورت سے درست ہے مگر میان مین
رکھے جمہور اسیطرف گئے ہین یہی حق بہی ہے **ف** فدیہ دینے کا ذکر قرآن پاک مین
آیا ہے روزہ رکھے یا صدقہ دے یا ذبح کرے روزہ رکھے تو تین دن رکھے کھلاوے
تو چھ مسکین کو کھلاوے ہر ایک کو آدہا صاع دے ذبح کرے تو ایک بکری حلال کرے
جتنی چیزین احرام مین حرام ہین اونکے کرنے سے یہہ فدیہ لازم آتا ہے جبکہ عمداً بلا عذر
کرے باتفاق ائمہ اربعہ ایسا شخص گنہگار ہوتا ہے ناسی وجاہل ومعذور کو گناہ
نہین ہے جاہل ناسی پر فدیہ بہی واجب نہین ہوتا ہے شافعیہ حنبلیہ کا یہی قول
ہے کہلانے مین اعتبار عرف کا ہے روٹی کو سالن سمیت کھلاوے ہوتا کسی ترکاری
کا سوکہی روٹی سے بہتر ہے یا خرما کہجور دیوے اگر ذبح کی ٹھیرے تو مکے پہنچنے سے پہلے
ذبح کردے تین روزے برابر رکھے یا جدا جدا اختیار ہے عذر ہو تو تاخیر صوم بہی
درست ہے فدیہ مین اختیار ہے خواہ بکری ذبح کرے یا ساتوان حصہ اونٹ یا گاؤ کا لیے
ف محرم کو نکاح کرنا نکاح کروانا منگنی کرنا درست نہین ہے یہہ بخاری کی حدیث مین
عثمان رض سے مرفوعاً آیا ہے اہل کوفے کا یہہ قول کہ تزوج درست ہے جسطرح خریدنا
لونڈی کا واسطے وطی کے جائز ہے قیاس بمقابلہ نص ہی لائق اعتبار نہین محرم پر وطی
کرنا بوسہ لینا مساس کرنا شہوت سے چہونا حرام ہے بلکہ بنظر شہوت دیکہنا تک بہی منع ہے
جماع کرنے سے حج فاسد ہوجاتا ہے زوج وزوجہ دونون پر قضا وکفارہ لازم آتا ہے
یہہ کفارہ نزدیک حنفیہ کے بکری ہے جمہور کے نزدیک اونٹنی ہے زوجہ کے عوض بہی
زوج سے کفارہ دیگا شافعی نے کہا یہہ جب ہے کہ زوجہ مکرہ ہو نہ مطاوع ورنہ وہ
اپنا کفارہ آپ دیگی فقہاء کا یہہ تفرقہ کرنا کہ محرم نے کسوقت وطی کی ہے قبل وقوف
عرفہ کے یا بعد اوسکے کچھ ٹھیک نہین کوئی دلیل مرفوع اس باب مین نہین آئی ہے کہ
حجت ہوسکے موقوف لائق حجت کے نہین ہے **ف** محرم کو شکار کرنا منع ہے اسکی حرمت

قرآن شریف مین آئی ہے حلال نے اگر اپنے لیے صید کیا پہر اسکو ہدیۃً دیا تو درست ہے
اور جو اسیکے لیے صید کیا ہے تو نادرست ہے شکار کرنے پر جزا واجب ہوتی ہے
اسکا حکم بہی کتاب اللہ مین مذکور ہے ذوا عدل جسکو مماثل ٹھیراوین وہی اوسکی جزا
سزا ہے یا کہلانا مسکین کا یا روزہ رکہنا کسی نے کہا شکل مین برابر ہو کسی نے کہا
قیمت مین اسمین عامد خاطی ناسی سب برابر ہین قید تعمد کا مفہوم کچہہ بہی نہین ہے قتل
جراد مین بہی فدیہ ہے ابو حنیفہؒ کے نزدیک صدقہ ہے شافعیؒ نے کہا بلکہ قیمت ہی
ضبع کے بدلے کبش ہے **ف** محرم کو قتل کرنا کوّے چیل بچہو چوہے کٹکہنے کتے کا
درست ہے ایک روایت مین سانپ بہی آیا ہے شافعی نے کہا ہر جانور جسکا گوشت نہین
کہایا جاتا وہ نہین پانچ فساق کے حکم مین ہے احرام مین مارے یا حرم مین کچہہ فدیہ
نہین حنفیہ نے کہا بہیڑئے چیتے سور شیر سبکا یہی حکم ہے جسکا گوشت کہایا جاتا ہے
اوسکے قتل پر جزا لازم آتی ہے مگر یہہ کہ وہ حالت دفع مین اسکے ہاتہ سے مرجاوے
تو پہر کفارہ نہین مچہر پسو بھڑ پشہ جوئن وغیرہ کے قتل مین فدیہ نہین ہے جوئن
کو پکڑ کر پہینک دے مارے نہین سر کی جوئن دیکہنا داخل آسایش ہے یہہ کام بہی
نکرے **ف** محرم حرم کا درخت نہ کاٹے کانٹا نہ توڑے گہاس نہ اوکہاڑے صید
کو نہ بہگاوے لقطہ نہ اوٹہاوے مگر تعریف کے لیے ہان اذخر اس حکم سے مستثنے
ہے پڑے ہوئے کانٹے لکڑی گہاس پہوس سے نفع لینا بہی کچہہ منع نہین ہے جزار
قطع مین اختلاف ہے مالک نے کہا جزا نہین نرا گناہ ہے عطا نے کہا استغفار
کرے ابو حنیفہ نے کہا ہدی کے برابر قیمت دے شافعی نے کہا گائو کی برابر مالک کا
مذہب ٹہیک معلوم ہوتا ہے احتیاط اور بات ہے **ف** حرم مدینہ کا وہی حکم ہے
جو حرم مکے کا ہے یہان بہی ہتہیار لڑائی کے لیے نہ اوٹہاوے درخت نہ کاٹے اونٹ
کا چرانا اور بات ہے حرم مدینے کا ہر طرف سے بارہ میل ہے یہہ مضمون حدیث

متفق علیہ مین آیا ہے جسطرح حرم مکے مین جزا لازم ہے اسیطرح یہان بہی واجب ہے مگر ابو حنیفہ و زید بن علی کا مذہب یہہ ہے کہ یہہ حرم مثل حرم مکے کے نہین ہے نہ اسکا وہ حکم ہے جو اوسکا حکم ہے یہان صید بہی درست ہے قطع شجر بہی روا ہے مگر حدیث اسکو رد کرتی ہے حنفیہ کا باوجود اس حکم کے حاجی الحرمین کہلوانا محض دہوکا دہڑی ہے دنیا مین سوا مکے مدینے کے کوئی حرم بہی نہین ہے نہ بیت المقدس نہ اور کوئی جگہہ جاہل لوگ جو حرم قدس حرم خلیل کہتے ہین سو یہہ دونون جگہہ باتفاق مسلمین حرم نہین ہین ہان ایک وادی وج جو طائف مین ہے اوسکو حدیث زبیر مین مرفوعاً حرم محرم فرمایا ہے وہان کا کانٹا توڑنا شکار کرنا درست نہین ہے یہہ حدیث نزدیک احمد و ابو داؤد وغیرہما کے آئی ہے دعوے نسخ کا ثابت نہین ہوا حدیث سے یہی تابید تحریم پائی جاتی ہے اسلیئے شافعی طرف تحریم صید و شجر وج کے گئے ہین واللہ اعلم **ف** اہل مکہ و کوفہ و شافعی وجمہور نے کہا ہے کہ مکہ افضل ہے عمر رضی اللہ عنہ و امام مالک نے کہا ہے کہ مدینہ افضل ہے ہر ایک نے اپنے دعوے کی دلیلین ذکر کی ہین مگر نزاع رفع نہین ہوا سچ پوچھو تو یہہ خوض کچہہ بہی نہین ہے یہہ ویسی بات ہے کہ قرآن شریف افضل ہے یا رسول خدا صلعم افضل ہین سلیم شاہ کی ڈاڑہی بڑی ہے یا شیر شاہ کی جب مین مکے مین تہا ایک شخص ایک فتوی لائے اوسمین یہہ سوال تہا کہ ابو حنیفہ افضل ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی اسطرح کے خوض بالکل داخل فضول کلام ولایعنی ہوتے ہین کوئی افضل ہو یا مفضول ہمین تمہین کیا ہمکو جو ادب جس جگہہ یا جو وصف جس محل کا بتادیا ہے ہم اوسپر یقین لاکر اوس موضع کے ساتہہ موافق اوس حکم کے برتاؤ کرین ہمین تو اسیقدر کافی ہے اس بکہیڑے قصے مین کہین ایسا نہو کہ اصل مقصود سے محرومی نصیب ہووے ذرہم فی خوضہم یلعبون مکے مدینے مین کوئی افضل ہو یا کوئی

مفضول ہمکو کیا ہمین تو اپنے اعمال سے کام پڑیگا ہماری نجات کے لئے فقط اتباع کتاب وسنت درکار ہے ہم کیے جاکر حج کر آوین مدینے ہونچکر مسجد نبوی مین نماز پڑہ آوین مرقد منور اطہر پر بہی اس اہیئت مین سلام و درود بہیج آوین یہہ کیا تھوڑی نیکبختی وسعادتمندی ہے جو اس چکر مین پڑین کہ مدینہ بہتر ہے یا مکہ قرآن افضل ہے یا رسول صلعم

باب احرام کے لئے آداب ہین

جب میقات پر پہونچے پہلے موے زیر ناف صاف کرے پہر خط بنوا وے سر منڈاتا ہو تو منڈا وے ناخون کتراوے بغل کے بال دور کرے پہر نہاوے عورت حیض و نفاس سے ہو تو وہ بہی غسل کرکے محرم ہو تب کام حج کے کرے ایک طواف کمر سے مرد وہ بجا سے کپڑے اوتار کر ایک تہ بند باندہے ایک چادر اوڑہے اُن دونون کا سفید ہونا باتفاق ائمہ اربعہ بہتر ہے یہہ چادر ازار نئی ہون یا دہلے ہوئے روئی کے ہون یا کتان یا صوف کے سب درست ہین ازار و ردا سلے ہوئے ہون یا بے سلے باتفاق ائمہ جائز ہین جس کپڑے کا پہننا جائز ہے گو رنگین ہو اوسمین احرام بہی ہوسکتا ہے احرام مین جوتا پہنے نہ ملے تو موزہ پہنے حنفیہ کے نزدیک جمہور دوسر موزہ جائز ہے نہ اور ون کے نزدیک لباس سے مجرد ہونا واجب ہے شرط نہین اگر کپڑون کے اندر رہی احرام باندہ لیا تو بہی درست ہے سنت نبوی وباتفاق ائمہ اہل علم ہے کہ آن جو لباس منع ہے اوسکو دور کردے احرام سے پہلے بدن کپڑے مین خوشبو ملے اس خوشبو کے باقی رہنے کا ڈر نہین جمہور کا قول یہی ہے نہا دہو کر دو رکعت نماز احرام پڑہے اگر وقت کراہت نہو احرام بعد اس نماز کے خواہ فرض ہو یا نفل باندہے ورنہ خاص احرام کے لئے کوئی نماز مقرر نہین ہے جب احرام باندہکر سوار ہو یا چلے تو نیت حج یا عمرہ کی کرے افراد یا قران یا تمتع کوئی

ایسی بات یا ایسا کام کرے جس سے محرم ہونا معلوم ہو نری نیت تو اوسی وقت
سے تھی جب سے شہر گھر چھوڑا تھا وہ قول وفعل جس سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے
کہ یہہ محرم ہوا فلان قسم کا احرام باندھا ہے تلبیہ کہنا ہے پھر بیفایدہ بات کرنا چھوڑے
شرح جب محرم ہوتے پتھر کیطرح بے سخن ہوجاتے تلبیہ کے پیچھے درود پڑھے خدا
سے سوال رضوان وجنت کرے دوزخ سے پناہ مانگے جب تک احرام مین ہے اکثر
لبیک کہتا رہے خصوصاً جب کوئی مجمع دیکھے یا اونچی نیچی جگہہ ملے یا اوترے چڑھے
یا سورج نکلے ڈوبے یا نمازون کے بعد یا دوسرے کو تلبیہ کہتے سنے رات آوے
یا دن نکلے ایسے اوقات مین لبیک پکارنا بیچ کی آواز سے چاہیے یعنی نہ گلا پھاڑے
نہ بہت چپکے کہے مسجد حرام مسجد خیف مسجد میقات بلکہ ساری مساجد مین پکار کر تلبیہ
کہنا درست ہے عورت اسطرح پکارے کہ آپ ہی سنے چلا کر نہ کہے سورج جب ڈوبتا
ہے تو ملبی کے گناہ سمیت غروب ہوتا ہے رسول خدا صلعم کو جب کوئی چیز خوش
آتی اچھی معلوم ہوتی کہتے لبیک ان العیش عیش الآخرہ ؀

بدل اگر نخلد آنچہ در نظر گزرد | خوشا روانی عمرے کہ در سفر گزرد

صیغہ لبیک کا حدیث متفق علیہ ابن عمر مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جب سواری آنحضرت
صلعم کی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس کھڑے ہوگئے کہا لبیک اللھم لبیک لا شریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ابن عمر اتنا اور بڑہا دیتے تھے لبیک
وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل لبیک کے یہہ معنی ہین کہ مین
اداے خدمت کے لیے مکرر سہ کرر حاضر ہون جب ابراہیم علیہ السلام نے بحکم خدا
سبکو حج کے لیے پکارا تو اوسکے جواب مین یہی لبیک کہا گیا یہہ تلبیہ ایک شعار
ہے یعنی حج کا بانا ہے افضل حج وہی ہے جسمین عج ثج ہو یعنی لبیک کا پکارنا ہدی
کا خون کرنا صحابہ تلبیہ مین کم وبیش عبارت کہتے آنحضرت صلعم کسیکو منع نفرماتے یہہ تلبیہ

نزدیک امام احمد کے سنت ہے بعض کے نزدیک واجب ہے ظاہریہ کے نزدیک رکن
ہے یہ اسکے احرام نہین ہوتا محرم جب تک رمی جمرۂ عقبہ نکرلے تب تک تلبیہ کہتا رہے
جمہور کا یہی مذہب ہے رسول خدا صلعم نے بہی اسیطرح کیا ہے قطع تلبیہ آخر سنگریزہ
پر کرے مستعمر جب حجر اسود کو چہوئے تب تلبیہ قطع کرے ف جب خارج مکے سے حرم
مین داخل ہو یہہ دعا پڑہے اللهم هذا حرمك وامنك فحرم لحمي ودمي وبشري على
النار وامني من عذابك يوم تبعث عبادك واجعلني من اوليائك واهل طاعتك
سلف اس دعا کا پڑہنا مستحب رکہتے تہے زمانہ طوفان مین حرم کے اندر بڑی مچہلی
نے چہوٹی مچہلی کو نہ کہایا آدمی کو چاہیے کہ وہ بہی اس جگہہ کا بڑا ادب رکہے ایسا نہو
کہ بڑا آدمی چہوٹے آدمی کو کہانے لگے ظلم وجور سے ستانے لگے مکے مین داخل
ہونے کے لئے ذی طوی مین رات بسر کرکے نہا دہو کر آوے یہہ مستحب ہے اگر ہو سکے
والا فلا حیض نفاس والی عورت بہی نہالے ورنہ خیر مدینے سے آنیوالا کداء کیطرف
سے داخل مکہ ہو جسکو بطحا کہتے ہین پہرے تو ثنیہ سفلی کیطرف سے باہر جاوے رسول
خدا صلعم نے یون ہی کیا تہا مکے مین دن کو آنا بہتر ہے اگرچہ رات مین داخل ہونا بہی
جائز ہے سوار آوے یا پیادہ مگر پیادہ آنا افضل ہے مسجد الحرام مین اگرچہ ہر طرف
سے آنا درست ہے مگر باقتدار نبوی اوس دروازے سے آوے جو کعبے کے موہنہ
پر ہے آجکل اوسکو باب معلاة کہتے ہین حضرت کے وقت مین مکے مدینے مین نہ فصیل
تہی نہ دروازے تہے حضرت طرف سے باب بنی شیبہ کے آئے تہے یہہ در حجرے نزدیک
تر تہا نہ کوئی گہر بیت سے اونچا تہا نہ صفا ومروہ ومشعر الحرام مین کوئی بنا تہی نہ منی
وعرفات وجمرات مین کوئی مسجد تہی یہہ احداثات بعد خلفاء راشدین کے ہوئے
ہین بلکہ مسجد مین آنے سے پہلے کعبہ ہی نظر پڑتا تہا جب کعبے پر نظر پڑے یہہ دعا پڑہے
لا اله الا الله والله اكبر اللهم زد هذا البيت تشريفا وتعظيما وتكريما ومهابة

وزد من شرفه وکرمه ممن حجه او اعتمرہ تشریفا و تکریما و تعظیما اللهم افتح
لی ابواب رحمتک وادخلنی جنتک واعذنی من الشیطان الرجیم پہر جو چاہے
دین و دنیا کی بہتری بہلائی کی دعا مانگے کعبے کو دیکہکر ہاتہہ اوٹہاکر دعا کرنا نزدیک
احمد و شافعی کے مستحب ہے نہ نزدیک حنفیہ و مالکیہ کے یہی بات ٹہیک ہے اسلیے
کہ ہاتہہ اوٹہانے کی حدیث اسکیہہ ضعیف ہے ثابت نہین مسجد الحرام مین داخل ہوتے
ہوئے ہی طواف کرنے لگے حضرت صلعم نے اسیطرح کیا ہے اس مسجد کی تحیۃ المسجد
یہی طواف ہے تیہہ اور بات ہے کہ لوگ اوسوقت نماز فرض پڑہ رہے ہون تو اونکے
ہمراہ نماز پڑہکر پہر طواف کرے **ف** وقت طواف کے خواہ آنے کا طواف ہو یا اور
کچہہ باطہارت ہونا اچہا ہے اسلیے کہ حائض کو طواف سے منع کیا ہے اگرچہ بے وضو بہی
درست ہے مثل سجدۂ تلاوت و شکر کے مستحاضہ و سلسل البول والے کو بہی طواف
کرنا جائز ہے حائض جنب محدث حامل نجاست نے اگر طواف کرلیا تو ہوگیا مگر دم لازم
آتا ہے بکری یا اونٹ حیض والی عورت جہان تک بنے طواف نکرے باقی سارے
کام حج کے بجالائے اگر اضطرارًا اوسنے طواف کرلیا ہے تو ہوجا ویگا رسول خدا صلعم
جب مکے مین آئے پہلے وضو کیا پہر طواف کیا ننگے بدن طواف کرنا منع ہے جمہور کے
نزدیک ستر عورت شرط صحت طواف ہے طواف مین اضطباع کرے تیہہ نزدیک جمہور
کے مستحب ہے مگر اوس طواف مین جسمین رمل نہین حنفیہ کے نزدیک سب طوافون مین
مستحب یا سنت ہے شافعی کی نزدیک آخر سعی تک مضطبع رہے مگر دو رکعت طواف مین
اضطباع نکرے اضطباع یہہ ہے کہ وسط چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر
دونون پلو اوسکے بائین کاندہے پر لٹکا کر ایک پلو کو پیچہے پشت کے دوسرے پلو
کو سینے پر ڈالے طواف مین سات پہیرے ہوتے ہین تین پہیرون مین رمل کرے
چار مین اپنی چال پہ چلے حدیث مسلم وغیرہ مین آنحضرت صلعم سے اسیطرح آیا ہے طواف

کے لیے سنہہ سے نیت کرنا تکبیر کہنا نہین آیا یہہ کام بدعت ہے رمل کے یہہ معنی کہ ذرا عادت سے تیز چلے و وڑے نہین کعبے سے ملا ہوا چلے اگر بہیڑ ہو تو ذرا دور ہو جاوے حاشیہ مطاف پر رہے تیر پہیرے مین حجر کو چہوئے نہو سکے تو ہاتہہ سے اشارہ کرکے ہاتہہ کا بوسہ لیوے ازدحام مین نہ گہسے ف

کیا بہیڑ سیکڑے کے ہے در پر لگی ہوئی		پیاسو سبیل ہے سرہ کو تر لگی ہوئی

جسطرح نماز نعلین پہنے ہوئے درست ہے اسیطرح طواف بہی درست ہے طواف مین دو رکن یمانی کے سوا اور رکن کو نچہوئے یہی دونوں قواعد ابراہیم علیہ السلام پر باقی ہین رکن اول مین تو یہہ فضیلت ہے کہ ایک تو وہ حجر اسود ہے دوسرے قواعد خلیل پر باقی ہے رکن ثانی مین فقط فضیلت ثانی ہے رہے دو رکن شامی اور یمنی یہہ بات نہین اسیلیے پہلے رکن کا بوسہ لینا و دستر کا مس کرنا مقرر ہے شامیین کے لیے نہ بوسہ ہے نہ ہاتہہ لگانا حجر کا بوسہ لب سے لے ہاتہہ سے چہوئے ورنہ سامنے کہڑے ہوکر ہاتہہ سے اشارہ کرکے ہاتہہ کو چوم لے رسول خدا صلعم نے ایک ٹیڑہی چہڑی لگا کر اوسکو چوم لیا تہا ایسی لکڑی کو محجن کہتے ہین اس تقبیل سے بعض کا یہہ قیاس کہ ہر معظم چیز کا آدمی ہو یا مصحف یا اجزاء حدیث یا قبور صلحا بوسہ لینا جائز ہے ٹہیک نہین کیونکہ حج کے اعمال خاص ہین اونپر قیاس نہین ہوسکتا ہے ورنہ حجر اسود پر سجدہ کرنا بہی آیا ہے تو پہر چاہیے کہ ہر مستحق تعظیم کو قبر ہو یا قرآن پتہر ہو یا انسان سجدہ بہی کیا کرین ف حجر اسود پر سجدہ کرنا نزدیک شافعیہ و حنفیہ کے بدلیل حدیث ابن عباس مستحب ہے عمر بن خطاب نے بوسہ لیا سجدہ کیا کہا مین نے رسول خدا صلعم کو دیکہا اسیطرح کرتے تہے یہہ سجدہ ماتہے سے ہوتا ہے عمر نے یہہ بہی کہا تہا مین جانتا ہون تو ایک پتہر ہے نہ نفع دے سکے نہ نقصان پہنچائے اگر حضرت کو نہ دیکہتا کہ وہ تجہکو چومتے ہین تو ہرگز نہ چومتا یہہ عمر رضی اللہ عنہ

سند وزایع ہو آثار پرستی مین فرد کامل تہے درخت بیعۃ الرضوان کو انہیں نے جڑ سے کٹوا کر پہنکدیا جب اسلام مین ایسے لوگ ہوتے ہین تب کہین دین حق باقی رہتا ہے ورنہ بدعت سنت سنت بدعت ضلالت ہدایت ہدایت ضلالت ہوجاتی ہے جسطرح آجکل ہو رہا ہے انا للہ ۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے سواے ان دو رکن یمانی کے کسی رکن یا جانب خانہ یا مقام ابراہیم یا سارے جہان کی مسجدون یا مقابر انبیاء وصلحاء وحجرات ومغارات رسل کا جسمین وہ عبادت کرتے تہے یا نماز پڑہتے تہے یا صخرۂ بیت المقدس کا ہاتھ سے چہونا چومنا چاٹنا باتفاق ائمہ درست نہین ہے نہ ان کا طواف کرنا ان جگہون کا سو یہہ تو بالکل بدعت حرام ہے ایسے آدمی سے توبہ کراوین اگر نکرے تو فی الفور اسکو قتل کردالین ابن جماعہ نے کہا ایک جماعت علماء نے تقبیل مقام ابراہیم وغیرہ احجار کے سے منع کیا ہے انتہیٰ **ف** طواف یا پیادہ کرے اگر نہ کرسکے تو سوار ہوکر کرے حضرت صلعم وام سلمہ نے جو سوار ہوکر کیا تہا تو اسوقت احاطہ مسجد الحرام کا نہ تہا اب یہی بہتر ہے کہ پیادہ پا طواف کرے بغیر عذر قوی سوار نہو وقت ابتدار طواف واستلام حجر کے یہہ پڑہے بسم اللہ اللہ اکبر اللھم ایمانا بک ونصدیقا بکتابک ووفاء بعہدک واتباعا لسنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہر طوف مین اس دعا کو پڑہا کرے تو اور بہی بہتر ہے شافعی کے نزدیک طواف مین قرآن پڑہنا دعاے غیر ماثور سے افضل ہے دعاء ماثور قرات قرآن سے افضل ہے ابو حنیفہ نے کہا ذکر اللہ قرات سے بہتر ہے حنابلہ نے کہا یہہ ذکر آہستہ کرے مگر حضرت صلعم سے یون ثابت ہے کہ طواف مین نزدیک ارکان بیت کے تکبیر کہتے درمیان رکن یمانی وحجر اسود کے یہہ دعا پڑہتے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار عادت شریف یہی تہی کہ اکثر یہی دعا کیا کرتے تہے کبہی طواف مین یہہ دعا بہی کی ہے اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر حاصل یہہ ہے کہ طواف کے لئے ادعیہ خاصہ

مقرر نہین ہین جو چاہے دعا کرے مگر ماثور پر قناعت کرنا بہتر ہے طواف مین دعا قبول
ہوتی ہے اپنے لیے یا جسکے لیے چاہے دعاے خیر کرے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا
طواف مین کوئی ذکر محدود نہین آیا نہ امراً نہ قولاً نہ تعلیماً بلکہ جو چاہے وہ دعا پڑہے
یہہ جو یارون نے ہر جگہہ کے لیے جیسے میزاب وغیرہ ایک دعا معین کر رکھی ہے یہہ
بالکل بے اصل ہے طواف مین اچھی بات کرنا بھی روا ہے منع نہین مگر بے ضرورت کیون
بات کرے اسکی کیا ضرورت ہے **ف** جب حجر اسود کے سامنے پہونچے تو سارے بدن
سے روبرو ہوکر داہنی طرف رو بقبلہ کھڑا ہو یا یون کہ قبلہ پہلے روبرو ہونے سے
بائین طرف ہو اگر احرام نرے حج کا باندہا ہے تو طواف قدوم کی نیت کرے اور جو
احرام عمرے کا کیا ہے تو نیت طواف عمرے کی کرے اور جو دونون کا احرام ہے تو شافعی
کے نزدیک یہہ طواف قدوم ہوگا حنفیہ کے نزدیک طواف عمرہ ٹہیریگا اسلیے عمرہ ہی
ادا کرے نیت طواف قدوم سکی لغو ہوگی جب طواف شروع کرے تو کعبے کو بائین طرف
کرکے اپنے منہہ کے سامنے سارے بدن سے چلے حجر و زمزم کو داہنی طرف چھوڑے
جب حجر اسود تک پہونچیگا تو یہہ ایک پھیرا ہوا جب سات پھیرے اسطرح پر کیے تو یہہ ایک
طواف ہوا اسپر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے اکثر نے کہا یہہ کیفیت شرط صحت طواف ہے
اسکے خلاف جائز نہین مالک وغیرہ کے نزدیک طواف کرنا واجب ہے بدلیل ولیطوفوا
بالبیت العتیق و بدلیل حدیث خذوا عنی مناسککم یہہ طواف قول و فعل نبوت دونون
سے ثابت ہے ابو حنیفہ نے کہا سنت ہے شافعی نے کہا مثل تحیۃ المسجد ہے راجح یہی ہے
کہ سارے افعال حج کے واجب ہین بحجۃ کما رأیتمونی احج مگر جس کام کو کسی دلیل نے
خاص کر دیا ہو تو وہ اور بات ہے زمزم و سقایہ کے پیچہے سے بھی طواف کرنا درست
ہے جیسے نماز پڑہتا ہو لوگ اسکے آگے طواف کرین تو کچہہ مکروہ نہین ہے خواہ وہ طائف
مرد ہو یا عورت یہہ مکہ معظمہ کی خصوصیت ہے جب طواف کرچکے مقام ابراہیم علیہ السلام

کے پیچھے آکر دو رکعت نماز پڑہے پہلی رکعت مین سورۂ کافرون دوسری رکعت مین
سورۂ اخلاص آواز سے پڑہنا بہی انکارات دن مین درست بلکہ سنت ہے یہہ دونون
رکعت نزدیک شافعی کے سنت نزدیک ابو حنیفہ کے واجب ہین انکا جبر دم سے نہین
ہوتا مالکیہ کے نزدیک یہہ جبر ہو سکتا ہے حضرت صلے جب یہہ نماز پڑہی تہی یہہ آیت تلاوت
فرمائی تہی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلے اس آیت مین امر ہے اس نماز پڑہنے کا
یہہ مقام ابتک بعینہ موجود و باقی ہے وللہ الحمد بہتر یہہ ہے کہ ہر سات پہیرون کے
بعد جو ایک طواف کہلاتا ہے یہہ دو رکعت پڑہے لیکن اگر چند طواف کو ملا کر آخر مین پڑہیگا
تو بہی کافی ہے حضرت صلعم نے کبہی ایسا ہی کیا ہے ہر اسبوع ایک طواف ہوتا ہے ان
دو رکعت کے بعد جو دعا چاہے مانگے اس نماز کے لئے وقت مباح شرط نہین ہے جسطرح
حنفیہ کہتے ہین بلکہ جسوقت چاہے بے تکلف پڑہے حدیث مین اسیطرح آیا ہے یہہ اس
جگہہ کی خصوصیت ہے پہر نماز پڑہکر حجر کا استلام کرے طواف ختم ہوا واجب یہہ ہے
کہ عدد سبع طواف کو سارے گہر کے گرد پہر کر پورا کرے عورت کا حکم طواف مین مثل
مرد کے ہے فقط اتنی بات ہے کہ رمل نکرے اضطباع نکرے جب مطاف خالی پاوے
تو بوسہ حجر کا لیوے استلام کرے والا فلا ۵

وہ شہنشاہ مین درویش سوال بوسہ		اوسے دیکہو مجہے دیکہو یہہ تمنا دیکہو

ستر کو پاؤن کو چہپا رکہے شافعی و حنبلی کے نزدیک عورت کے پاؤن اگر کہلے
رہین گے تو طواف نہوگا طواف کرکے پاس ملتزم کے آوے یہہ ایک جگہہ ہے درمیان حجر و
باب کعبہ کے یہان پردہ پکڑ کر خانۂ خدا سے لپٹ کر گال دیوار پر رکہکر ہاتہہ پہیلا کر
دل توڑ کر خوب دعا کرے یہہ جاے اجابت ہے نووی نے اذکار مین لکہا ہے کہ
اس جگہہ یہہ دعا ماثور ہے اللھم لک الحمد حمدا یوافی نعمک ویکافی مزیدک احمدک
بجمیع محامدک ما علمت منہا وما لم اعلم علی جمیع نعمک ما علمت منہا وما لم اعلم و علی

کل حال اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد اللھم اعذنی من الشیطان الرجیم واعذنی
من کل سوء وقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ اللھم اجعلنی من اکرم وفدک
علیک والزمنی سبیل الاستقامۃ حتی القاک یا رب العالمین انتھے اسکے
سوا جو دعا چاہے مانگے حمد کرے درود بھیجے حاجات طلب کرے استغفار چاہے
بعضے سلف اپنے غلامون سے کہتے ذرا تم ہٹ جاؤ مین اپنے رب کے سامنے اقرار
اپنے گناہون کا کرون گا ؎

جائے کہ عفو تست چہ باشد گناہ ما	ناکیم پر گناہ تو دریاے رحمتی

ف صفا ومروہ کے بیچ مین دوڑنا قرآن پاک سے ثابت ہے اسکو شعائراللہ
فرمایا ہے یہ سعی حج عمرہ دونون مین ہوتی ہے جمہور نے کہا فرض ہے حنفیہ نے کہا واجب
ہے دم دینے سے عوض ہو جاتا ہے کسی نے کہا سنت ہے ترک سے کچھ بھی لازم نہین
آتا راجح یہی ہے کہ واجب ہے پاؤن سے چلنا سوار ہونے سے بہتر ہے باب صفا
یہان سے رسول خدا صلعم برآمد ہوئے تھے نکلکر زینہ صفا پر بقدر قد آدم چڑھکر
سعی کرے نکلتے وقت مسجد سے بایان پاؤن پہلے رکھے یہ دعا پڑھے اللھم افتح لی
ابواب رحمتک یہان سے کعبہ دکھائی دیتا ہے اصل جبل سے بھی سعی کرنا کافی ہو جاتا
ہے مگر شکل اول نہ شکل ثانی ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے سعی ویسی ہی کی تھی نہ پہاڑ
کی جڑ سے گو جائز کیون نہو صفا سے مروہ تک سات بار آوے جاوے جب صفا پر
آوے رو بقبلہ ہو کر تکبیر تہلیل کرے یہ ذکر پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر
عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ اسیطرح مروہ پر ہو نچکر یہ سب کام بجا لائے آنحضرت
صلعم پر درود بھیجے جو دعا ئے خیر چاہے مانگے کچھ روک ٹوک نہین ہے صفا مروہ پر
بھی دعا قبول ہوتی ہے مسعی بھی محل اجابت ہے سوا ئے مالکیہ کے اورون کے نزدیک

یہان ہاتھ اوٹھا کر بھی دعا مانگنا روا ہے تین بار یون ہی کرے سعی شروع کرتے وقت
یہ دعا پڑھے رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم ربنا اٰتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پھر آہستہ آہستہ چلے جب
سبز میل کے پاس پہونچے چھہ گز آگے سے دونون میل تک دوڑے یہہ سعی ایک میل
سے دوسرے میل تک مستحب ہے اگر نہ دوڑا تو بھی سعی ہو گئی کچھہ دم وغیرہ لازم
نہ آیا عورت باتفاق ائمہ اربعہ سعی مین جلدی نکرے اپنی چال پر چلے صفا مروہ
پر نہ چڑھے مگر جبکہ جگہہ خالی پاوے عورت کا رات کو سعی کرنا بہتر ہے غرضکہ صفا
سے چلے پھر صفا پر آوے مروہ پاس جب پہونچے اوسپر چڑھ جاوے جسطرح صفا
پر چڑھے مروہ پر طرف صفا کے موہنہ کر کے دعا مانگے صفا سے مروہ تک جانا یہہ
ایک بار کی سعی ہوئی جب مروہ سے صفا پر پھر کر آیا تیہہ دو بار سعی ہوئی اسطرح سات
بار کرے رمل کی جگہہ ہر بار رمل سکون کی جگہہ ہر بار سکون بجا لائے ہر بار مین صفا
مروہ پر چڑھے جب محرم نے یہہ کام کر لیا تو اب وہ طواف قدوم وسعی سے فارغ
ہو گیا سعی با وضو کرنا مستحب ہے واجب نہین ہے سعی مین یہہ شرط ہے کہ بعد طواف
کے واقع ہو کوئی سا طواف کیون نہو جب سعی کر چکا تو اب احرام سے باہر نکلے مگر جو
کوئی ہدی لایا ہے وہ جب تک نحر ہدی نہ کرے حلال نہو مفرد وقارن کو بھی یوم نحر
تک حلال ہونا نہ چاہیے بعد سعی کے بال منڈانا بھی مستحب ہے اس احرام سے نکلنے کے
بعد سب چیز جو پہلے اس سے حرام تھی حلال ہو جاتی ہے رسول خدا صلعم جب مکے مین
آکر ٹھیرے جہان ٹھیرے تھے اوسی جگہہ مع ہمراہیون کے نماز قصر پڑھا کئے مسجد الحرام
مین تشریف نہین لائے یوم ترویہ یعنی ہشتم ذیحجہ کو طرف منی کے کوچ فرمایا حج کرنے کو
تشریف شریف لیگئے ف ہشتم ذی حجہ کو جہان کہین ٹھیرا ہے وہین سے احرام باندھے
رسول خدا صلعم نے اسیطرح صحابہ کو حکم دیا تھا اونھون نے بطحا سے احرام باندھا

تھا اس تاریخ کی صبح کو مکے سے چلکر منی مین رات بسر کرے ظہر عصر مغرب عشا صبح باتفاق
ائمۂ اربعہ وہین پڑہے سورج نکلنے تک ٹھیرا رہے آنحضرت صلعم نے اسیطرح کیا تھا
ایک دو دن پہلے بھی تاریخ مذکور سے منی کو جانا منع نہین ہے رات کو پہنچنا بھی جائز
ہے جب سورج پہاڑ شبیر پر چمکے تو منی سے رستہ عرفات کا لے تلبیہ ذکر دعا کرتا ہوا پہلے نمرہ
مین پہونچکر زوال تک ٹھیرے جسطرح آنحضرت صلعم ٹھیرے تھے اگر خیمہ ہو تو یہان خیمہ
لگا دے ورنہ نہ ٹھیر پھر دوپہر ڈہلے نمرہ سے چلے بطن وادی مین جہان اب مسجد
ابراہیم ہے پہونچکر بعد دو خطبون کے ظہر و عصر جمع کرے خطبہ امام پڑہے اوسمین
قواعد اسلام احکام حج و عمرہ کا بیان ہو بہدم قواعد شرک وجاہلیت کا ذکر ہو
جان مال آبرو کی حرمت مذکور ہو شافعی نے کہا یہہ جمع بین الصلوتین دور
کے مسافر کے لیے ہے نہ مکی و مقیم کے لئے حنابلہ کا بھی یہی قول ہے حنفیہ مالکیہ
نے کہا نہین بلکہ سبکے لیے سنت ہے اچھی بات ہے کہ یہہ جمع ہمراہ امام کے کرے تین
ائمہ نے کہا یہہ قصر مسافر کے لیے ہے مالکیہ نے بھی کہا ہان مسافر بہہ قصر کرے مکے
والے پوری نماز پڑہین ابن تیمیہ نے کہا خطبہ کے بعد مؤذن اذان کہے اقامت کہے
سنت کے موافق نماز پڑہی پڑہائی جاوے عرفہ مزدلفہ منی مین ابو بکر و عمر کے پیچھے
اسیطرح کیا کرتے تھے آنحضرت صلعم نے یا حضرت کے خلفا نے کسیکو بھی اہل مکے سے یہہ حکم
نہین دیا کہ تم عرفہ مزدلفہ مین اپنی نماز پوری پڑہو قصر نکرو ہم مسافر ہین قصر کرینگے بلکہ خود واسطے
سفر کے کوئی مسافت و زمانہ محدود نہین فرمایا منی مین کوئی رہتا بھی نہ تھا اسلیے
یہہ کہدیا کہ منی اوسکا مناخ ہے جو اوس جگہ پہلے پہونچگیا مگر زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ
مین منی مسکن ہوا اسلیے اونہون نے پوری نماز پڑہی یہہ فعل اونکا کچھہ حجت نہین ہے
ف مسجد ابراہیم مین ظہر عصر پڑہکر عرفات کو آوے سنت یہی ہے مگر اب کوئی نہ نمرہ
کو جاتا ہے نہ مصلاے نبوی مین نماز پڑہتا ہے مازمین کے رستے سے سیدہے عرفات

کو چلدیتے ہین کوئی ایک رات پہلے آجاتا ہے کوئی زوال سے پہلے پہونچ جاتا ہے
حج تو ہو گیا مگر سنت ادا نہوئی جہانتک ہوسکے سنت ہی پر چلے شب عرفہ و مزدلفہ مین
چراغون کا جلانا باتفاق اہل علم بدعت ہے ابن جماعہ نے کہا ضلالت فاحشہ بدعت ظاہرہ
ہے یہہ بدعت ذکر و دعا سے روکتی ہے دائی امر پر ازالہ اس منکر کا واجب ہے انتہی
مگر کون کرتا ہے کون کسی کی سنتا ہے حج کیا ہے اب تو ایک میلا ٹھیلا رہگیا ہے انا للہ
چراغ جلانا کیسا غبارے اوڑائے جاتے ہین آتشبازیان چھوڑی جاتی ہین گولے
آسمان پر جاکر ٹوٹتے ہین جبل عرفات مین زوال کے بعد سے سورج ڈوبنے تک
کہڑا رہے سید رسل صلعم جب تک غروب نہوتا عرفہ سے باہر نہ نکلتے اگر کوئی دن مین
کہڑا ہوا اگر غروب سے پہلے چلدیا تو خون بہانا نزدیک شافعی کے مستحب نزدیک
ابو حنیفہ کے واجب ہے عرفات مین جہان کہین کہڑا ہو گیا کافی ہے مگر صخرات کے
پاس کہڑا ہونا تینون امام کے نزدیک افضل ہے مالک نے کہا سب جگہہ برابر ہے عوام
جبل رحمت پر وقوف کرنے کو ترجیح دیتے ہین یہہ بات بے اصل ہے رسول خدا صلعم
ذیل جبل مین صخرات مفروشہ ہی کے نزدیک کہڑے ہوئے تھے کہڑے ہونے والے کو چاہئے
کہ ستر چھپا کر باوضو ہو کر روبقبلہ کہڑا ہو اگر اور طرح پر وقوف کریگا تو بہی وقوف ہو جاویگا
مگر فضیلت فوت ہوگی اس دن روزہ نرکھے خواہ طاقت صوم کی ہو یا نہو سنت یہہ
یہی ہے اب کوئی کچھہ کہے کہا کرو عرفہ کے دن جو کار خیر بن سکے بجا لائے عرفات مین
تلاوت قرآن ذکر دعا تہلیل تکبیر تسبیح استغفار کی کثرت کرے خصوصاً تیسرے پہر
کو اسلئے کہ یہہ دن سارے برس کے دنون سے ذکر و دعا کے لئے افضل ہے
بڑا مطلب مدعا حج سے گویا یہی کام ہوتا ہے جتنی کوشش بنے ادتی کرے اپنے لئے
اپنے ماں باپ اولاد دوست آشنا اقارب مشائخ اوستاد وغیرہ جمیع اہل اسلام
کے لئے دعا کرے بشرطیکہ انکا غیر مشرک ہونا معلوم ہو اس دعا مین کسیطرح کی کوتاہی

روانہ کرے کہ پھر ایسا دن ایسا وقت ایسی گھڑی ہاتھ نہ لگے کیا قسمت مین ہو۔ بندی
نکرے تکلیف سادے الفاظ بولے چپکے دعا مانگے چلاوے بھی نہین استغفار بہت
کرے توبہ بار بار کرے دعا کو مکرر سہ کرر پڑہے حمد و ثنا سے شروع کرے درود
پر ختم کرے نووی نے کہا رسول خدا صلعم دعا مین ہاتھ سینہ مبارک تک اٹھاتے
تھے جیسے کوئی مسکین کہانا مانگتا ہے خمسہ مین آیا ہے بہتر دعا دعا ہے دن عرفہ
کے بہتر بات جو مین نے اور سب پیغمبرون نے اگلے کہی یہہ ہے لا الہ الا اللہ
وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر جملہ دعوات موقف کے
ایک یہہ بھی دعا ہے نبوی ہے اللھم لک الحمد کالذی نقول وخیرا مما نقول اللھم
لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین الیک مآبی ولک رب
تراثی اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر ووسوسۃ الصدر وشتات الامر
الی قولہ یا خیر المعطین ایک روایت مین یون آیا ہے کہ اکثر دعا میری اور اگلے
پیغمبرون کی دن عرفہ کے یہہ تھی اللھم اجعل فی قلبی نورا الی قولہ اجمعین یہہ دعا
دس گیارہ سطر کی ہے رحلۃ الصدیق مین یہہ دعا اور اگلی دعا پوری لکھی گئی ہے
اس باب مین کتاب حزب اعظم ملا علی قاریؒ نہایت جامع ہے اوسکا عرفہ مین ختم
کرنا عجب نعمت ہے ورنہ ان دعوات کو اوسمین سے نکالکر یاد کرلے جو نہو سکے
تو دعاے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ الخ کا بھی پڑہنا کافی ہے کہ یہہ سبکو شامل ہے
ف عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن مبارک ترنہین ہے اس دن مین اللہ
تعالے بندونکو آگ دوزخ سے آزاد کرتا ہے پہران سے نزدیک ہوکر فرشتون
کے سامنے فخر فرماتا ہے شیطان یا تو دن بدر کے گہبرایا تھا یا اس دن سب دنون
سے زیادہ ذلیل وخوار وحقیر و پریشان وحیران ہوجاتا ہے دیکھتا ہے کہ رحمت
اوتر رہی ہے بڑے بڑے گناہ خاک مین ملائے جاتے ہین ایسی جگہ ایسے دن مین

بہی آدمی سے اگر دعا و استغفار مین کوشش نہوسکے تو سمجہو بڑا ہی بدبخت ہے پہر وہ ویسا
وقت ایسا آویگا جہان یہہ بدنصیب دعا کریگا حاجت مانگیگا بخشش چاہیگا اجابت
رکیگا یہہ وہ جگہہ ہے جہان بڑے نصیب والے آتے ہین ورنہ سینکڑون ساری عمر
ارادہ ہی کرتے رہگئے مرگئے نہ آئے یہان تو جتنی دعا بن سکے کرے کوئی حاجت مانگنے
سے اوٹہا نرکہے یا تو سب ہی قبول ہونگی یا بعض یا سب آخرت کے لئے ذخیرہ ہونگی سمجہو
تو یہہ دنیا کی قبول سے بہی بہتر ہے دعا کے بیچ مین لبیک بہی کہتا رہے درود پڑہے جتنا
رو یا جاوے رو لے ۵

روتے دو ہین شام سے لے تا بسحر آج		اوس رخ پہ نہ کچہہ بس ہے نہ رخسار پہ قابو

یہہ مجمع اس دن کا اعظم مجامع دنیا ہے اس موقف عظیم مجمع کریم محفل رحمن رحیم مین کیا
کیا اچہے بندے کہان کہان سے آکر جمع ہوتے ہین شاید اللہ تعالی ان لوگون کے
طفیل ہمت سے ہم سے عاصیون کی مغفرت کرے هم القوم لا یشقی جلیسهم یعنی وہ قوم
ہے جنکے پاس کے بیٹہنے والے بہی بدبخت کم بخت نہین ہوتے ۵

کہان سے ہم کہان پہنچے ہوے بیگانگی آئے		عدم سے جانب ہستی تلاش یار مین آئے
یہان مجمع ستایان بہی تلاش یار مین آئے		نہ پوچہو اہل موقف ہم سے دیوانون کی بیتابی
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے		اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا

مطرف بن عبداللہ نے کہا اللہم لا ترد الجمیع لاجلی اے اللہ میرے سبب سے ان
سب کو محروم نہ پہیر نا بکر بن مزنی نے کہا مین نے طرف اہل عرفات کے دیکہا خیال کیا کہ
یہہ سب بخشے جاتے اگر انکے بیچ مین نہوتا الحمدللہ یہہ خطرہ میرے دلمین بہی عرفات مین
وقت وقوف کے گزرا تہا فضیل بن عیاض نے لوگون کا عرفہ مین رونا دیکہہ کر کہا بہلا
بتاؤ تو اگر یہہ سب ملکر پاس ایک آدمی کے جاکر ایک درم مانگین تو کیا وہ انکو پہیر دیگا
درم نہ دیگا کہا نہین ضرور ہی دیگا ایک پیسے کا دینا کیا بڑی بات انہون نے کہا اللہ تعالی

کا انکو بخش دینا ایک درہم کے دینے سے بھی بالکل تہا اس دن سوا خدا کے دوسرے کا
دھیان جی نہ آنے دے ۵

بہر حق بہر چہ دولت را بہ بود ‌ ‌ ‌ ‌ بستہ راہ تو ہمان خواہد بود

سالم بن عبداللہ نے دیکھا ایک آدمی عرفہ مین سوال کرتا ہے کہا اے عاجز اس دن
بھی جناب باری کے سوا کسی کو کچھ مانگتا ہے مین کہتا ہون اے اللہ مجھکو پھر عرفات پہونچا
توفیق دے بہر حق بخشش ۵

دوبارہ می طلبم طوف کعبہ اے تواب ‌ ‌ ‌ ‌ خدا دہد بہ پر و بال من ہوائے دگر

عرفات مین سوار پیادہ دونون طرح کھڑا ہونا درست ہے رہی افضلیت سو مختلف
باختلاف حال اشخاص ہے جس شخص پر سواری کھڑا ہونا چاہے وہ سوار ہوئے جو
پیادہ کھڑا رہ سکے وہ کھڑا رہے بلکہ باقتدار رسول خدا صلعم سوار ہو کر وقوف کرنا بہتر
ہے عورت کا بیٹھا رہنا افضل ہے بعد رکوب کے قیام کو بہتر کہا ہے چہ وقوف حائض
غیر حائض دونون کو چاہیے تمام تلبیہ بہت زور سے نہ کہے نرم آواز سے کہے تو بہ خوب
ہے اخلاص سے بجا لائے فیشل ان ہو خوب روئے وہو وے سارے تعلقات ظاہری
و باطنی سے توبہ کرے انتہی حسن لن رکے حضرت صلعم سے تین ہی غسل مروی ہین
ایک احرام کے لیے دوسرا مکے مین داخل ہونے کو تیسرا عرفہ مین کھڑے ہونے کے لیے
غسل وقوف باتفاق ائمہ اربعہ سنت ہے ابن تیمیہ نے کہا سارا عرفہ موقف ہے جہان
چاہے کھڑا ہو مگر بطن عرنہ مین نہ کھڑا ہو جبل رحمت پر چڑھنا اوسپر جو قبہ آدم بنا کہا ہے
اوسمین جانا وہان نماز پڑھنا سنت نہین بلکہ اوسکا طواف کرنا کبائر مین سے ہے اسیطرح
اون مساجد مین داخل ہونا جو نزدیک جمرات کے ہین یا وہان نماز پڑھنا طواف کرنا یا
مقبرہ یا قبر نبی صلعم ہو یا جو جگہ سواے کعبہ کے ہے وہان یہ کام کرنا بڑی بدعات
مین سے ہے انتہی یعنی ۵

بعلم و عمل کوشش و صدق و صفا		و لکن میفزا اے بر مصطفی

ف جب سورج ڈوب کر شفق جاتا رہے زردی باقی نہو تب امام کو چاہیے کہ لوگون کو لیکر عرفات سے چلے تلبیہ ذکر دعا کرتے ہوئے ثنا کرتے مستبشر بنعمت خدا ہنستے ہوئے مزدلفہ کو آوین حدیث قدسی مین آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو ذرا میرے ان بندون کو تو دیکھو کیسے میلے کچیلے پریشان بال میرے پاس آئے ہین مین تمکو گواہ کرتا ہون مینے انکے گناہ بخشے گو برابر قطرات ابر یا ریگ بیابان عالج کے کیون نہون آے میرے بندو چلو جاؤ تم بخشے گئے جنکی تمنے شفاعت کی وہ بھی مغفور ہوئے دوسری حدیث مین ہے کہ اسوقت شیطان اپنے سر پر خاک چھانتا ہے ہاے ہاے کرتا ہے سارے شیاطین جمع ہوکر کہتے ہین خیر باشد تمکو کیا ہوا ہے یہہ لعین کہتا ہے جس قوم کو مین نے ساٹھہ ستر برس تک بہکایا تھا وہ ایک پلک مارنے مین بخشدی گئی یہہ کیا ہوا ٥

بر درگہ دوست ہر گنا ہے بخشند		صد سالہ گنہ بآہے بخشند
عفو گنہم بنا توانی کردند		زیبا ست کہ کوہ را بکاہے بخشند

امام مالک کے نزدیک جو غروب سے پہلے چلدیا شب نحر کی فجر تک عرفہ مین پھر کر گیا اوسکا حج ہی نہوا عرفہ سے چلے تو تہلیل تکبیر تلبیہ کہتا ہوا دعا کرتا ہوا چلے سکون و وقار کے ساتھہ چلے نہ جسطرح جہال و عوام جہپاٹے سے چلتے ہین دھکم دھکا ہوتا ہے اولجھہ پلجھہ پڑتی ہے رسول خدا صلعم نے اس سے منع کیا ہے یہہ فرمایا ہے اے لوگو چین سے ٹھیر کر چلو تیز چلنے مین کوئی نیکی نہین ہے اللہ سے ڈرو اچھی چال چلو ضعیف کو نہ روندو مسلمان کو ایذا نہ دو ٥

خوش نہ آئی یہہ تری چال ہمین		یون نہ کرنا تھا پائمال ہمین

راہ مین لبیک بآواز بلند کہے مزدلفہ مین پہونچکر شب باش ہو یہہ رہنا ذرا ستہ کا تبذیر

حنابلہ کے نزدیک واجب ہے حنفیہ مالکیہ کے نزدیک سنت ہے مگر نزول کو مالکیہ بہی
واجب کہتے ہیں ایک گہڑی بہر بہی بعد آدہی رات کے مزدلفہ مین ٹہیرنے سے فضیلت حاصل
ہو جاتا ہے بنقول امام نے کہا ہے اور چونکہ حدیث رحال تبرک بتال سے پہلے مغرب
پڑہ لے اگر ہو سکے تو پہر اپنے کپڑے لتہ پالان بیٹہنے اونٹو کے نماز عشا ادا کرے اذان
نہ کہے فقط اقامت کہے بیچ مین مغرب عشا کے کچہ نماز نہ پڑہے حنفیہ کے نزدیک اگر مغرب
یا عشا راہ مین یا عرفہ مین پڑہ لی ہے تو فجر سے پہلے اعادہ کر لے ورنہ پہر اوسکی قضا
ہوگی یہان بہی نماز کو جمع و قصر کرے پہر آدہی رات کو وقوف مشعر الحرام کے لیے
نہاوے یہہ نہانا مستحب ہے کچہ سنت نہین اس رات کو تلاوت ذکر دعا نماز وغیرہ
مین مشغول رہے یہہ بہی مستحب ہے غزالی نے کہا اس رات کو شب بیدار رہنا منجملہ محاسن
قربات کے ہے جس کسی سے بن سکے ۵

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم | کہ تلخ کرد برائے تو خواب شیرین را

کہتے ہین مزدلفہ مین دعا قبول ہوتی ہے یہہ رات عید کی رات ہے شرف لیل کے
ساتہہ شرف مکان بہی یہان جمع ہو جاتا ہے اوسپر یہہ طرہ کہ زمین حرم ہے اوسپر
یہہ حاشیہ کہ مجمع حجیج ہے سبحان اللہ ایسے مکان و زمان کا جمع ہونا اگر بڑی
بڑی سعادت نہین ہے تو پہر کیا ہے ضعفا کا جیسے بچے بی بی وغیرہ بعد آدہی رات
کے ازدحام خلق سے پہلے طرف منیٰ کے روانہ کر دینا نزدیک ائمہ اربعہ کے بالاتفاق
جائز ہے مگر اقویا ہرگز طلوع فجر سے پہلے نہ چلین نماز صبح اول وقت پڑہ کر طیاری
کوچ کی کرین رمی جمرہ کے لیے یہین سے ستر کنکریان لے لین چنہ ذرا ذرا سی
کنکری ہون برابر چنے کے گر جانے کے اندیشے سے اگر زیادہ بہی لے لے تو بہی کچہ
مضایقہ نہین ہے رات سے چننے کا چلن رکہنا کچہ نہین چلتے وقت اوٹہا لے یا راہ
مین سے یا جہان کہین ملجا دین وہان سے اوٹہا لے کافی ہے سارا مزدلفہ موقف ہے

شب باشی ۱۲ مزدلفہ مین نہانا ۱۲

جابیان ۱۲

کسی جگہہ کو کسی جگہہ پر فضل نہین ہے جب خوب اسفار ہو تب وہان سے سکینہ و
وقار کے ساتھہ چلے ف مشعر حرام مین ذکر اللہ کرے یہہ مازمین کے رستہ پر ہے
اسکا ذکر قرآن مین آیا ہے دوسرا رستہ عرفات کا وہ ہے جسکو طریق ضب کہتے
ہین حضرت صلعم عرفات کو اوسی رستے سے گئے تھے مازمین کے رستے سے پھرے
تھے مناسک واحیا دمین عادت شریف اسی طرح پر تھی کہ آتے جاتے راہ بدل دیتے
چنانچہ مکے مین طرف سے ثنیہ علیا کے آئے ثنیہ سفلی سے واپس گئے مسجد الحرام مین
باب بنی شیبہ سے داخل ہوئے باب حزورہ سے باہر نکلے عید کے دن جمرۂ عقبہ کو
طریق وسطی سے جو منی کے باہر باہر جاتا ہے آکے پھر اوسکے بائین طرف سے جمرہ
کو پھرے غرضکہ سارا مزدلفہ مشعر حرام ہے یہان قزح نام پہاڑ پر ایک مکان بنا رکھا
ہے فقہا ر اوسیکو مشعر کہتے ہین یہان اسفار کے وقت ٹہیر کر رو بقبلہ ہو کر دعا
تضرع و زاری تکبیر تہلیل تحمید تسبیح کرے تیہ ذکر منصوص قرآن ہے سنت رسول خدا
صلعم ہے لکن اب یارون نے اس سنت کو بالکل اوڑا دیا غائب غلا کر دیا کوئی نہین ٹہیرتا
نہ اونٹ والے ٹہیرنے دین انا للہ حالانکہ ایک جماعت اہل علم کا یہہ مذہب ہے کہ یہانکا
نہ ٹہیرنا ایک نسک کا ضائع کرنا ہے وقم لازم آتا ہے حنفیہ بھی یہی کہتے ہین ابن خزیمہ
نے تو یہانتک کہا ہے کہ یہہ ایک رکن ہے حج بے اسکے تمام نہین ہوتا ابن منذر نے بھی
اسیکو ترجیح دی ہے نووی نے کہا مشعر حرام سے چلکر منی کی راہ مین تلبیہ ذکر دعا کرتا
ہوا چلے تلبیہ بہت کرے کیونکہ یہہ آخر زمان ہے شاید پھر عمر مین دوبارہ موقع اس
تلبیہ کا ہاتھہ نہ آوے انتہے جب وادی محسر مین پہونچے تو بقدر ایک رمی حجر کے تیز
چلے یہہ ایک نالہ ہے درمیان مزدلفہ و منی کے پانسو پینتالیس گز کا لنبا اس جگہہ نصاریٰ
ٹہیر اکرتے تھے عرب وہان پہ اپنے باپ دادون کے تعریف و مفاخر بیان کیا کرتے
تھے اسلیے شارع نے اونکے خلاف پہ جلد چلنا مستحب کیا اس وادی سے چلکر طریق

وسطی سے عقبہ کو آئے رسول خدا صلعم نے یون ہی کیا تھا ہر دو مشعر کے بیچ مین
ایک برزخ ہے جو ان دونون مشعرون مین داخل نہین ہے عرفہ و مزدلفہ کے
درمیان بطن عرنہ ہے مزدلفہ و منی کے بیچ مین بطن محسر ہے یہہ احکام جو اسجگہہ
لکھے گئے ہین موافق سنت صحیحہ و مذاہب قویہ اہل علم کے ہین لیکن اب تو اختیار بدوؤن کا
ہے جس راہ سے چاہین لیجائین جس راہ سے چاہین واپس لادین آفاقی بیچارے پہلے
جاتے ہین نہ راہ جانین نہ رستہ پہچانین بہرحال مجبور معذور مقہور ہین حج تو ہر طور
ادا ہوجاتا ہے مگر اکثر سنن باقی رہجاتے ہین انا للہ **ف** جب مزدلفہ سے چلکر منی
مین پہونچے تو اوترنے سے پہلے باتفاق اہل علم رمی جمرہ عقبہ کرے یہہ منی کی تحیت
ہے یہہ جمرہ آخر منی مین مکے سے قریب ہے اسکو جمرہ کبری کہتے ہین نحر کے دن فقط
اسکو رمی کرتے ہین اس جمرہ کے نیچے کھڑا ہوکے کو بائین طرف منی کو داہنی طرف لیکر
مونہہ جمرہ کو کرے رسول خدا صلعم سے یون ہی ثابت ہوا ہے یہان ہاتھہ بڑھاکر سات
کنکریان مارے ہر کنکری کے ہمراہ اللہ اکبر کہے یہہ دعا پڑھے اللھم اجعلہ حجا مبرورا
وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا اس رمی کے شروع کرنے پر جو تلبیہ پہلے سے ایک مشعر
دوسرے مشعر تک کہتا ہوا آتا تھا اوسکو موقوف کردے رسول خدا صلعم سے اسیطرح
ثابت ہوا ہے کیونکہ اب اسنے قدم حلال ہونے مین رکھا اب حاجت لبیک پکارنے
کی نہین رہی شافعی نے کہا سنت یہہ ہے کہ رمی سوار ہوکر کرے گو پیادہ پا بھی
کرنا کافی ہے محمد و ابی حنیفہ نے بھی رکوب کو افضل کہا ہے رسول خدا صلعم نے بھی
سوار ہی ہوکر رمی کی ہے یہہ رمی واجب ہے اسکا وقت نصف شب عید سے آخر ایام
تشریق تک ہے آفتاب جب ایک نیزہ پر آجاوے تو زوال سے پہلے رمی کرے
اگر رمی کی وقت نکل گیا تو دم لازم ہوا یہہ مذہب شافعی کا ہے احمد و حنفیہ و جمہور
کے نزدیک وقت رمی کا طلوع آفتاب سے غروب تک ہے پھر رات سے دوسری فجر تک

مع الکراہتہ جائز ہے مگر اسمین شک نہین کہ مسنون وقت یہی طلوع سے زوال تک ہے
صبح سے پہلے رمی کرنا خلاف سنت ہے یہہ وقت اوسکے لیے ہے جسکو رخصت نہین ہے
عورات وضعفا جنکو رخصت ہے وہ اسوقت سے پہلے بہی رمی کر سکتے ہین جب رمی جمرہ
عقبہ سے فارغ ہو چلدے وہان دعا کرنے کو کہڑا نہ ہے منی مین نماز عید نہین ہوتی
یہی رمی جمرہ عقبہ بجاے نماز عید کے ہے رسول خدا صلعم نے کسی سفر مین کے کا
سفر ہوتا یا اور کوئی نہ جمعہ پڑہا نہ عید عرفہ مین جو خطبہ پڑہا تہا وہ خطبہ نسک
کا تہا کچہہ جمعہ کا نہ تہا امام اس دن خطبہ بعد زوال کے پڑہے یہہ وہی خطبہ
وداع ہے جو رسول خدا صلعم نے رمی سے پہر کر منی مین پڑہا تہا یہہ خطبہ نہایت
بلیغ تہا اوسمین حرمت وفضیلت یوم نحر کی حرمت مکے وغیرہ کی بیان فرمائی تہی کافر
ہو جانے سے منع کیا تہا اطاعت امیر عبادت خدا نماز روزہ کا حکم دیا تہا پہر لوگون
کو رخصت کیا اسلیے یہہ حج حجۃ الوداع کہلایا اسمین ایک لاکہہ چوبیس ہزار آدمی سے
زیادہ تہے ف رمی جمرہ عقبہ کرکے منی مین آکر نحر ہدی کرے اگر ہمراہ لایا ہو اونٹ
کا بایان پاؤن باندہکر روبقبلہ کہڑا کرے گاؤ بکری کو بائین پہلو زمین پر
لٹاوے اوسکو نحر انکو ذبح کرے بسم اللہ اللہ اکبر کہے یہہ دعا پڑہے اللھم
ھذا منک والیک تقبل منی کما تقبلت من ابراھیم خلیلک شافعیہ نے کہا
حاجی کے لئے اضحیہ کرنا سنت مؤکدہ ہے حنفیہ نے کہا مسافر پر اضحیہ نہین ہے۔
ہدی مین افضل بدن ہے پہر بقر پہر بکری اضحیہ مین افضل بکری ہے پہر اونٹ
گاؤ سلامتی ہدی واضحیہ کے عیوب سے یکسان معتبر ہے لنگڑے لولے اندہے
کانے کہترے دبلے سوکہے خارشتی کان ناک کٹے بے مغز وغیرہ نہون آنحضرت
صلعم نے منی مین ۶۳ بدنہ برابر سالہاے عمر شریف نحر کئے کچہہ خود باقی علی مرتضے
سے ذبح کرا دیے جس جانور کو حل سے حرم مین لیجا کر منی مین حلال کرین وہ ہدی ہے

اونٹ ہو یا گائے یا بکری اسکو مجازاً اضحیہ بھی کہتے ہین ورنہ حقیقۃً اضحیہ وہ جانور
ہے جو دن نحر کے گھر یا متصلات شہر یا حل مین حلال کیا جاوے اوسکو ہدی نہین
کہتے منی مین یہہ نہین ہے کہ اضحیہ ہو ہدی نہو جسطرح اور شہرون مین ہوا کرتا ہے
جب ہدی مول لیکر منی کو بہیجے تو باتفاق علما وہ ہدی ہوئی اسیطرح اگر حرم
سے خرید کرکے تنعیم کو لیگئے تو بھی وہ ہدی ہے اور جو منی ہی مین مول لیکر ذبح
کیا تو مالک کے نزدیک یہہ ہدی نہین ہے تینون امام کے نزدیک ہدی ہے قارن
کوئی کام عمرہ سے زیادہ نہین کرتا ہے تو قارن ومتمتع پر ہدی واجب ہے
کوئی جانور کیون نہو اہل بقر شاہ خود کہے یا شریک دم ہوجاوے تو ہدی نہ پاوے تو تین
روزے قبل یوم نحر کے سات روزے پہر گھر کے جب سے احرام عمرہ کا کیا ہے
چاہے تو تب ہی سے روزہ رکہلے اظہر قول اقوال اہل علم یہی قول ہے ہدی
کا موٹا بہلا چنگا ہونا افضل ہے کہتے ہین ومن یعظم شعائر اللہ سے یہی مراد
ہے اگلے بزرگ تین چیزون کے دام مین کمی نکرتے تہے اضحیہ رقبہ کیونکہ اونٹ
جو مہنگا ہے وہی نفیس تر ہے مطلب تو یہہ ہے کہ نفس زکی ہو صفت بخل دور ہو
اللہ کی تعظیم ثابت ہو اللہ کو کچھہ گوشت خون ان جانورون کا نہین پہنچتا ہے بہی
تقوی طہارت پہنچتی ہے حدیث مین آیا ہے کوئی کام بہی کسی آدمی کا دن نحر کے
زیادہ تر دوست خدا کو اس خون بہانے سے نہین یہہ قربانی اپنے سینگ کہر سمیت
دن قیامت کے آویگی زمین پر خون ٹپکنے نہین پاتا ہے اللہ کے یہان پہلے قبول ہوجاتا
ہے اب تم سب جی سے خوش ہوجاؤ ہر بوند خون کی ایک صدقہ ہے یہی حال ہر بال
کہال کا ہے یہہ سارا ملوہ ترازو مین رکہین گے لو نہال ہوجاؤ زید بن ارقم نے
پوچہا کہ یہہ اضاحی کیا ہین فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے کہا
ہمین کیا فائدہ فرمایا ہر بال پہ ایک نیکی ہے رواہ احمد ف نحر و ذبح سے فارغ

ہوکر سر منڈائے یا بال کترائے رو بقبلہ بیٹھے مقدم سر سے شروع کرے داہنی طرف سے
مونڈے اسکو شافعیہ نے سنت کہا ہے جسکے سر یا چاند پہ بال نہولین وہ فقط استرہ
ہی پھیر لے اوسکے لیے یہی مستحب ہے حلق تقصیر سے افضل ہے سارے سر کا منڈانا واجب
ہے مگر عورت فقط چوٹی کی نوک کاٹ ووے سر نہ منڈاوے وقت حلق کا نزدیک شافعیہ
کے نصف شب نحر سے ہے لیکن افضل چاشت کا وقت بتاتے ہین دیر ہونے سے کچھہ
دم وغیرہ لازم نہین آتا حنفیہ نے کہا اگر حرم یا ایام نحر مین حلق نہ کیا تو دم لازم
آویگا آنحضرت صلعم نے فرمایا سر منڈانے مین جو بال گریگا وہ قیامت کے دن ایک
نور ہوگا یہہ حلق جمہور کے نزدیک نسک ہے فقہا کے نزدیک تحلیل محظور ہے مراد
قضاء تفث سے قرآن پاک مین یہی حلق ولبس جامہ ہے امر حلق کے بعد تحلل اول
باتفاق مسلمین حاصل ہوجاتا ہے کپڑے پہنے ناخن کترائے خوشبو ملے بیاہ کرے شکار
کھیلے صرف عورت کے پاس نہ جاوے یہانتک کہ مکے مین داخل ہو ف ترتیب افعال
کے دن نحر کی سنت ہے اگر کوئی نسک آگے پیچھے ہوگیا تو کچھہ ڈر نہین حدیث سے یہی بات
معلوم ہوتی ہے ابن قدامہ نے کہا تقدیم بعض امور کی بعض پر جیسے رمی وحلق و
تقصیر وطواف افاضہ باجماع جائز ہے انتہے جسنے کہا تقدیم تاخیر سے دم لازم آتا
ہے اوس نے بے وجہ حدیث کو ماؤل ٹھیرایا لفظ لاحرج عام ہے اثم وفدیہ سے ہمکو
کیا ضرور ہے کہ ہم آسان کو مشکل کرین طحاوی کا یہہ قول کہ یہہ حکم جاہل ناسی کے
لیے ہے نہ عامد کیواسطے بے دلیل ہے طبری نے اسکو رد کیا ہے سارے افعال
واعمال حج کے واجب ہین مگر جسکو شارع نے مستثنے کردیا ہے یہہ ترتیب ف اب منی
سے دن نحر کے مکے کو طواف کے لیے چلے اسکو طواف افاضہ کہتے ہین اسکا حکم قرآن
پاک مین ہے ولیطوفوا بالبیت العتیق طواف زیارت بھی بولتے ہین حلق یا تقصیر
سے فارغ ہوکر مکے آوے یہان سات طواف کرے دو رکعت مقام ابراہیم مین

پڑہے جسنے طواف قدوم کے بعد مفرد ہو یا قارن سعی حج کرلی ہے اب وہ اس
طواف کے بعد باتفاق ائمۂ اربعہ محتاج سعی نہین ہے قارن کے لیے حج وعمرہ مین
ایک ہی طواف ایک ہی سعی کافی ہے حنفیہ جو دو طواف وسعی کہتے ہین یہہ قول انکا
موافق قول زید بن علی ہے حدیث سے وہی اگلا قول ثابت ہوتا ہے شوکانی
نے کہا السنة الصحیحة الصریحة احق بالاتباع فلا یلتفت الی ما خالفہا انتہی
سچ ہے سنت کے ہوتے ہوئے کسی کی نقل کو پکڑنا زید ہو یا عمرو بطلانی مین آنا کافی ہے
بہرحال یہہ طواف افاضہ باجماع علما ایک رکن واجب ہے بے اسکے کئے ہوئے حج صحیح
نہین ہوتا اتمین اضطباع ورمل کچھہ بھی نہین ہے ہان جس نے کئے تہے احرام باندہکر
تب وہ رمل کرے بلکہ شافعی کے نزدیک اضطباع بھی بجالاوے آدھی رات نحر سے وقت
اسکا آجاتا ہے شافعیہ حنبلیہ کے نزدیک طلوع فجر سے حنفیہ مالکیہ کے نزدیک حائضہ
جب تک پاک نہو بالاتفاق طواف نکرے بہتر تو یہی ہے کہ یہہ طواف دن نحر کے کرے
ورنہ ایام تشریق مین کرلے نہین تو پہر دم لازم آویگا اب اس طواف کے بعد
بالکل حلال ہوگیا یہہ تحلیل ثانی ہوئی اب جو کچھہ اس سے پہلے حرام تہا وہ باتفاق علما
حلال ہوگیا فقط رمی ایام تشریق کی اور شب باشی منی کی باقی رہگئی سو یہہ واجبات
بعد زوال احرام کے بطریق اتباع حج مین طواف افاضہ کے بعد سقایۂ عباس سے
پانی پیئے زمزم کے پاس بہی دعا قبول ہوتی ہے ظہر سے پہلے یہہ طواف کرکے منی مین
چلا آوے اسکو شافعی واحمد ومالک نے مستحب کہا ہے حنفیہ نے کہا مسئلہ اگر اوسی
دن مکے آوے یہہ افضل ہے پہر طواف کرکے منی کو واپس جاوے **ف** حدیث عائشہ
سے جو نزدیک احمد وابوداؤد کے ہے جمہور نے یہہ نکالا ہے کہ شب کو منی مین رہنا
واجب ہے یہہ جملہ مناسک حج کے ہے اگر نہ رہا تو دم دیگا یہہ دم نزدیک
مالکیہ کے واجب ہے ہر رات کا ایک دم دیوے شافعی واحمد نے کہا ایک درہم صدقہ

دے یا کہانا کہلا دے تینون شب کا ایک ہی رم ہے حنفیہ نے کہا کچہہ بہی لازم نہین آتا ہے اِن دنون مین رمی کرنا صحیح نہین ہے مگر بعد زوال کے باتفاق ائمۂ اربعہ حدیث سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلعم نے دن نحر کے رمی وقت چاشت کے کی پہر رمی بعد زوال کرتے جمہور کا بہی یہی مذہب ہے یہہ رمی نزدیک شافعیہ مالکیہ حنبلیہ کے نماز ظہر سے پہلے چاہیے جمرات مین ترتیب بہی کرنا انکے نزدیک شرط ہے حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے جمرۂ اولی سے جو متصل غرفہ مسجد خیف کی راہ پر ہے شروع کرے یہان سات کنکریان مارے ہر کنکری پر تکبیر کہے پہر تہوڑا سا جہان کنکری اوڑ کر نہ پہنچ سکے آگے بڑہے جمرہ کو پس پشت ڈالکر رو بقبلہ ہو کر حمد و تکبیر و تہلیل و تسبیح و دعا بقدر طول سورۂ بقر کرے یہہ مستحب ہے اگر بہ دن ایذا کے حضور قلب وخشوع جوارح میسر ہوسکے پہر ہاتہہ اوٹہا کر جی لگاکر دعا کرے پہر دوسرے جمرۂ وسطی کی طرف بڑہے وہان بہی اوسیطرح رمی کرے جسطرح اول کی ہے جو کچہہ وہان کیا وہ یہان بہی بجا لائے دعا کے لئے کہڑا ہو جتنا پہلے کہڑا ہوا تہا یہہ کہڑا ہونا بطن مسیل مین ہے داہنی طرف جمرہ کے اگر بغیر ایذا ہوسکے پہر تیسرے جمرۂ عقبہ پر آوے جسکو دن نحر کے رمی کیا تہا یہان بہی سات بار رمی کرے مگر دعا کے لئے کہڑا ہو فی الفور اپنی منزل کو واپس آجاوے جاہل لوگ اس جمرہ کو بلند جگہہ سے داہنی طرف کرکے رمی کرتے ہین آنحضرت صلعم نے ایسا نہین کیا تہا بلکہ بطن وادی مین سامنے جمرہ کے آکر کعبے کو بیار پر منی کو مین پر چہوڑ کر رمی کی تہی کہتے ہین ان جمرات کے پاس بہی دعا قبول ہوتی ہے ایک حدیث مین آیا ہے ہر حصے پر ایک کبیرہ منجملہ سو بقات موجبات کے بخشا جاتا ہے

ف حجۃ الوداع مین رسول خدا صلعم نے چہہ جگہہ ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی ایک صفا پر دوسرے مروہ پر تیسرے عرفہ مین چوتہے مزدلفہ مین پانچوین جمرۂ اولے پر چہٹے

پھر ثانیہ پہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک مستحب ہے کہ امام دوسرے دن ایام تشریق کے
بعد نماز ظہر ایک خطبہ پڑہے اوسمین احکام جواز نفر وغیرہ سکہلاوے شافعیہ نے
کہا افضل یہہ ہے کہ دون نہر کے سوار ہوکر رمی کرے باقی پیادہ ہوکر اکثر حنابلہ
اور حنفیہ مالکیہ نے کہا نہین بلکہ سب دنون مین رکوب افضل ہے اگر ایام تشریق نکل
گئے رمی نکی تو شافعیہ نے کہا دم لازم آتا ہے اسیطرح اگر تین کنکریان نمار مین
تو بہی دم دینا چاہئے اور جو ایک یا دو کنکری کی کمی ہے تو ایک مد یا ایک درہم ہر ایک کو
ہر دم کو دیوے اور مالکیہ مین ایک قد طعام دیوے حنفیہ نے کہا بارہ کنکری کے
ترک مین ایک دم ایک دو کنکری کے ترک مین انہ سے ایک دن تا دو ان یا جو یا تمر لازم
ہے **ف** اصل رمی جمرات کی یہہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبہ بنا چکے جبریل
علیہ السلام آئے طواف کرنا بتایا پہر جمرہ عقبہ پر لیگئے وہان شیطان سامنے
آیا جبریل نے سات کنکر آپ لیے سات انکو دئے کہا تکبیر کہکر مارو شیطان بہاگ گیا
اسیطرح دوسرے تیسرے جمرہ پر ہوا **ف** منی سے تیسرے دن کوچ کرنا بالاتفاق
افضل ہے اگرچہ جلدی پہلے آنا بہی جائز ہے لقولہ تعالے فمن تعجل فی یومین فلا
اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ پہر جو کوئی کسی عذر سے منی مین نرہے جیسے زمزم
پلانے والے یا اونٹ چرانے والے یا مال وجان پر ڈرنے والے تو شافعیہ کے نزدیک
انپر کچہہ دم وغیرہ لازم نہین آتا ہے مگر امام تیسرے ہی دن پہلے منی مین لوگون کو نماز
پڑہاوے موسم والے اوسکے پیچہے نماز پڑہین مسجد خیف مین تبرکًا نماز پڑہنا مستحب
نماز ہمراہ امام ہی کے پڑہے امام کو نہ چہوڑے کیونکہ رسول خدا صلعم وابوبکر وعمر نماز
ہمراہ لوگون کے پڑہتے قصر بلا جمع کرتے لوگ انکے پیچہے قصر کرتے مکہ وغیرہ کے والے
دونون امام ہوتو آدمی اپنے ہمراہیون سمیت پڑہے یہہ مسجد عہد نبوت مین نتہی کہتے
ہین اس جگہہ ستر پیغمبر نے نماز پڑہی ہے اونمین ایک موسے علیہ السلام بہی ہین ستر

پیغمبر کی یہان قبر ہے مصلے آنحضرت صلعم کا سامنے منارہ کے پاس پتھرون کے ہے ف منی سے چلکر محصب مین اوترے باقتدار نبی صلعم باتفاق علما ء حمد وشکر کرکے خوشدل ہو کہ اللہ نے سارے مناسک پورے کرائے یہہ جگہہ درمیان دو پہاڑون کے ہے منی سے بہ نسبت مکے کے نزدیک تر ہے یہان نالے بہنے کے سبب سے کنکریان بہت مین اسلیے اسکا نام محصب ہوا اسکو ابطح وبطحا بہی کہتے ہین خیف بنی کنانہ بہی بولتے ہین شافعی رح نے کہا ہے سہ

یا راکبا قف بالمحصّب من منی	واھتف بقاعد خیفہا والناھض
ان کان رفضا حبّ ال محمدٍ	فلیشہد الثقلان انی رافضی

قریش نے اسی جگہہ کفر پر عہد باندہا تہا یہہ ٹہیرنا سنت ہے منسک نہین یہان ظہر عصر مغرب عشا پڑہکر کچہہ رات بسر کرے ذرا نیند بہی لے لے اسلیے کہ رسول خدا صلعم نے اسیطرح کیا تہا مگر آجکل یہہ سنت بہی متروک ہو گئی ہے انا للہ ف حدیث عائشہ مین نزدیک اہل سنن کے آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے مین کعبے مین داخل ہوا اوسکے اندر گہسا مین چاہتا ہون کہ یہہ کام نکرتا مجہکو ڈر ہے کہ مین اپنی امت کو بعد اپنے کہین محنت ومشکل مین نہ ڈالون اس سے معلوم ہوا کہ دخول کعبہ منجملہ مناسک حج کے نہین ہے یہی مذہب ہے جمہور کا ہان بعض اہل علم نے مستحب کہا ہے اگر اندر جاوے تو ہر جانب کعبے کی تکبیر کہے ہر کونے مین دعا مانگے جس جگہہ آنحضرت صلعم نے نماز پڑہی تہی وہان نماز پڑہے دروازے سے سیدہا چلے جب دیوار مین گز بہر رہجاوے وہی جگہہ جاے نماز نبوی ہے اس استحباب کے لیے علما نے یہہ کہا ہے کہ ایذا نہو ایذا نہ دے یہہ جو لوگ بہیڑ کرکے گہستے ہین کوئی دبکے کہاتا ہے کسیکا ستر کہل جاتا ہے کوئی مرد کسی عورت سے لڑ بہڑ جاتا ہے عورت ہاتہہ منہہ کہولے گہستی ہے آوازین بلند ہوتی ہین یہہ سب بدعت ومعصیت وبے ادبی سخت

سے اس جانے سے نہ جانا بہتر او سپر طرہ یہ ہے کہ بے کچھ لئے وے ہمارے نہیں دیتے
نہ مقام ابراہیم کسیکو دکہاتے ہین کہو یہ کمائی کیسی ہوئی خدا کے گہر مین یہ لوٹ کہ سونٹا
دینے والے تو گویا رشوت دیکر عبادت ادا کرتے ہین لینے والے بے رشوت لئے خدا
کا گہر رسول کا قدم نہین دیکھنے دیتے انا للہ اکالون السحت کعبے کے اندر دعا
قبول ہوتی ہے نیکی لیکر گہتا ہے بدی چہوڑ کر مغفور ہوکر باہر آتا ہے فتح کے دن
جب رسول خدا صلعم اندر اوسکے گئے تھے تو اوس وقت چہ ستون تہے دو ستون
متصل باب کے بیچ مین بیٹہکر خدا کی حمد و ثنا کی استغفار پڑہی پہر اوٹہکر سامنے
پشت کعبے کے گئے وہان منہ گال رکہکر حمد و ثنا و استغفار کی پہر ہر رکن کعبے کی
طرف منہ کرکے تکبیر و تہلیل و تسبیح و ثنا و سوال و استغفار فرماتے رہے پہر دیوار کعبے
کیطرف موتہہ کرکے دو رکعت نماز پڑہی پہر نکل آئے عمر بن عبد العزیز جب کعبے کے
اندر جاتے کہتے اللھم انک وعدت الامان لداخلی بیتک وانت خیر منزول
بہ اللھم فاجعل امانی ان تکفینی مؤنۃ الدنیا وکل ھول دون الجنۃ حتی
ابلغھا برحمتک انتھی کعبے کے اندر ننگے پاؤن جاوے اکثر حجر داخل بیت ہے جو
حجر مین داخل ہوا وہ گویا اندر کعبے کے گیا اس جگہہ کا داخل ہونا یہان دعا کرنا
مستحب ہے دعا اس جگہہ قبول ہوتی ہے نووی نے کہا دعا ماثور اس جگہہ کی یہ
ہے یا رب اتیتک من شقۃ بعیدۃ مؤملا معروفک فانلنی معروفا من معروفک
تغنینی بہ عن معروف من سواک یا معروفا بالمعروف ف جب چاہے کہ عمرہ
بجالاوے پہلے حج سے یا بعد حج کے تو واسطے احرام عمرہ کے نہاوے سلا ہوا کپڑا
بدن سے اوتارے دو کپڑے احرام کے پہنے دو رکعت نماز پڑہے میقات سے
احرام باندہے افضل مواقیت جعرانہ ہے پہر تنعیم پہر حدیبیہ یہ شافعی کا قول ہے
حنفیہ کی نزدیک تنعیم افضل ہے حنابلہ کے نزدیک اہل مکہ مکرمہ سے عمرہ کی نیت کرے

لبیک کے تلبیہ تکبیر کہتا ہوا مسجد الحرام مین آوے مسجد مین پہنچکر تلبیہ موقوف کر دیوے طواف کرنے لگے یہہ عمرہ کا طواف ہے اسمین بالاتفاق رمل کرے اضطباع کرے دو رکعت طواف پڑہے پہر حجر اسود کے پاس آکر استلام کرے پہر باب صفا سے نکلکر سات بار سعی بجا لاوے بعد سعی اگر ہدی ہمراہ ہو تو اوسکو نحر کرے پہر سر منڈاوے یا بال کترا دے اب یہہ نزدیک ائمہ اربعہ کے حلال ہو گیا عمرہ اسکا پورا ہوا مگر حنفیہ نے کہا اگر ہدی لایا ہے تو حلال نہو گا محرم بنا رہیگا نہ حلق کرے نہ تقصیر یہانتک کہ دن نحر کے ہدی ذبح کرے عوام جو عمرہ مین حلق سر کا بجاے کرتے ہین یہہ وہی قزع ہے جس سے رسول خدا صلعم نے منع کیا ہے یا سارا سر منڈاوے یا قصر کرے **ف** غزالی نے کہا جو مکے مین ٹہیرے وہ عمرہ و طواف بہت کیا کرے کعبے کو بہت دیکہا کرے اندر جاوے تو دو رکعت نماز پڑہے برہنہ پا جاوے تو بہتر ہے کسی نے ایک شخص سے کہا تم آج کعبے کے اندر گئے تہے کہا مین ان دونو پاؤن کو اس لائق تو سمجہتا ہی نہین ہون کہ گرد کعبے کے پہرون پہر بہلا خود خدا کے گہر کو کسطرح انسے پامال کرون حالانکہ مجہکو معلوم ہے کہ یہہ پاؤن کہان کہان چلے ہین کہان گئے ہین **ع**

بطواف کعبہ رفتم بہ حرم رہم ندادند
کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

عز بن جماعہ نے کہا حاجی جب تک مکے مین رہے کثرت طواف کو غنیمت سمجہے حدیث مین آیا ہے اس گہر کا طواف کرنا ایسا ہے جیسے ایک بردہ آزاد کیا ہر قدم اوٹہانے دہرنے پر ایک خطا دور ہوتی ہے ایک نیکی لکہی جاتی ہے ایک درجہ بڑہتا ہے حجر اسود جب بہشت سے زمین پر اوترا تہا دودہ سے بہی زیادہ سفید تہا بنی آدم کی خطاؤن نے اوسے کالا کر دیا شدہ مین جب مین نے اوسکو دیکہا تو ایک نقطہ سفید اوسمین ظاہر تہا ہر شخص اوسکو دیکہتا تہا جب پہر حج کیا تو دیکہا کہ سفیدی کم

ہو چلی چنانچہ سنہ ۳۶ہ مین وہ نقطہ بمشکل تمام نظر آیا انتہےٰ حدیث شریف مین آیا ہے کہ رکن و مقام دونون جنت کے یاقوت ہین اگر خطایا بنی آدم اسکو نہ چہوتے تو مشرق سے لیکر مغرب تک روشن ہوجاتا جو دکہہ درد والا اسکو ہاتہہ لگاتا اچہا ہوجاتا یہہ رکن قیامت کے دن اوٹہایا جاویگا آنکہہ سے دیکہیگا زبان سے بولیگا جسنے اسکو سچے دل سے چہوا ہے اوسکے لئے گواہی دیگا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ نے کہا ہے کثرت سے طواف کرنا منجملہ اعمال صالحہ کے ہے یہہ امر بہتر ہے اسکی کوئی حدیث سے اگر مکے مین عمرہ بجالائے مسجد الحرام مین کثرت سے نماز پڑہنا بہی مستحب ہے یہان ایک نماز برابر لاکہہ نماز کے ہوتی ہے بہت سے عمرے کرنا بہی نزدیک شافعیہ و حنفیہ کے مستحب ہے خصوصاً رمضان مین کہ یہہ عمرہ برابر حج کے ہوتا ہے مالکیہ کے نزدیک سال بہر مین ایک عمرہ سے زیادہ کرنا مکروہ ہے ملتزم مین دعا مانگنا مستحب ہے یہہ جگہہ درمیان حجر اسود و باب کعبے کے ہے یہان دعا قبول ہوتی ہے مسجد الحرام مین بیٹہے تو مونہہ کعبے ہی کیطرف رکہے قریب بیٹہے اور اوسکو دیکہا کرے یہہ دیکہنا عبادت ہے ابن عمر مسجد سے نہ نکلتے جبتک کہ طواف یا غیر طواف مین استلام حجر نکرلیتے اسیطرح ایک جماعت علماء تابعین سے بہی منقول ہے انتہےٰ زمزم کا پانی بہی بہت پیئے ہوسکے تو اپنے ہاتہہ سے نکالے دوسرے سے نکہے کہ تم بہر دو خوب تن کر کہینچ کر پیئے پیتے وقت دعا کرے آنحضرت صلعم نے اس پانی کو مبارک فرمایا طعام طعم شفاء سقم ٹہیرایا ہے جس مقصد کے لئے پیئے وہی ملے ایک گروہ اہل علم نے مطالب جلیلہ کے لئے پیا سب حاصل ہوئے کہتے ہین قیامت کے پہلے سب پانی سوکہہ جاوینگے مگر زمزم اس سے نہانا وضو کرنا بہی درست ہے مگر استنجا کرنا مکروہ ہے عائشہ اسکو اپنے ساتہہ لیجاتین کہتین رسول خدا صلعم بہی لیجاتے تہے رواہ الترمذی عنہا اسی لئے یہہ پانی ملکون جاتا ہے ورنہ

حرم کی کسی چیز کا حرم سے باہر لیجانا درست نہین ہے مکے کا حرم بہ نسبت مدینۂ منورہ کے زیادہ محترم ہے
مین جسقدر طاعت و عبادت ہوسکے صدقہ حسب مقدور قراءت وغیرہ اُسکو غنیمت سمجھے بجا لاوے **فصل**
حاجی حج کرکے اگر مکے مین رہنا چاہے تو طواف وداع نکرے اگر وطن آنا چاہتا ہے تو یہہ
طواف نزدیک شافعیہ کے واجب ہے خواہ اسکا وطن اندر حرم مکے ہو یا باہر حرم کے
حنابلہ کے نزدیک یہہ طواف وہ شخص کرے جو حرم چھوڑنا چاہے حدیث ابن عباس مین
نزدیک مسلم وغیرہ کے آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کوئی یہان سے نجاوے
جبتک کہ پچھلا عہد اوسکا اس گہر سے نہو یعنی بے طواف الوداع کوچ نکرے مگر عورت
حائض و نفسا کو رخصت دی ہے اوسپر تخفیف رکھی ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ طواف
واجب ہے اسکے ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے مالک نے کہا سنت ہے دم نہین آتا
پہلا قول قوی ہے جب سب کامون سے فارغ ہوکر چلنے کو طیار ہو تب یہہ طواف کرے
یہہ نکرے کہ اسکے بعد لین دین تجارت وغیرہ امور مین مشغول ہو بلکہ سیدہا چلدے
اگر ایک دو دن ٹہیریگا تو پہر دوبارہ طواف کرنا پڑیگا رسول خدا صلعم نے رات کو قریب
صبح طواف کیا پہر حرم مین نماز صبح پڑہی سورۂ طور کی قراءت کی پہر پکار دیا کہ کوچ
ہے مدینۂ منورہ کو چلدئے نہ رمل کیا نہ اضطباع ہان اگر چاہے تو بعد دو رکعت طواف
کے ملتزم مین آکر سینہ شکم مونہہ رکہے ہاتہہ پہیلا کر دیوار سے چمٹ جاوے دعاے
دنیا و آخرت سوال حاجت کرے یا یہہ کام والتزام طواف وداع سے پہلے کرے صحابہ جب
مکے مین داخل ہوتے تو یہی کرتے ابن عباس سے ایک دعاء وداع ماثور ہے جسکا آغاز
اللهم البيت بيتك الى قوله قدير ہے شافعی نے کہا یہہ دعا کرنا مستحب ہے اور جتنی زیادہ
دعا کرے اوتنا ہی اچہا ہے بلکہ سامنے در کعبہ کے کہڑے ہوکر دعا کرنا بعد دن التزام
بیت کے اور بہی اچہا ہے جب دعا کرکے پہرے ادہر اودہر نہ دیکھے پیچہے پہر کر نظر نکرے
اولٹے پاؤن نہ پہرے نہ یہان نہ مدینۂ منورہ مین بلکہ جسطرح مسجد سے نماز پڑہ کر پہرتا ہے

اوسیطرح پہرے سینہ یا پیٹا جاوے طواف وداع کے بعد آب زمزم بہی پیتا جاوے سر
و منہ بدن سے ملے دعا مانگے حنابلہ نے کہا بعد دو رکعت طواف کے تقبیل حجر بہی کرتا
جاوے ابن عباس نے کہا باب مسجد پر کہڑے ہوکر کعبے کو دیکہتے جانا مکروہ ہے ابراہیم
نخعی نے کہا اگلے لوگ حج کرکے پہرنا چاہتے کچہہ صدقہ دیتے خیرات کرتے کہتے اللہم
ہذا الحج الا ابتلاء یعلم است اللہ یہہ اوسکے عوض ہے جو ہم نہین کر سکے واللہ اعلم **ف** جو مساجد
مکے مین ہین سواے مسجد الحرام کے جو بیچ حرم ہے ہین انہین سے کسی ایک کی زیارت
بہی سنت نہین بلکہ بدعت ہے ایسے ہی وہ مساجد و مقامات جو آثار صحابہ پر اثناے راہ
حرمین شریفین وغیرہ مین بنائے گئے ہین اونکی زیارت بہی مشروع نہین اثر پرستی ایجاد
اہل بدعت ہے ہان زیارت مسجد اقصیٰ کو اہل علم نے مستحب کہا ہے حدیث مین بہی آیا
ہے کہ وہان کی ایک نماز برابر ہزار نماز کے ہے سو یہہ زیارت ایک مستقل عبادت ہے
اسکو حج سے کچہہ تعلق نہین جب مساجد آثار کا یہہ حال ٹہیرا تو پہر وہ بنائین جو نفس
مسجد الحرام مین ہین آپ ہی مکروہ و بدعت ہونگے یہہ چار مصلے یہہ گہڑی خانہ یہہ منبرہ
کتابخانہ یہہ احاطہ مقام ابراہیم یہہ مکان چاہ زمزم وغیرہ سب باتفاق اہل علم بلکہ
باجماع مسلمین بدعت ہین سنہ نوسو ہجری مین فرج بن برقوق چرکسی نے یہہ چار مصلے
بنائے تفریق جماعت کی ملوک چراکسہ مین یہہ شخص بڑا بدعتی تہا علمار نے اس حرکت پر انکار
کیا رسائل بنائے مگر کچہہ نہ چلی سبحان اللہ رسول خدا صلعم تو اختلاف و فرقت سے منع کرین
نہی فرماوین اجتماع و الفت و اتفاق کیطرف بلاوین یہان برخلاف اوسکے جماعات اسلام
مین تفرقہ ڈالدیا گیا ہر ایک گروہ الگ الگ نماز پڑہنے لگا تو یا مختلف دینون کے لوگ
جمع ہوگئے ہین انا للہ **ف** رسول خدا صلعم جب حج یا عمرہ یا جہاد یا کسی سفر سے پہرتے تو
ہر بلندی پر تین تکبیر کہتے پہر یہہ ذکر کرتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و
لہ الحمد وہو علی کل شیئی قدیر آیبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون

صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ یہہ مضمون حدیث متفق
علیہ ابن عمر مین آیا ہے جب تک وطن مین پہونچے ہر اونچی جگہہ پر یہی کرے جب گہر پاس آوے
پہلے سے کسیکو بہیجکر خبر کردے تاکہ ناگہان وارد نہو رات کو گہر مین آنا مکروہ ہے
صبح یا تیسرے پہر کو سفر سے آکر گہر مین داخل ہو حضرت صلعم اسیطرح کرتے تہے جب سفر
سے پہرتے پہلے مسجد مین جاکر دو رکعت نماز پڑہتے اپنے ہمراہیون سے بہی کہتے کہ
تم بہی پڑہو پہر گہر کے اندر پہونچکر بہی دو رکعت پڑہے دعا مانگے خدا کا شکر ادا کرے
اپنے مع الخیر واپس آنے کا کہانا کہلاوے آنحضرت صلعم جب مدینہ مین آئے اونٹ
ذبح کیا یا گاوٴ سبکو اس خوشی کا کہانا کہلایا گہر والون کے لئے کچہہ تحفہ بہی بقدر
میسور لیتا آوے یہہ مضمون حدیث عائشہ مین مرفوعاً نزدیک بیہقی کے آیا ہے بلکہ
یہہ کہا ہے کہ اور کچہہ نہو تو ایک پتہر ہی سہی غرضکہ خالی ہاتہہ نہ آوے اگرچہ یہہ حدیث
ضعیف ہے مگر مطلقاً ہدیہ دینا سنت ہے پہر ہدیہ قادم کا تو جو موقع دلمین ہے وہ
مخفی نہین ہے مقیم کو چاہیئے کہ حاجی سے مصافحہ معانقہ کرے دعاء مغفرت چاہے
مالک نے کہا معانقہ مکروہ ہے حدیث مین ذکر فقط سلام ومصافحہ وطلب استغفار
کا گہر مین جانے سے پہلے آیا ہے یہہ حدیث حسن ہے پہر دعا دے یہہ کہے قبل اللہ
حجک وغفر ذنبک واخلف نفقتک حاجی کو چاہیئے کہ اپنے رفیقون سے قبل جدا
ہونے کے کہا سنا اپنا معاف کرالے بعد حج کے جہانتک بن سکے گناہون سے بچے
اسلئے کہ نکس مرض کا مرض سے زیادہ تر سخت ہوتا ہے جو عہد یہہ شخص کہے مین خدا سے
کر آیا ہے جن گناہون کی مغفرت مانگ چکا ہے جن خطاؤن سے تائب ہوا ہے اب
اونمین دوبارہ پہر مبتلا نہو جسطرح ایک عورت نے سوت کات کر توڑ ڈالا پہر روئی
کی روئی کر ڈالی علامت قبول حج کی یہی ہے کہ جیسا حج سے پہلے تہا اب بعد حج کے اوس
سے بہتر ہو اگلے گناہ سارے عیب ترک کردے اب عوض اوسکے نیکیان کرے اگلی

بری ہمت کو اپنی ہی جستے بدل دے بطالین انکا لین کے بدل مین علماء و صالحین
کا ہمنشین بنے مجالس لہو و لعب کے عوض مین مجالس ذکر و تلاوت کو اختیار کرے ؛

حکایت ایک شخص نے حج سے آکے اپنے جی نے چاہا کہ ایک برا کام کرین ہاتف نے
پکار کر کہا ویلک الم تحج ویلک الم تحج افسوس ہے کیا تو نے حج نہین کیا اللہ تعالے
نے اوسکو اوس برے ارادے و کام سے بچا دیا یہ ہاتف کا پکارنا تو اتفاقی
امر تھا ہر کسی حاجی معتمر کو ہاتف نہین پکارا کرتا مگر اللہ تعالے نے ہر مسلمان بندے کے
دلمین ایک واعظ رکھا ہے وہ جی اوسکو زبان حال سے اونکی نصیحت کرتا رہتا ہے
تا کہ توفیق الہی شامل ہو نہ اگر شامت اعمال سے بعض کے کوئی کام برا بنگیا کوئی گناہ
کبیرہ ہوگیا تو فی الفور اوس سے توبہ کرے کھلے گناہ کی کھلی توبہ چھپے گناہ کی
چھپی توبہ اللہ تعالے رحیم و کریم غافر الذنب قابل التوب ہے ان شاء اللہ تعالے
بشرط صحت نیت و ظہور اثر ندامت و وجود ارادہ عدم عود و ضرور ہے اوس گناہ کو
بخش دیگا اوسکی رحمت اوسکے غضب پر سبقت کر رہی ہے اللہم غفرا ؛

باب

جمہور نے کہا زیارت رسول خدا صلعم کی مستحب ہے بعض مالکیہ و ظاہریہ نے کہا بلکہ
واجب ہے حنفیہ نے کہا قریب وجوب کے ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا مشروع ہے
بعض حنابلہ و ایک جماعت اہل حدیث کا بھی مذہب ہے میرے نزدیک یہ بات ہے
کہ نہ واجب ہے نہ مستحب بلکہ سنت ہے وجوب کے لیے کوئی دلیل خاص صحیح صریح
موجود نہین جن حدیثوں کو تقی سبکی ابن حجر مکی وغیرہما نے دلیل خاص ٹھہرایا ہے اونمین
اکثر موضوع ہین یا شاذ و منکر و ضعیف جیسے من زارنی بعد موتی یا من حج و لم
یزرنی فقد جفانی یا من حج و زار قبری الخ یا من حج الی مکۃ ثم قصدنی

یا من جاءنی زائرا یا من حج فزار قبری یا من زار نی متعمدا یا ما من احد من امتی له سعة یا من زار نی حتی ینتھی الی قبری یا من انی المدینة زائرا یا من لم تمکنه زیارتی حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا اکثر متون ھذه الاحادیث موضوعة انتھی بے شبہہ ان حدیثون کے لفظ وعبارت پر مثل دیگر احادیث صحیحہ یا حسنہ کے نور نبوت ضیا ء رسالت فروغ صدق لمعان حق تابان ودرخشان نہین ہے ہر فن مین قول اوسی فن کے عالم یا امام کا معتمد ہوتا ہے نہ دوسرے شخص کا نحوی نسخہ مرض نہین لکہہ سکتا طبیب قاعدہ نحو بیان نہین کرسکتا فقیہ علم حدیث کو کیا جانے صوفی صحت وضعف سنت کو کیا پہچانے یہہ کام ائمۂ محدثین کا ہے تقی سبکی فقیہ مجتہد ہین ابن حجر مکی فقیہ مقلد ہین ان دونون صاحبو نکو علم حدیث مین گو طوطے کیطرح اس علم کو پڑہا بہی ہو یا کسی سے اوسکی سند بہی لکہوالی یا منگوالی ہو کچہہ مہارت وشعور کامل نہین ہے انکا سر پہوڑنا واسطے صحت ان احادیث کے ویسا ہی ہے جیسے بعض صوفی حرف شناس احادیث موضوعہ فن تصوف کا اثبات بذریعۂ اسانید مشائخ وفقرا کرتے ہین ہان حافظ ابن حجر عسقلانی اس فن کے ماہر حاذق تھے اونکی بات لائق سماع والتفات ہے اونکو سب اہل علم بلفظ حافظ یاد کرتے لکہتے چلے آتے ہین اونکا محدث ہونا مقبول موافق ومخالف ہے سبکی ومکی کو کسی نے نہ حافظ کہا نہ محدث سمجھا اگر سمجھا بہی تو اوسنے جو نرا مقلد فقہ ورائے وقیاس ہے سواوسکی سمجہہ کب لائق اعتبار ہو سکتی ہے ہر مذہب کے عوام ومقلد جہان حرف شناس ہوگئے اونہون نے اپنے مولوی مشائخ کو آسمان پر چڑہانا شروع کردیا بلا سے اگر کوئی شافعی مذہب بہی اس مسئلے مین سبکی ومکی سے استدلال کرتا تو صبر آجاتا کہ ع کس نہ گوید کہ دوغ من ترش ست ٭ غضب تو یہہ ہے کہ مقلدۂ حنفیہ بہی انسے استدلال لاتے ہین کہو تمکو شافعیہ سے کیا واسطہ ہے

مگر جہل و تعصب حمیت جاہلیت کو یہہ بیچارے کہان چھپنے دیتین امارگی نفس غرور شیطان
نے انکے دلون پر مہر لگا دی ہے آنکھون پر پردہ ڈالدیا ہے طبع قرین نے اپنا کام
پورا کر لیا لعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون بڑے بڑے عالم جو دین کے کہم تہے جیسے
امام مالک امام دار الہجرہ جوینی امام الحرمین قاضی عیاض شیخ الاسلام ابن تیمیہ حافظ
ابن القیم وغیرہم انہون نے ان حدیثون کو نہ مانا بہت سے محققین بہی اسی راہ پر چلے
پہر جو کوئی بمقابلہ ان اکابر کے تقی سبکی وغیرہا کی سند لاوے تو بجز اسکے کہ نظر اہل
علم مین اپنی سبکی کرے اپنی تکی نہ اوڑاوے اور کیا ہو سکتا ہے ہم نے مانا کہ یہہ
احادیث ثابت ہین انہین اگر حکم ہے تو اسی زیارت کا ہے سفر للزیارۃ کا حکم تو نہین
ہے تو نفس زیارت مین کسی کو کچہہ بہی بحث نہین ہے مستحب نہ سہی سنت نہ سہی واجب
بلکہ فرض عین سہی ہمارا کیا نقصان ع دل ما شاد چشم ما روشن ۞ بلکہ اگر کسی حدیث
سے کچہہ رائحہ سفر کا بہی نکلے تو وہ حدیث بالکل موضوع ہوگی موضوع نسہی صحیح ہی سہی
لکن بمقابلہ حدیث لا تشد الرحال کے پہر بہی لائق استدلال کے نہین ہو سکتی ہے
اسلئے کہ یہہ صحاح کی ہے وہ غیر صحاح کی روایات پر ترجیح بقاعدہ اصول فقہ مقرر ہے
بلال کا قصہ بابت خواب زیارت باطل ہے اگر حق بہی ہو تو کسی کا خواب کب شرع مین
حجت ہے ۔

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم	نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ابن عمر رضی اللہ عنہا جب سفر سے آتے پہلے قبر منور پر جاکر سلام کرتے یہہ سفر گہر کا تہا
نہ قبر کا اسکو اب بہی کوئی منع نہین کرتا جو اجماع استحباب زیارت پر نقل کیا گیا ہے
اگر ثابت بہی ہو تو زیارت کے لئے ہی نہ سفر للزیارۃ کے لیے حالانکہ ثبوت نفس
اجماع ہی کا کسی مسئلے مین کیون نہو مشکل ہے اصول فقہ مین اسکی ایک بڑی بحث ہے
حدیث شد رحل کو بہی جانے دو اور مساجد ہی مراد سہی حدیث لا تتخذوا قبری

عیداً تو صریح ممانعت ہے قبر شریف پر مجمع کرنے سے جسنے یہہ کہا کہ مراد اس سے یہہ
ہے کہ عید کیطرح سال بہر کے بعد نہ آؤ بلکہ ہمیشہ برابر لگاتار آتے رہو اوس نے اس
حدیث کی تحریف کی ہے یہہ معنی نہ بقاعدۂ عربیت درست ہین نہ بضابطۂ شریعت
لاحول ولا قوۃ الا باللہ زوروا قبری کل حین کہنے مین کیا مشکل تہی جو اتنا چکر
دیا گیا ایسے معنی کہنا عقل وعلم کا ہیضہ ہے رہی یہہ بات کہ ہمیشہ صدہا سال سے اکثر
مسلمانون کا یہی طریقہ رہا ہے کہ جو حج کو گیا وہ زیارت کو بہی گیا اگر اسکو عمل صالح
نہ سمجہا تہا تو ایسا کیون کیا اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو سارے اہل اسلام
کے حق مین یہہ دعوی صحیح نہین ہے سیکڑون بلکہ ہزارون بلکہ لاکہون اس
امت مین ایسے نکلین گے جنہون نے نرا حج کیا اور کوئی سفر نہ کیا اگر وہ اسکو واجب
فرض جانتے تو کیون ترک کرکے گنہگار ہوتے بعض کے کرنے بعض کے نکرنے ہی نے
اس حدیث کے معنی سمجہا دئے کہ لا تجتمع امتی علی ضلالۃ اگر فرض بہی کرین کہ ایسا
ہی ہوا ہے تو اسکی کیا دلیل ہے کہ اون سبکی نیت یہی سفر للزیارۃ تہا سفر للمسجد
نہ تہا ہوسکتا ہے بلکہ براہ حسن ظن یہی امر متعین ہے کہ سفر واسطے مسجد نبوی کے
کرتے تہے اوسکی لپیٹ مین زیارت مرقد مطہر منور بہی حاصل ہوجاتی تہی اس
اینچ کہینچ اختلاف سے نجات ملتی تہی ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
وہ کون مسلمان ہے جو مدینہ یا مسجد شریف مین پہونچکر آپکو زیارت رسول خدا
صلعم سے محروم رکہے ایسے بدنصیب سے بہی کوئی اور زیادہ بدبخت کم بخت نالائق
نابکار ہوگا استغفر اللہ ثم استغفر اللہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا نام چند جہال نے
بابت انکار زیارت قبر نبوی مفت مین بدنام کر رکہا ہے ورنہ اونکی مصنفات و
فتاوی ومناسک حج مین استحباب زیارت آداب زیارت لکہے ہین مگر یہہ اور
بات ہے کہ کسی کی ہیے کی پہوٹ جاوین اسے بصیرت جاتی رہے تا ان سفر لمجرد الزیارۃ

مین انہون نے اختلاف اہل علم کا ذکر کیا ہے یہہ سفر عام ہے اس سے کہ مقصد کوئی
اجمیر کو جاوے یا مکن پور یا دہلی یا بہرائچ یا نجف یا بقیع یا ایلیا یا مصر یا شام یا
یمن یا اور کسی جگہہ یہہ اختلاف ذکر کرکے یہہ سفر لاجل زیارۃ کو اختیار کیا ہے سو اس بیان و اختیار
مین وہ کچہہ متفرد بہی نہین ہین بلکہ ایک جماعت سلف ہمراہ اونکے ہے جیسے امام الحرمین جوینی
وجوینی وغیرہم بلکہ امام مالک تو سرے سے لفظ زیارت کا بولنا ہی مکروہ رکہتے تہے چہ جائیکہ
سفر لاجل زیارت کرے اگر انکو برا کہتے ہو تو اون سبکو بہی اپنی طرح دائرۂ اسلام سے خارج
کردو ورنہ ذرا خدا کا ڈر رسول کی شرم درکار ہے یہہ اگر متفرد بہی ہون تو بہی
معذور ہین اسلیے کہ مجتہد مطلق سے خطا وصواب دونون ہوتے ہین صواب پر
اگر دو اجر ملتے ہین تو خطا پر بہی ایک اجر ملتا ہے یہہ خطا اونکی کچہہ تمہارے سے
خطا نہین ہے کہ جسکا سر نہ پاؤن تمہارے تو صواب کرنے مین بہی ہزارون خطائین
تم سے ہو جاتی ہین مناظرہ مین سب وشتم وغیبت کا بازار گرم کر دیتے ہو غیبت
زنا سے بدتر ہے ازالۂ عرض ربا سے بڑہکر ہے پہر تمہاری خطا کا کیا ٹہکانا ہے

منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید	ناامیدی اوسکی دیکہا چاہیے

ایک دو یا دو چار مسائل مختلف فیہا پر اکابر سلف کو مطعون کرنا باوجود اجتہاد
معذور نہ کہنا صریح ظلم قبیح ہے وہ کون عالم حنفی مالکی شافعی ہے جو بعض مسائل
مین متفرد نہین جسکے ہزارون حسنات سبکو معلوم ہون اوسکا علم متفق علیہ اہل علم ہو
اوسکا زہد وتقوی مشار الیہ ہو کوئی فسق وبدعت اوس سے ماثور نہو فقط ایک یا
دو مسئلے پر جو خلاف ہماری رائے کے ہین ہم اوسکو لعن وطعن کرین یہہ شیوہ خاص
شیعہ کا ہے نعوذ باللہ الحمد للہ کہ اہل سنت کسی عالم یا صوفی کامل کو جسکا علم
وفضل ثابت ہو چکا ہے بد نہین کہتے برائی سے یاد نہین کرتے جو قول ایسے شخص کا
سمجہہ مین نہین آتا یا خلاف ظاہر ہوتا ہے اوسکی تاویل توجیہ کرتے ہین یا خاموش رہتے
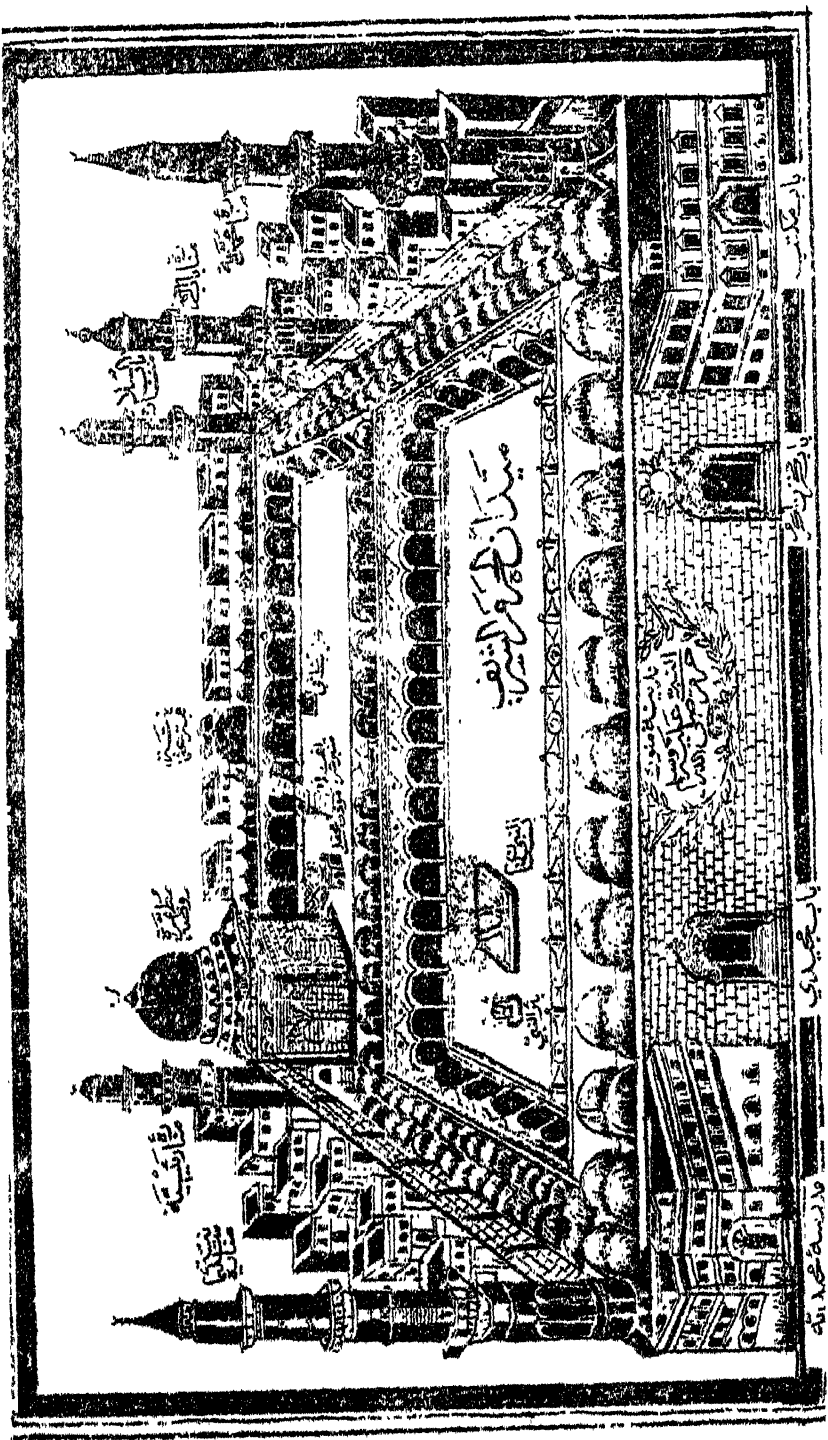
ہین ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین
امنوا ربنا انک رؤف رحیم یہہ رتبہ اللہ تعالے نے سلف صلحا رہی کو دیا تہا کہ وہ
کسی بحث و مناظرہ مین مرتکب کسی خطا کے نہوتے جو کچھہ کہتے اخلاص و ادب سے کہتے جو
کچھہ لکہتے پڑہتے سب حق و صدق کی راہ سے پڑہتے لکہتے طالب دین رہتے ہارنا جیتنا
اونکا مقصود نہوتا اسلئے اللہ تعالے نے اونکی خطا پر بہی ایک اجر مقرر فرما دیا ہے
تا کہ اونکی محنت و مشقت دریافت حق مین بے سود و رایگان نہ جاوے اسی لیے ہم
کسی امام کو اوسکی خطا پر ملامت نہین کرتے امام ابو حنیفہؒ ہون یا شافعی وغیرہ نہایت
یہہ ہے کہ جب وہ خطا ہمپر بمقابلہ نصوص کتاب و سنت واضح ہوجاتی ہے تو ہم اوسپر
عمل نہین کرتے اوسکے موافق فتوی نہین دیتے اسپر کوئی ہمارے تکفیر کرے یا تفسیق تضلیل
کرے ہم اس حال مین بہی شکر گزار ذو الجلال ہین اہل قبلہ و مأولین ادلہ کی ہم تکفیر نہین
کرتے کسی عالم یا مسلمان کو کافر کہدینا جاہل ٹہیرانا بد دین بنانا اسلام سے خارج بتانا
کوئی سہل کام آسان بات نہین ہے اوسکا تو کچھہ بہی نہین جاتا نہ روٹی بند ہوتی ہے
نہ کپڑا موقوف ہوتا ہے نہ اپنے عہدے و خدمت و تجارت وغیرہ سے معزول ہوتا ہے
نہ اوسکے دین مین کچھہ خلل آتا ہے مکے سے نکالدو یا مدینے سے باہر کردو مگر ان صاحبون
کی جنہون نے اوسکے حق مین یہہ زیادتی کی ہے زبان درازی فرمائی ہے دریدہ دہن
ہوگئے ہین بیہودہ گو بنے ہین شوریدہ سر کہلائے ہین آخرت خراب ہوجاتی ہے یہہ خود ہی
اوس کفر و کافری کے مصداق بنجاتے ہین دائرہ ارتداد و زندقہ مین پڑجاتے ہین
افسوس ہے سمجھہ والے اوٹھہ گئے انکی جگہہ جاہل واعظ احمق مدرس بے وقوف مفتی
رہگئے ہین ؎

اینکہ میگویم بقدر فہم تست		مردم اندر حسرت فہم درست

بہر حال مسئلہ زیارت قبر اور ہے مسئلہ سفر زیارت اور ہے جب کوئی مسجد نبوی مین

آگیا تو اب اوسپر ضرور ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم پر صلوۃ و سلام بھیجے کیونکہ مقصود
زیارت شرعیہ سے یہی کام ہے پھر جسنے نری قبر کے لئے سفر کیا اوسنے زیارت شرعیہ
نہ کی بلکہ بدعیہ کی جمہور کا یہی مذہب ہے کہ سوا تین مسجد کے مسجد اقصیٰ مسجد الحرام
مسجد مدینہ اور جگہہ کے لئے سفر کرنا بنظر عبادت درست نہین خواہ قبور انبیاء
و صلحاء ہون یا کسی اور کا کوئی تہان چلہ مکان **ف** شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم
بن عبدالسلام قدس سرہ نے اپنے منسک حج مین لکہا ہے جب داخل مدینہ ہو پہلے حج کے
یا بعد اسکے تو مسجد نبوی مین آکر نماز پڑہے یہہ نماز ہزار نماز سے بہتر ہے یہہ مسجد زمانہ
نبوت مین بہ نسبت اس زمانہ کے بہت چہوٹی تہی اسیطرح مسجد الحرام پہر خلفاء راشدین
نے اوسکو بڑا کر دیا سب احکام مین حکم زیادت کا وہی حکم مزید علیہ کا ہے پہر رسول خدا
صلعم اور اونکے دونون صاحبون پر سلام کرے اسلئے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے
جب کوئی آدمی مجہپر سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو پہیر دیتا ہے رواہ ابو
داؤد ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد مین آتے کہتے السلام علیک یا رسول اللہ السلام
علیک یا ابابکر السلام علیک یا ابت پہر چلے آتے اسیطرح سارے صحابہ کیا کرتے تہے
اگر کسی نے بجائے اس سلام کے مثلاً یون کہا کہ السلام علیک یا نبی اللہ یا خیرۃ
اللہ من خلقہ یا اکرم الخلق علی ربہ یا امام المتقین یا سید المرسلین تو بہی کچہہ مضائقہ
نہین کہ یہہ سب اچہے اوصاف جناب رسالت کے ہین بابی ہو وامی صلعم اگر سلام کے ہمراہ
درود بہی بہیجے تو اور بہی اچہا کیا اسلئے کہ درود بہیجنے کا بہی حکم نازل ہے یہہ سلام
رو بحجرہ پشت بقبلہ ہو کر بہیجے یہی مذہب ہے علماء کا مالک و شافعی و احمد نے بہی یہی کہا ہے
ابو حنیفہ نے کہا منہہ قبلہ کو کرے پشت حجرہ کو یا حجرہ کو بائین طرف کرے لیکن ہاتہہ سے
چہونا یا بوسہ لینا یا طواف کرنا یا اودہر نماز پڑہنا یا حجرہ رو دعا مانگنا بالاتفاق ممنوع
ہے مالک سب سے زیادہ اسکو مکروہ جانتے ہین قبر شریف کے پاس دعا مانگنے کو کہڑا ہونا

بدعت ہے کسی صحابی نے کبھی ایسا نہین کیا جب دعا کرتے روبقبلہ کرتے خدا سے مانگتے
نہ رسول سے حدیث مین آیا ہے اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد دوسری روایت مین ہے
لا تجعلوا قبری عیدا تیسری حدیث مین ہے لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا
قبور انبیائھم مساجد عائشہ نے کہا اہل کتاب کے طریقے سے ڈرایا ہے یہہ ڈر نہوتا
تو قبر کولدی جاتی ولکن یہہ ڈر ہے کہ کہین قبر کو مسجد یعنی سجدہ گاہ نماز گاہ نہ ٹہیرالین
اندر حجرے کے بند رکہا یہہ حدیث صحیحین مین ہے یہہ حجرہ مسجد کے باہر تہا جسطرح سائر
بی بیون کے حجرے باہر تہے ولید بن عبد الملک نے اس مسجد کو بدل دیا عمر بن عبد العزیز
نائب مدینے کو حکم دیا کہ حجرات مول لیکر مسجد مین داخل شامل کرو حضرت نے فرمایا
ہے نہ بیٹہو قبرون پر اور نہ نماز پڑہو پاس اونکے یا اونکی طرف روایۃ مسلم اسکے
بعد ابن تیمیہ رح نے یہہ لکہا ہے کہ زیارت دو طرح پر ہوتی ہے ایک شرعی اس سے یہہ
مقصود ہے کہ مردے پر سلام کرے اوسکے لیے دعاے مغفرت و رحمت مانگے جسطرح اوسی
کام کے لیے اوسپر نماز جنازہ پڑہی جاتی ہے تو یہہ زیارت بعد اوسکی موت کے
بمنزلہ اسی نماز جنازہ کے ہے اس زیارت مین سنت ایسقدر ہے کہ سلام کرے
دعا مانگے نبی کی قبر ہو یا غیر نبی کی رسول اللہ صلعم صحابہ سے فرماتے وقت زیارت قبور
یون کہا کرو السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم
لاحقون یرحم اللہ المستقدمین منا ومنکم والمستاخرین نسأل اللہ لنا ولکم
العافیۃ اللھم لا تحرمنا اجرھم ولا تفتنا بعدھم واغفر لنا ولھم اسیطرح وقت زیارت
اہل بقیع وشہداء احد وغیرہم کے کہتے بلکہ باتفاق مسلمین جس مسجد مین قبر کسی پیغمبر یا
صالح کی نہین ہے اوسمین نماز پڑہنا بہتر ہے اوس مسجد سے جسمین کسی کی تربت بنی
ہے بلکہ نماز پڑہنا اون مساجد مین جو بالاے قبور متصل قبور محل قبور مین بنائی گئی
ہین حرام یا مکروہ ہے انتہی مسجد مین کسی مردے کو دفن کرنا نہ چاہیے مسجد اسلیے نہین ہے

کہ آخر کو مقبرہ ہو جاوے نہ اسی قبر مین کوئی مسجد بنائی جاوے۔ تماشا ہو یا سقفہ وا
مقابر اسلئے نہین ہین کہ وہان یا اونکے آس پاس نماز پڑہی جاوے گاڑنے کے
لئے گورستان ہے ذکر و دعا و تلاوت و درس کے لئے مساجد ہین مگر جاہلون نے
مقبرے کو مسجد سے اور مسجد کو مقبرہ کر ڈالا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ نہ یہہ زیارت بائیں سو
یہہ رت لگوا ہے کہ مقصود زائر کا اس زیارت سے طلب حاجات اور منت یا دعا
کرنا نزدیک اوسکی قبر کے یا اوسکے وسیلے سے ہوتا ہے سو اسطرح کی زیارت نہ سنت
نبوی ہے نہ مستحب سلف بلکہ باتفاق سلف امت و ائمہ ملت بدعت منہی عنہا ہے
امام مالکؒ اس کہنے کو کہ زرت قبر النبی صلعم مکروہ رکھتے تھے یہہ لفظ اسطرح پر جناب
نبوت سے بہی منقول نہین ہوا ہے بلکہ اس مقدمے مین جو حدیثین آئی ہین جیسے
من زارنی وزار ابی ابراہیم الخ ومن زارنی بعد مماتی الخ وغیرہا سب ضعیف
بلکہ موضوع ہین کسی کتاب معتمد علم حدیث مین موجود نہین نہ کسی امام معتمد نے انکو نقل
کیا ہے نہ ائمہ اربعہ نے نہ اور کسی نے ہان بزار و دارقطنی وغیرہما نے باسانید
ضعیفہ انکو روایت کیا ہے یہہ لوگ اپنے سنن مین ایسی حدیثون کو اسی لئے لاتے
ہین کہ لوگ اونکے ضعف اسانید پر آگاہ ہو کر عمل کرنے سے بچین نہ اسلئے کہ انکو
حجت پکڑین مگر یارون نے عکس القضیہ کر دیا اولٹے چور کوتوال کو ڈانٹین غرضکہ
جبکہ امور شرک و بدعت نزدیک قبور انبیا علیہم السلام کے منہی عنہا ٹہیرے جو افضل خلق
اکرم ناس عند اللہ ہین تو پہر وہ دوسری قبر ایسی کون ہے جسکے نزدیک یہہ کام
درست ہو سکتے ہین پہر شیخ الاسلامؒ نے یہہ لکہا ہے کہ مسجد قبا مین آوے یہان نماز
پڑہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ جو گہر سے اچہی طرح وضو کرکے اس مسجد مین نماز ہی
کے لئے آیا یعنی نہ اور کام کے لئے تو اوسکو اجر ایک عمرہ کا ملتا ہے رواہ احمد و اہل
السنن لفظ ترمذی یہہ ہے الصلوۃ فی مسجد قبا تعدل عمرۃ رہا سفر کرنا طرف

مسجد اقصےٰ کے پھر وہان جا کر دعا و ذکر و قرات اعتکاف کرنا سو یہہ مستحب ہے جب جا ہے کرے سال حج مین یا بعد اوسکے مگر اس مسجد مین اور مسجد نبوی مین وہی کام کیا جا تا ہے جو ساری مساجد مین ہوتا ہے یہہ بات نہین ہے کہ ان مساجد کے درو دیوار کو جا کے چومے مسح کرے طواف کرے یہہ خاصہ مسجد الحرام ہی کا ہے صخرے کی زیارت بھی کچھہ مستحب نہین ہے بلکہ مسجد اقصےٰ جسکو عمر بن خطاب نے بنایا ہے اوسمین قبلہ کیطرف نماز پڑھے اس مسجد مین اسلیئے نہ جاوے کہ وہان کسیکی قبر پہ وقوف کرے کیونکہ باتفاق ائمہ اسلام وقوف نزدیک قبر کسی نبی یا شیخ یا امام کے مستحب نہین بلکہ خلاف سنت ہے بلکہ اظہر اقوال علما یہہ ہے کہ کسی قبر کے لیئے کوئی کیون نہو کہین کیون نہو سفر کرنا درست نہین ہے ہان زیارت شرعیہ قبور کرے جو کوئی ان قبور کے نزدیک ہو مثلاً یہہ قبور اوسکے شہر یا گانو یا قصبے یا محلے یا ٹولے مین ہین یا اتفاقاً ادہر گذر ہو گیا ہے جسطرح مدینے سے زیارت مسجد قبا کو جاتے ہین مگر کوئی شخص جا سے دور دراز سے مسجد قبا کے لیئے بہی سفر نہین کرسکتا ہے اسلیئے کہ رسول خدا صلعم نے سوا تین مسجدون کے اور کسی مسجد کے لیئے سفر کرنا جائز نہین رکہا بلکہ اوس سفر سے منع کیا ہی نفی لا تشد الرحال حکم نہی مین ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ بنیاد دین کی دو اصل پر ہے ایک یہہ کہ سواے خداے وحدہ لا شریک لہ کے کسی دوسرے کو نہ پوجے عبادت موافق شرع کے کرے نہ مطابق بدع کے اللہ تعالےٰ نے فرمایا فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا عمر بن خطاب اپنی دعا مین کہتے اللهم اجعل عملی صالحا خالصا لوجهك ولا تجعل لاحد فيه شيئا فضیل بن عیاض نے احسن عملا کی تفسیر مین یون کہا ہے اخلصه اصوبه پوچہا اسکا کیا مطلب ہے کہا عمل گو خالص ہو جب تک صواب نہو گا قبول نہین اسیطرح گو صواب ہو جب تک خالص نہو گا قبول نہین قبول جب ہو گا کہ خالص و صواب دونون

ہو خالص وہ عمل ہے جو نیت اللہ کے لئے ہو صواب وہ کام ہے جو نبی کی سنت کے
موافق ہو ام لهم شرکاء شرعوا لهم من الدین ما لم یاذن به الله انتهی ان
مقلدوں نے اپنے ائمہ کو گویا شرکاء ٹھیرالیا ہے کہ دین میں انکی راے و قیاس
پر چلتے ہیں سو وہ امام تو اس عیب و جرم سے بری ہیں مگر یہی اس شرکیہ بنانے سے
مشرک بنگئے ہیں نہ خدا نے ان اماموں کو یہ اذن دیا ہے کہ وہ دین میں ایجاد
کریں نہ ان اماموں نے کسی سے کہا کہ ہماری تقلید کرو اسکا حاصل مقصود ساری
عبادت سے یہ ہے کہ ہمارا دین اللہ ہی کا دین ہو وہی معبود و مسئول عنہ ہو
اوسیکا ڈر ہو اوسی سے امید ہو کسی دوسرے کا ڈر اسکا دین نہ ہو الا للہ الدین
الخالص وله اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرها قرآن شریف اس قسم کی
آیتوں سے بھرا ہے دین خالص نام کتاب میں یہ سب آیات و احادیث و حکم
و مسائل بوجہ تفصیل مذکور ہیں کلمہ طیبہ شہادت کے معنی صحیح صریح سطور میں مسلمان
کو اتنا جان لینا چاہیئے کہ یہہ جتنی ایک عبادت بجملہ جنس صلوۃ وغیرہا کے ہیں ان
عبادات میں بھی وہی اخلاص درکار ہے جو نماز روزے جہاد میں چاہیئے نماز جنازہ
زیارت قبور جنس دعا سے ہے و تمامی جنس معروف و احسان سے ہے جن عبادات
کا حکم ہے وہ بھی توحید و سنت میں ہو اسکے سوا ہے وہی شرک و بدعت ہے کسی
بقعہ کو واسطے غیر اوس عبادت کے جسکا خدا نے حکم دیا ہے جانا داخل دین نہیں
ہے اسیلئے وہ علما جنکا اعتبار ہے سفر قبور انبیا و صلحا کو منجملہ بدع منکرہ جانتے ہیں
اسیطرح کسی قبر یا تھان یا کسی کے نشان پر فریاد کو جانا شرک و بدعت ہے جسطرح
نصاری وغیرہ یہہ کام کرتے ہیں یا عوام ہند سید لی لیجاتے ہیں ف تبرکا مسجد میں
کھانا یا ان کا قندیل سے لٹکانا بدعت مکروہ ہے تر جالی میں کچھ فضیلت نہیں بلکہ
انجوہ و بہرنی اوس سے بہتر ہیں حضرت صلعم کے وقت میں مدینے میں کوئی نہر جاری

نہ تھی پھر نہر زرقا وغیرہ کی فضیلت کیا مسجد نبوی مین چلاّ کر بات کرنا سخت مکروہ ہے
عوام بعد صلوٰۃ وسلام کے چلاّتے ہین السلام علیک یا رسول اللہ کا زور شور
مچاتے ہین سخت بے ادبی نالایقی ہے سلف مین کسی نے یہہ کام نہین کیا قبر شریف
پر ہجوم کرکے آنا غل غپاڑا مچانا نہایت نکمی بات ہے ثواب درکنار اگر اسپر عذاب ہو
تو کچھہ دور نہین **ف** امام حسن کے صاحبزادے عبد اللہ نے ایک مرد کو دیکھا بار بار
قبر نبوی پر جا کر دعا کرتا ہے کہا اے شخص رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے میری قبر کو
عیدگاہ نہ بناؤ جہان سے چاہو مجھپر درود بھیجو تمہارا درود مجھکو پہنچ جاتا ہے سو تو
اور وہ شخص جو اندلس مین ہے دونون برابر ہوا اسیلئے سلف صلحا ہر مکان و ہر زمان
مین درود بھیجتے تھے قید قبر نہ رکھتے قبر شریف پر ہنگامہ مجمع میلا نکرتے چراغ نہ جلاتے
کھانا پینا نہ لاتے قصائد و غزلیات مدح وثنا نہ پڑھتے یہہ سارے کام بدعت ہین بلکہ
آپکی مسجد مین وہی کام کرتے جو مشروع ہین جیسے نماز قرأت ذکر دعا اعتکاف تعلیم و
تعلم قرآن درس حدیث وسنت انکو یہہ بات معلوم تھی کہ امت جو کام نیک کرتی ہے
اوسمین ہر عمل صالح کا ایک اجر رسول خدا صلعم کو بھی ملتا ہے نماز ہو یا صدقہ یا قرأت
خود آنحضرت نے فرمادیا ہے کہ فلانے کی آل میری دوست نہین میرے دوست تو
یہی اللہ و صلحا مومنین ہین قرآن پاک مین ہمسے یہہ کہا ہے جو رسول لائے ہین
اوسکو تم لو جس سے منع کیا ہے اوس سے باز رہو سو بیشک خدا و رسول نے ہمکو
تقلید آبا و اسلاف و احبار و رہبان سے منع کیا ہے قرآن و حدیث کو جنکا نام
ثقلین ہے اسیلئے ہم مین قیامت تک باقی رکھا ہے کہ ہم کسی کی رائے و قیاس و اجتہاد
و تقلید کی محتاج نہون انتہےٰ حاصلہ **ف** بقیع مین بہت سے صحابہ بعض ازواج مطہرات
مدفون ہین ایک سے ایک بہتر انکی زیارت کرے ترتیب زیارت پر کوئی دلیل نہین ہے
بلکہ بوجہ عدم تعین قبور ترتیب صحیح معلوم بھی نہین ہوسکتی ہے مدت دراز تک یہہ جگہہ

ایک ہموار قطع کر دیا گیا تھا کوئی قبر پختہ وہان باقی نہ رکہی گئی تھی پھر ایک زمانہ بعد
ہارون نے اٹکل سے ہر ایک شخص کی قبر مقرر کرکے مقبرہ گنبد وغیرہ بنا دیا اب کون کہہ سکتا
ہے کہ یہی جگہہ فلان بزرگ کا مدفن ہے یہی حال قبور شہدے کا کہے ہین ہے یہی ماجرا
قبور کربلا کا ہے متوکل عباسی نے کربلا کو جڑ پیڑ سے کہود وا کر چالیس برس تک
زراعت کرائی مدت تک یہ زراعت رہی کہ قبر کا اتا پتا بھی باقی نہ چھوڑا پھر ایک
عمر دراز کے بعد شیعہ نے قبور سید الشہدا علیہ السلام وغیرہ اشخاص کو اپنی عقل
سے ٹہیرا کر کہدیا کہ یہ جگہہ فلان کی ہے یہ فلان کی فاعتبروا یا اولی
الابصار جب زیارت بقیع سے فارغ ہو تو شہدا احد و حمزہ وغیرہم کی بھی زیارت
کرے ابن ہمام کا یہ کہنا کہ جبل احد کی بھی زیارت کرے اسلیے کہ اسکے حق مین
یہ فرمایا ہے جبل یحبنا ونحبہ کچھ ٹھیک نہین اسلیے کہ اس حدیث مین دلالت اسکی
زیارت پر نہین ہے بئر اریس مین حضرت نے تھوکا ہے اور یہین مہر نبوی ہاتھ
سے عثمان رضی اللہ عنہ کے گر گئی ہے وہان جاوے پانی پیوے حضرت کی
مسجد مین مسجد الحرام مسجد اقصیٰ مین ختم قرآن کا کرنا حضرت کے جوار پر خوش ہونا یعنی
مدینہ پر صابر رہنا افتی فاقہ و تکلیف غربت کا تحمل کرنا نہایت سعادت ہے بلکہ بسبب
ہو بعض علما نے یہانکا رہنا مکہ کے رہنے سے افضل بتایا ہے یہان جتنا صدقہ
ہوسکے کرے کہ یہ رسول خدا صلعم کے پڑوسی و ہمسایہ ہین اہل مدینہ کو نظر تعظیم و تکریم
و محبت سے دیکھے سب کو سپرد خدا کرے حرم مدینہ کی کوئی چیز اپنے ہمراہ باہر لیجاوے
مٹی ہو یا پتہر گو حرم مکے کی طرف قصد لیجانے کا کیون نہو مسجد شریف سے دو رکعت
نماز پڑہکر رخصت ہو یہ نماز حضرت کے مصلے پر پڑہے تو اور بھی بہتر ہے جب وہان سے
چلے تو مشتاق معاودت رہے

ضرورت ست وگر نہ خدا سے میداند	گر ترک صحبت جانان نہ اختیار من ست

ف اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا کیا اللہ کی زمین کشادہ نہین ہے جہان تم ہجرت کرجاؤ بخاری و مسلم نے کہا مراد اس زمین سے زمین مدینہ ہے اضافت اس زمین کی طرف خدا کی کچھہ اور ہے لذت مزید تعظیم و تکریم و تشریف بخش رہی ہے دوسری آیت مین مدینے کا نام دار و ایمان بتایا ہے حدیث سعد مین نزدیک مسلم کے آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جو کوئی مدینے کی تکلیف و مشقت پر ثابت رہیگا مین قیامت کے دن اوسکا شفیع و شہید ہونگا یعنی عاصیون کے لئے شفیع مطیعون کے لئے شہید ہونگے یہہ شفاعت و شہادت اوس عام شفاعت جمیع امت سے علحدہ ہی زہی سعادت بخاری مین ہی یہہ مدینہ طیبہ ہے گناہون کو ایسا دور کرتا ہے جیسے بھٹی چاندی کی میل کچیل کو دور کردیتی ہے دوسرا نام اسکا طابہ بھی ہے جو کوئی اسکو بری نگاہ سے دیکھے یہان کے لوگون سے مکر کرے وہ آگ مین پڑے نمک کیطرح پانی مین گھلجاوے جو ظلم کرے اوسپر خدا و فرشتون و سارے لوگون کی لعنت ہے اوسکا نہ فرض قبول ہے نہ نفل حافظ ابن القیم نے تصریح کی ہے اس بات کی کہ حلال کرنا حرم مدینہ کا کبیرہ ہے یعنی نزدیک ائمہ ثلثہ کے نہ نزدیک ابی حنیفہ کے حدیث معقل بن یسار مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے مدینہ میرا مہاجر میرا مرقد میرا مبعث ہے امت کو چاہیئے کہ میرے ہمسایون کا حفظ رکھین جب تک کہ یہہ کبائر سے بچتے رہین جو کوئی انکا حفظ رکھیگا مین قیامت مین اوسکا شہید یا شفیع ہونگا جو حفظ نہ رکھیگا اوسکو عصارہ اہل نار پلایا جاویگا اسکو ابن النجار و طبرانی نے روایت کیا ہے مگر اسکی سند مین ایک متروک ہے بیہقی کے نزدیک مرفوعاً آیا ہے جو کوئی مرسکے مدینے مین وہ وہان مرے مین اوسکا شفیع و شہید ہونگا لفظ ترمذی ابن عمر سے مرفوعاً یون آیا ہے من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت

بندہ شرمندہ گناہوں میں آگندہ پیر کے دن ۲۷ شعبان ۱۲۸۵ ہجری میں نماز ظہر
کے بعد گھر سے بارادۂ ادائے فریضۂ حج باہر نکلا بارہ دن بمبئی میں رہا ۹ رمضان
کو نماز عصر سے پہلے فتح سلطان نام جہاز میں بیٹھا جب جہاز کا لنگر اوٹھایا گیا ہوا تیز
تھی قریب سات پہر چلا کیا ایک دن میں ٹھہر گیا پھر ہوا رک گئی تین دن تک جہاز نے [illegible]
سمندر ایک تالاب کی طرح ساکن و بے حرکت تھا پھر خدا خدا کر کے ۱۴ رمضان کو ہوا چلی
جب سوار ہوا تھا تین دن تک دورہ سر باقی رہا اگلے چوتھے دن کچھ ہوش درست
ہوگئے اس سے پہلے کبھی اتفاق سفر بحر شدید کا نہ ہوا تھا جب باد شدید ہوتی تھی تو
جہاز کا چلنا بالکل ثابت نہیں ہوتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا گھر میں بیٹھے ہیں
سفر در وطن کے معنی یہیں معلوم ہوئے اس جہاز میں [illegible] آدمی تھے وضو و
غسل آب بحر سے ہوتا تھا اکل و شرب آب شیرین سے تھا جو ہمراہ رکھ لیا تھا [illegible]
سر باب سکندر [illegible] ہوا ۲۳ رمضان کو جہاز عدن پر پہنچا لنگر کیا ایک [illegible]
تک میں نے [illegible] اپنی قلم سے جہاز کے اندر لکھی قاضی حسن مرحوم کے گھر
میں قیام ہوا بارہ دن مقام ہوا یہاں رمضان کا اتمام ہوا ہمارے حساب سے [illegible]
سے ۲۸ تاریخ تھی کہ یہاں رویت ہلال ٹھہر گئی ناچار اپنے ہمراہیوں کو ساتھ اتفاق کرنا
پڑا قضا کا روزہ رکھا شیخ عبد الرحمن شافعی نے نماز عید پڑھائی احمد پاشا ترکی
حاکم بلد تھا عید گاہ میں قریب دو ہزار آدمی کے آئے ہونگے جب تک یہاں ٹھیرا [illegible]
رسائل و کتب حدیث کا مطالعہ رہا ایک دو مجموعے لکھے اٹھارہ بیس رسائل نقل کئے رسائل
جو ہمراہ تھا اونکو اہل علم و طلبۂ علم ہاتھوں ہاتھ لے گئے سب نے بہت پسند کیا علی شامی نے
جو شارح صحیح بخاری ہیں فرمایا وجود مثلکم فی هذا الزمان من نعم الله تعالی
لو کانوا یعقلون نہم شوال کو جہاز میں آنا ہوا ستر‌ہ شوال کو لنگر اوٹھا حدیدہ
سے چند کتب خریدیں جیسے اقتضاء الصراط المستقیم ارشاد الفحول نیل الاوطار

تفسیر فتح القدیر وغیرہ پھر چند کتب مستعار بھی لین جہاز مین کچھ کچھ لکھا گیا مجموع
قیام اس جگہہ کا ۱۸ دن ہوا جب جہاز چلا راہ مین پھر ہوا بند ہو گئی تین دن
تک کھڑا رہا جب ہوا چلی تو رات کو ابر و باران آیا دنکو جتنا چلتا رات کو اوتنا ہی
بسبب ہوا ے مخالف اپنی جگہہ پر پھر آتا ۵

پھر پھر کے دائرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم	آئی کہان سے گردش پہ کار پاؤن مین

کچھ نہ پوچھو حال کیا ہوا نہ پانی باقی ہے نہ کہانا ایک وقت آدہ پاؤ کہچڑی دو ایک
گھونٹ پانی کے بمشکل ملتے تھے دم گھٹے کرناک مین آگیا تھا حصن حصین کا ختم کیا
ہوا چلی جہاز روانہ ہوا ایک رات کسی پہاڑ سے ٹکر کہا کر ٹوٹنے کو تھا اللہ تعالے نے
بچا لیا وہ رات شب ہجر سے بھی زیادہ سیاہ وسخت ودراز تھی سنیچر کے دن جہاز
مین ہلال ذیقعدہ دیکھا ہم راہ مذکور کو سانا یلملم کا ہوا بعد نماز صبح نہا دہو کر
احرام عمرہ باندہا تجکی نیت کی لبیک اللہم لبیک پکارا ابھی سے تا جدہ جب کبھی
ہوا نہ چلتی کسیطرح کا خوف پیدا ہوتا خلاصی ملاح وغیرہم شیخ عیدروس کو پکارتے اسی
نام کے ساتھ قوافی کفریہ شل یا محیی النفوس وغیرہ ملاتے اولیاء سے استغاثہ
کرتے ہر وقت یہ خیال دامنگیر تہا دیکھیے کہین یہ شرک صراح کفر بواح اس جہاز
ناپاک کو غرق دریا نہ کردے گیہون کے ساتہہ کہین گھن بھی پس جاوے استغفار
و توبہ کرتے کرتے زبان تہک جاتی تہی افسوس ہے کہ مشرکین عرب وقت رکوب دریا
کے خالص خدا ہی کو پکارتے تہے واذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ
الدین اپنے باطل معبودون کو اس تلاطم مین بھول جاتے تہے ہند بمبئی کے
مسلمان دریا مین بھی خدا کا نام نہین لیتے یہان بھی پیرون ولیون کا ورد و وظیفہ
کرتے ہین انہون نے اہل جاہلیت کے بھی کان کترے انا للہ سچ فرمایا اللہ تعالے
نے وما یؤمن اکثرهم باللہ الا وهم مشرکون اللہ تعالے نے بفضل خود سلامت

رہا حج ادا کیے و للہ الحمد عرفات منی وغیرہ ہا مین یادداشت فرصت کتابت بھی کی ۱۲
ذیحجہ کو منی سے مکے مین آنا ہوا ۵ صفر ۱۲۶۰ ہجری کو قافلہ طرف مدینہ کے چلا خلاف
عادت بیس دن مین پہونچا ایک ہفتہ قیام ہوا حضور مسجد نبوی مع زیارت مرقد مطہر
مصطفوی و دیگر مزارات بقیع و شہدائے احد و حمزہ وغیرہ مساجد و چاہ و مسجد قبا
وغیرہ کا میسر آیا و للہ الحمد مصطفے ترکی مدنی سب جگہہ لیگئے لے آئے پہرتے وقت خاص
مدینہ سے احرام عمرہ باندہا بارہ دن مین قافلہ مکے پہونچا اسوقت بھی نصف
شب تھی طواف و سعی کو اغیار سے خالی پایا اس سعادت کو غنیمت بار دہ جتنا
اعمال عمرہ پورے کیے جبانہ مدت جوار بیت اللہ و اقامت مکے قریب چار ماہ
کے گزرے سچ تو یہ ہے کہ عمر یہی تھی باقی زمانہ سب برباد گیا ؎

اوقات خوش آن بود کہ با دوست بسر شد
باقی ہمہ بیحاصلی و بیخبری بود

مکہ معظمہ مین اپنا مقام تہا حرم کے آنے جانے کے لیے باب الزیادۃ تہا
للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ باب السلام ادخلوھا بسلام یاد دلاتا تہا انشاء اللہ
تعالے بیڑا پار ہے ہمارا رب رحیم کریم ستار غفار ہے واپسی کے وقت جہاز
فیض الباری ملا اسمین نو سو آدمی تہے اسکا بہی لنگر جدہ پر تین روز رہا
اس بندر کا معبر نہایت بدتر ہے ہر وقت طوفان رہتا ہے پانی شور کرتا ہے ہوا
تیز رہتی ہے وہان سے چلکر عدن تک ایسی گرمی ہولی کہ سارے بدن پہ
دانے ہوگئے ایک آگ سی لگ گئی جب جہاز عدن سے آگے بڑہا موسم بارش ملا
قریب بمبئی طوفان نے جہاز کو تہ و بالا کرنا شروع کر دیا جہرے ٹوٹ گئے موج کی
گولہ باری سے ہوش حواس غلط ہوگئے کئی دن سورج نظر نہ آیا مرکب کا لنگر کر دیا
گیا جب آفتاب نکلا کپتان جہاز نے حساب رصد ملا کر مرکب کو روانہ کیا بائیس دن
مین جدے سے بمبئی مین پہونچنا ہوا وہان سے اوائل جمادی الاولی مین بمشکل تمام

بوجہ بارش عام بھوپال تک آنا ہوا تھا رہی بات اس سفر کی ہشت ماہ سب جبدن
یہان سے جانا ہوا تھا اتفاقاً وہی دن سنیچر کا یوم معاودت بھی تھا گویا یہہ
سارا سفر ایک ہی دن کا ہوا جب سے ابتک یہان اقامت ہے ابتلاء سیاست و
امارت و دل نجات طلب پر ایک قیامت ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسا کرے کہ پھر [illegible]
ایسا کر کفارۂ ذنوب فرما کر کے یا مدینہ مین مارے وما ذلک علی اللہ بعزیز
اس سفر کا قصہ اتحاف النبلاء رحلۃ الصدیق وغیرہ مین اس جگہ سے بھی زیادہ تر
لکھا گیا ہے سب کچھ ہی تمنا کی ہے دیکھئے شاہد مدعا کس وقت آغوش قبول مین آتا ہے

عمر بگذشت بحر دمی اگر روز پسین		تا ہم ببرد دولت دیدار شود باکے نیست

خدایا جب سے مجھے ہوش آیا ہے تو ہی میرا ناصر رہا کسی سے مجھے کچھ بھی فائدہ
نہوا احتیاج بھی تیری ہی طرف سے تھی یہہ آسودگی بھی تو ہی نے بخشی ہے اب میرا خاتمہ بخیر
کرنا میرے کھلے چھپے گناہون پر نہ تاک ذالدنیا تیرے نزدیک یہہ بھی بڑی بات نہین ہے
گو میرے سامنے ایک پہاڑ ہے ؎

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو		ایمنی از تو مخافت ہم ز تو

مین کیا میرے گناہ کیا مجھکو اقرار ہے کہ زمین سے آسمان تک میرے ہی قصورون سے
پُر ہے مشرق سے مغرب تک میری ہی خطاؤنکا انبار ہے مگر یہہ تو ارشاد ہو کہ ان سب
اعمال و اثقال کے سامنے تیری رحمت واسعہ کہ جو غضب پر سابق ختم ہے بقدم سبقت نہ غالب
کیا حقیقت ہے کچھ بھی تو ہستی نہین ہے ہم بیچارہ لائق تیرے فضل کے مین اگر بدل ہو کا تو

دارم دلکے غمین بیامرز و مپرس		صد واقعہ رنگین بیامرز و مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم		اے اکرم الاکرمین بیامرز و مپرس

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین شفیع المذنبین وعلی آلہ
وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ۔ تمت